

ثمّ سكّت ساعة ثمّ قال: إنّ عندنا علم ما كان وعلم ما هو كائن إلى أن تقوم الساعة
قال: قلت: جعلت فداك هذا والله هو العلم، قال: إنّه لعلم وليس بذاك .
قال: قلت: جعلت فداك فأيّ شيء العلم؟ قال: ما يحدث بالليل والنهار،
الأمر من بعد الأمر، والشيء بعد الشيء، إلى يوم القيامة .

٢ - عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن عمر بن عبد العزيز، عن حماد بن
عثمان قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: تظهر الزنادقة في سنة ثمان وعشرين ومائة
وذلك أنّي نظرت في مصحف فاطمة عليها السلام، قال: قلت: وما مصحف فاطمة؟ قال:
إنّ الله تعالى لما قبض نبيّه عليه السلام دخل على فاطمة عليها السلام من وفاته من الحزن ما لا
يعلمه إلّا الله عزّ وجلّ فأرسل الله إليها ملكاً يسليّ عمّها ويحدثها، فشكّت ذلك^(١)
إلى أمير المؤمنين عليه السلام فقال: إذا أحسست بذلك وسمعت الصوت قولي لي فأعلمته بذلك
فجعل أمير المؤمنين عليه السلام يكتب كلّما سمع حتّى أثبت من ذلك مصحفاً قال: ثمّ قال:
أما إنّه ليس فيه شيء من الحلال والحرام ولكن فيه علم ما يكون .

٣ - عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن عليّ بن الحكم، عن الحسين
ابن أبي العلاء قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إنّ عندي الجفر الأبيض، قال:
قلت: فأيّ شيء فيه؟ قال: زبور داود، وتوراة موسى، وإنجيل عيسى، و صحف
إبراهيم عليه السلام والحلال والحرام، و مصحف فاطمة، ما أزعج أنّ فيه قرآناً، وفيه ما
يحتاج الناس إلينا ولا نحتاج إلى أحد حتّى فيه الجلدة، ونصف الجلدة، وربع الجلدة
وأرشد الخدش .

وعندي الجفر الأحمر، قال: قلت: وأي شيء في الجفر الأحمر؟ قال: السلاح
وذلك إنّما يفتح للدم يفتح صاحب السيف للقتل، فقال لعبد الله ابن أبي يعفور:
أصلحك الله أيعرف هذا بنو الحسن؟ فقال: إي والله كما يعرفون الليل أنّه ليل
والنهار أنّه نهار ولكنهم يحملهم الحسد وطلب الدنيا على الجحود والانكار، ولو طلبوا
الحقّ بالحقّ لكن خيراً لهم .

(١) لعلم حفظها وقيل لرعبها عليها السلام من الملك حال وحدتها به وانفرادها بصحبته . (في)

الأصول

من
الكافي
تأليف

مكتبة
وزارة المعارف
اسلامى

تفانيسه لا يسألنا إلى جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليّ بن الرضا بن أبي

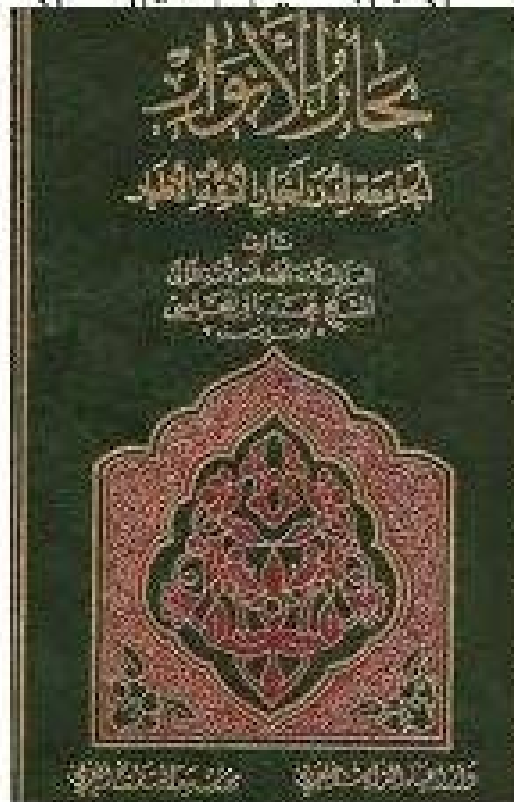
ألمنوف في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

صحيح وعلق عليه على الكبر لغفاري

شماره ثبت ٨٦٠	الطبعة الرابعة
الجزء الأول رده بندي	١٤٠١
تاريخ	
١٢٤٢/٥/١٦	
دار صعب	دار المعارف
بيروت	

تعالى : « فقال لهم رسول الله ﷺ هو النبي ﷺ : « ناقة الله وسقياها » قال : الناقة الإمام الذي فهمهم عن الله ^(١) » وسقياها » أي عنده مستقى العلم « فكذبوه ففقروها فدمدم عليهم ربهم بذنبيهم فسواها » قال : في الرجعة ^(٢) يخاف من مثلها إذا رجع ^(٣) .



بيان : حبتن ودلام : أبوبكر وهر كما سيأتي في هذه التأويلات لبطن الآيات ، فإن القصص المذكور عن وقوع مثلها من الشرور ، أو للحدث على جلب والمراد بالرهط من الشيعة غير الإمامية كالزيدية . ٧ - ٥ : جماعة عن سهل عن محمد بن سليمان الد

أبي عبدالله عليه السلام قال : سألت عن قول الله عز وجل : « وقال رسول الله ﷺ » أو ضح الله عز وجل به للناس

إذا تليها » قال : ذلك أمير المؤمنين عليه السلام تلا رسول الله ﷺ و نعت به العلم نفثا ، قال : قلت : « والليل إذا يغشاها » قال : ذلك أئمة الجور الذين استبدوا بالأمر دون آل الرسول عليهم الصلاة والسلام ، وجلسوا مجلساً كان آل الرسول صلى الله عليه وآله أولى به منهم ، فغشوا دين الله بالظلم والجور ، فحكى الله فعلهم فقال : « والليل إذا يغشاها » قال : قلت : « والنهار إذا جلاها » قال : ذاك الإمام من ذرية فاطمة عليها السلام ، سألت عن دين رسول الله ﷺ فيجلبه لمن سأله ، فحكى الله قوله تعالى فقال : « والنهار إذا جلاها » ^(٤) .

بيان : النفث : وهو هنا كناية عن إفاضة العلوم عليه سرّاً ، و تغيير

(١) في نسخة من المصدر : « الذي فهم عن الله » وفهمهم عن الله » و في أخرى : الذي

فهم عن الله وفهمهم عن الله .

(٢) كنز العوائد ، ٣٨٩ و ٣٩٠ و ٣٦٥ من النسخة الرضوية والايات في سورة الشمس

(٣) روضه الكافي ، ٥٠ .

غرض کہ ہر کام میں اللہ نے صاحبان ایمان پر محافظ بنایا ہے بقیۃ اللہ اور خود فرمایا ہے میں اب تمہارے اوپر محافظ نہیں یعنی مصائب میں مشکلات۔ پریشانیوں میں مقدمات غیبت ہو رزق نہ ہو بیماری ہو تو میں نے تمہارے اوپر اے صاحبان ایمان بقیۃ اللہ کو مقرر کر دیا ہے اب تم لوگ اس ہی کو پکارنا وہ تمہاری ہر طرح سے مدد کرے گا جو مانگو گے وہ دے گا وہ ہم سے جدا نہیں اور ہم اس سے علیحدہ نہیں اس کا فعل ہمارا فعل اس کا قول ہمارا قول اس کا دینا ہمارا دینا اس کا انکار ہمارا انکار جو بھی مومن ہے وہ بقیۃ اللہ سے مانگے بقیۃ اللہ سے مراد جو اللہ نے باقی رکھا یعنی جس کو بقا ہے فنا نہیں۔ موت نہیں اور کائنات میں جن کو موت نہیں فنا نہیں وہ ہیں محمد و آل محمد علیہم السلام ان کے گھر جلالتے درگراٹے زہر دیا۔ تیروں سے لاش کو پھینکی کیا اور رسم اسپاں سے جسم آقدس پامال کیا مگر وہ زندہ ہیں۔ وہ کھاتے پیتے اور چلتے پھرتے ہیں مگر ہم کو ان کی خوراک اور زندگی کا شعور نہیں ارشاد قدرت ہے وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أَحْيَا۔ اور نہ کہو تم جو سبیل اللہ میں قتل ہو جانے اموات مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ سبیل اللہ ہے محمد و آل محمد علیہم السلام کی محبت۔ اطاعت تابعداری اور ان کی مخالفت ہے طغوت کی محبت شیطان کی اطاعت ظلم کی تابعداری اس لئے فرمان رسول ہے مَنْ مَاتَ عَلَىٰ مُحِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيدًا جو آل محمد کی محبت میں مر جائے وہ شہید زندہ ہے اور زندہ رہنے کا نام بقا اور یہ زندگی اور بقا میں فرق ہے لباس خاک میں بشر ہو کر سینہ زمین پر رہنے کا نام زندگی اور بشریت کے لباس کو چاک کر کے انسانی جامے میں اصلی صورت میں رہنے کا نام ہے بقا۔ جو آل محمد اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں جس کو سبیل اللہ کہا گیا ہے جان دیدے وہ مسلمانوں کی نظر میں اور قرآن میں شہید ہے اور شہید مردہ نہیں زندہ ہے وہ رزق بھی پاتا ہے چلتا ہے پھرتا ہے لوگوں کی آواز کو سنتا ہے اور ان کی مدد بھی کرتا ہے جب محمد و آل محمد علیہ السلام کی محبت میں جان دینے والا شہید زندہ ہے بقا پا گیا تو اب محمد و آل محمد علیہ السلام مردہ کیسے وہ بھی باقی ہیں زندہ ہیں لہذا جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہ زہرا جناب محلاتے کائنات حلال مشکلات علی مرتضیٰ جناب فاطمہ زہرا و امام حسن مجتبیٰ۔ امام حسین مظلوم کربلا۔ زین العابدین۔ امام محمد باقر۔ امام جعفر صادق امام موسیٰ کاظم حضرت امام علی رضا۔ حضرت امام محمد تقی جناب امام علی تقی اور حضرت

معصوم اور شہدائے کربلا میری پھوپھی زینب جناب سکینہ کو لے کر ضرور حاضر ہوتی ہیں۔ ایک وقت میں خطہ ارضی پر کتنی مجالس ہوتی ہیں اور کہاں کہاں یہ ہستیاں موجود ہوتی ہیں جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تمام ہونے والوں کے ساتھ ہے اور ان کے آنسو اپنے روبرو میں لیتی ہیں لہذا محمد و آل محمد علیہم السلام کے حاضر و ناظر ہونے کا انکار قرآن کا انکار اسلام۔ توحید۔ اور ایمان کا انکار ہے اب رہی یہ بات محمد مصطفیٰ مولا علی مدینہ اور نجف میں ہیں امام حسین کربلا میں ہیں اور ہر جگہ موجود ہیں تو آپ لوگ مدینہ نجف اور کربلا کیوں جاتے ہیں لہذا خداوند کریم ہر جگہ ہے تم لوگ کعبہ میں کیوں جاتے ہو کیا محمد و آل محمد علیہم السلام چٹکھ اور گندمی نالی میں ہیں اگر ہیں تو ان کی توہین نہیں لہذا کیا خداوند کریم چٹکھ میں شرب خانہ قرار خانہ میں اور گندمی نالی میں ہے اگر ہے تو اس کی توہین نہیں جو جواب اس کا وہ ہی محمد و آل محمد کے بارے میں ہے بے خداوند کریم عقل کی دولت دے اور محمد و آل محمد علیہم السلام کی سوانح حیات پڑھنے کی طاقت دے اور اس کو سمجھنے کی توفیق دے۔ کیا خداوند کریم نے محمد و آل محمد علیہم السلام کے متعلق بھی یہ حکم دیا ہے کہ **بَقِيَّةُ اللَّهِ**۔ صاحبان ایمان اپنی تکالیف مصائب مشکلات میں جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب فاطمہ زہرا جناب علی علیہ السلام دیگر ائمہ معصومین کو پکاریں۔ آواز دیں۔ مدد مانگیں۔ حاجات طلب کریں جبکہ اس نے یہ فرمایا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں لہذا کسی کو مددگار حاجت روا مشکل کشا ماننا گناہ اور شرک ہے ہاں ان کو مشکل کشا حاجت روا مانو اور مدد دیتے پکارو جن کو ان کاموں کیلئے اللہ نے مقرر کیا ہے لہذا سرکار رسالت اور ائمہ معصومین نے کئی جگہ اپنے خطبات میں فرمایا ہے۔ نَحْنُ وَجْهَهُ اللَّهُ نَحْنُ بَابُ اللَّهِ نَحْنُ نَفْسُ اللَّهِ نَحْنُ آيَاتُ اللَّهِ نَحْنُ بَحْبُ اللَّهِ نَحْنُ عَيْنُ اللَّهِ نَحْنُ هَيْبَةُ اللَّهِ نَحْنُ لِسَانُ اللَّهِ نَحْنُ صِبْغَةُ اللَّهِ نَحْنُ بَقِيَّةُ اللَّهِ۔ نَحْنُ صَوَاطِ اللَّهِ وغیرہ لہذا اب قرآن پاک میں آئیے اور حکم خداوندی کو پڑھ کر ایمان کو درست کر کے ہر جلا العیون سے جلا العیون حاصل کیجئے۔ ارشاد ربانی ہے بَقِيَّةُ اللَّهِ خَيْرُ كُلِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ هَذَا مَا آفَأَ عَلَيْكُمْ بِحَفِیْظِهِ (ہود) بقیۃ اللہ تمہارے لئے خیر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تمہارے اوپر نگہبان نہیں ہوں بقیۃ اللہ نگران نگہبان۔ محافظ ہے ہر طرح سے بیماری بے روزگاری بے اولاد بی عزتی۔ پریشانی۔ حیرانی۔ گھبراہٹ

ٹھوٹھو کرنا ہے وہ ہر مسلمان سے ہے رسالت اور امامت ایک ہمدہ ہے۔ کمالات و قسم کے ہوتے
 ہیں ایک کمالات ذات اور ایک کمالات ہمدہ تبلیغ احکام الہی تعلیم فرمان الہی یہ کمالات ہمدہ رسالت اور
 امامت ہیں نہ کہ کمالات ذات مشکل کشائی حاجت روائی عالم الغیب حاضر و ناظر وغیرہ یہ ہیں کمالات
 ذات اور ہمدہ ہمیشہ کمالات ذات کی وجہ سے ملا کرتے ہیں۔ ہمدہ سے کمالات نہیں ملتے قابلیت
 ہے تو ایم۔ اے کی ڈگری ملتی ہے شعور فکر۔ دماغ۔ لہر کی ڈگری ہے تو ہمدہ جس پاکستانی یا وزارت
 ملتا ہے اگر ذات میں یہ کمالات نہیں تو ہمدہ نہیں ملتا اور جس پاکستانی یا کشنر بن کے کبھی ایم۔ اے
 لہ وغیرہ کی ڈگری نہیں ملتی لہذا خداوند عالم نے تمام عالمین میں محمد آل محمد علیہم السلام کو علم
 غیب۔ حاجت روائی مشکل کشائی۔ حاضر و ناظر۔ مدبر عدل و انصاف۔ محبت میں بلند دیکھا تو نبوت
 امامت۔ خلافت۔ ولایت۔ شہادت کے ہمدہ دیدیئے اپنی حکومت کا مختار بنا کر اپنا
 نائب اعظم وزیر اعظم بنا دیا اب جو یہ چاہیں وہ چاہے اور جو وہ چاہے یہ چاہیں انکا کرتا
 اس کا کرنا اور اس کا قول انکا قول ہے میں علوم دنیہ کی اسناد بھی رکھتا ہوں خیمناز اور
 مقرر۔ مبلغ بھی ہوں اور تعلیم طب رکھتا ہوں ڈاکٹر بھی ہوں شیش نازی ایک ہمدہ ہے جو
 قوم نے مجھے دیا ہے اور ڈاکٹری میرا ذاتی پیشہ ہے کمال ہے اب جو یہ کہے خیمناز ڈاکٹر
 نہیں ہو سکتا کیونکہ خیمنازی کے فرائض میں ڈاکٹری نہیں وہ لاعلم ہے سمجھ ہے اسی طرح
 رسالت امامت کا ہمدہ تبلیغ احکام ہے۔ حاضر ناظر مشکل کشائی وغیرہ ذاتی کمالات
 ہیں۔ لہذا جو کہے نبی اور امام مبلغ احکام خدا ہے وہ کسی کو کچھ دینے لینے کی طاقت
 نہیں رکھتا غیب نہیں رکھتا مشکل کشائی نہیں کر سکتا وہ جاہل بنے علم معرفت سے دور ہے
 کیونکہ رسالت امامت ہمدہ ہے اور یہ امور ذاتی کمالات ہیں لہذا میں حاضر و ناظر کے
 متعلق لکھتا ہوں۔ حاضر کے لغوی معنی سامنے موجود ہونا حقیقۃً المجلس القاضی و
 حاضر الغائب حضوراً قدم من غیبتہ لغات الصباح المیر اور چند معنی ناظر کے ہیں دیکھنے
 والا۔ آنکھ کا تل۔ نظر۔ ناک کی رگ آنکھ کا پانی۔ والتا ظر السواد لا صفر من العین
 الذی یُکھد بہ الانسان لشعبۃ الصباح الیوم والناظر السواد فی العین
 والبصر بنفسہ ودرق فی الانف و فیہ ماء البصر قاموس اللغات الناظر
 فی لفظ الشراذم الا صفر الذی فیہ الا نشان العین مختار الصغار ابن
 ابی بکر نازی جہاں تک ہماری نظر کام کرے ہم ناظر ہیں اور جس جگہ تک ہماری دسترس

کہنا کہ یہ سب کچھ ہے خدا کوئی نہیں یہ بھی سراسر غلطی اور گناہ ہے خدا۔ خدا ہے اور محمد و آل محمد
محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں انسان لاشعوری غفلت لاعلمی کی وجہ سے وہ حرکات کرتے ہیں جس کی
وجہ سے وہ مقدمات۔ بیماری۔ مصائب۔ آفات۔ غربت وغیرہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں جب انسان
کو سمجھ آتی ہے اور اس نے یا محمد یا علی یا فاطمہ۔ یا حسن۔ یا حسین وغیرہ نام سے کسی بزرگ کو آواز
دی رو کر تو بہ کر کے وہ آئے تو بہ منظور آفات سے دور کر گئے اسی کا نام لوگوں کے نزدیک
حاجت روائی مشکل کشائی ہے اور اسلام قرآن میں تزکیہ نفس ہے۔ اسی کیلئے انبیاء۔ اہل
اور محمد و آل محمد علیہم السلام مبعوث ہوئے ہیں افعال یہ کر رہے ہیں خدا کہہ رہا ہے میں کر رہا
ہوں ان کا کیا اس کا کیا اور ان کا کہا اس کا کہا ان کا شفا دینا اس کا شفا دینا ان کا کرم کرنا ان کا کرم کرنا ہے
اب یہ کہنا ایک وقت میں کروڑوں مخلوق پکار رہی ہے یہ کیسے سن

حاضر و ناظر ہونا

رہے ہیں اور وہاں ہر جگہ جا کر ان کی مشکل کو دور کر رہے ہیں پہلے
میں عرض کر چکا ہوں جسے خدا سن رہا ہے یہ سن رہے ہیں جیسے وہ ہر جگہ ہے ویسے یہ
ہر جگہ ہیں کیونکہ یہ مظہر صفات واجب الوجود ہیں۔ یہ خیالات لوگوں کے دلوں میں صحیح
عرفان رسالت اور امامت نہ ہونے کی وجہ سے ہے اگر وہ صحیح طور پر قرآن اور احادیث
کی روشنی میں نفس امارہ سے نجات حاصل کر کے کتاب نفس کا ایک ورق بھی پڑھ لیں
تو یہ اعتراضات نہ کریں۔ مگر ایسا نہیں بلکہ مختلف طبائع اور متضاد فکر کر کے لوگوں نے
محمد و آل محمد علیہم السلام کو اپنے اپنے فکر اور دماغ عقل کے مطابق سمجھنا چاہا قرآن
مجید کی مقاصد اور مطالب میں بعض مقامات پر سہواً اور بعض پر سہرا غلط اور اپنے مفید
تر حالات کیلئے تاویلیں کیں اور محمد و آل محمد علیہم السلام کو بالکل متضاد طریقوں پر پیش کیا
بعض نے اتنا بڑھایا کہ عبد اور معبود کے فرق کو ختم کر دیا اور بعض نے اتنا گھٹایا کہ اپنے
جیسا معمولی انسان بتا دیا فرہنگہ نفس امارہ کے غلاموں اور غفلت میں پڑے ہوئے لاشعری
کے مریدوں نے بہت ٹھوکریں کھاتیں جس کا اثر یہ ہوا بہت سارے جاہل نبی اور امام
بن بیٹھے اور اسلام میں گمراہی کا باب کھل گیا فرقہ مذہب جماعتیں بن گئیں اور بات
ایمان و کفر تک آگئی جو محمد و آل محمد علیہم السلام کو نور۔ مشکل کشا۔ حاجت روا۔ معصوم
زندہ جاوید۔ حاضر ناظر۔ سورج چاند۔ سیارے ستارے اور مدبر کائنات مانے وہ
کافر جو اپنے جیسا خاکی۔ مجبور۔ غلطی۔ مردہ وغیرہ مانے وہ مومن مجھے جہاں تک

سریاں حقیقت محمدیہ است در ذراند موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذرات مصلیاں موجود و حاضر است پس مصلی را باید کہ ازین معنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نہ شود تا انوار قرب و اسرار معرفت منور و فاتر نہ گردد و اشفہ اللہات کتاب الصلوٰۃ بعض علماء دین نے کہا ہے کہ تشہد میں یہ خطاب اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہے پس حضور علیہ السلام نمازیوں کی فات میں موجود اور حاضر ہیں نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تا کہ قربت کے نور اور معرفت کے جمیدوں سے واقف ہو جائے غرض کہ سنی اور شیعہ علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ محمد وآل محمد علیہم السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور یہ ان ہی کی صفت ہے نہ کہ خدا کی صفت ہے کیونکہ خداوند کریم وہ ذات ہے لَا یَجُودُ عَلَیْہِ ذَمَانٌ وَلَا یَسْتَمِلُ عَلَیْہِ مَکَانٌ خدا پر نہ زمانہ گزرتا ہے کیونکہ زمانہ سفلی اجسام پر زمین میں رہ کر گزرتا ہے ان کی عمریں ہوتی ہیں جیسے چاند سورج انسان وغیرہ لہذا خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہنا بے دینی ہے یہ صفت محمد وآل محمد علیہم السلام کی ہے اور ان میں یہ صفت بالذات نہیں بلکہ بعطا ہے الہی ہے اور اس کو ماننا عین ایمان ہے مولائے کائنات کا ایک وقت میں چالیس جگہ حاضر ہونا حیات رسالت میں ثابت ہے جناب مولائے امیر المؤمنین نے فرمایا ہے مومن - منافق - کافر - مشرک کوئی آدمی نہیں مرتاجب تک میں اس کے سر ہانے جا کر حکم نہ دوں ایک وقت میں روئے زمین پر کتنی توفیق واقع ہو رہی ہیں ہر جگہ علی موجود ہے اور جب تکیرین قبر میں آتے ہیں تو سر ہانے والا کی کرسی لگتی ہے فرشتے تیرا رب کون ہے سول کون ہے دین کیا ہے قبلہ کیا ہے اور امام کیا ہے کتاب کیا ہے ان تمام سوالوں کے جواب کے بعد جب میت بتا دیتی ہے اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا نبی ہے اور اسلام میرا دین ہے قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ میرا قبلہ ہے جناب علی میرا پہلا امام ہے اور امام حسن سے لیکر امام مہدی علیہ السلام تک نام بتا دیتا ہے اس وقت فرشتے پوچھتے ہیں . مَا قَتَلْتُ فِي هَذَا الْقَبْرِ . صحیح بخاری باب المیت اور شکوۃ باب المیت کیا کہتا ہے تو اس مرد کے بارے میں یعنی پانچوں سوالوں کے جواب دینے پر نجات ہی نجات ہے اہل پر کہ یہ کرسی پر بیٹھنے والا کون ہے صاحب عرفان مومن فوراً بتا دے گا یہ میرا مولا علی ہے ایک وقت میں کتنی قبریں بنتی ہیں روئے زمین پر اور ہر جگہ مولا قبر میں تشریف لاتے ہیں امام زین العابدین نے فرمایا جہاں اور جب مجلس امام حسین علیہ السلام پیا ہوتی ہے پہار وہ

ہو یعنی تعریف کر سکیں وہاں تک حاضر ہیں۔ ہم آسمان تک دیکھ سکتے ہیں تو آسمان تک ناظر ہیں۔
 لیکن حاضر نہیں کیونکہ وہاں تک ہماری دسترس نہیں ہے اور جن اشیاء کو ہم دیکھ بھی رہے ہیں ہاتھ
 بڑھا کر ان کو اٹھا بھی سکتے ہیں وہاں تک ہم ناظر بھی ہیں اور حاضر بھی اصطلاح اسلام میں حاضر ناظر
 کے یہی معنی مراد ہیں یعنی نبی اور امام قوت قدسیہ والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالمین کو قتل کف دست
 دیکھ رہا ہے نزدیک و دور کی آوازیں سن رہا ہے ایک لمحہ میں تمام عالمین کی سیر کر رہا ہے حاجت
 مندوں کی حاجت روائی کر رہا ہے یہ کمال روحانی ہے یا جسمانی جسم مثالی سے یا وہ جسم جو قبر میں ہے
 یا حیات ظاہر میں کسی ایک جگہ موجود ہے ارشاد قدرت ہے **وَعَلَّمُوا أَنَّنِي كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ جَانِ لَوْ كُنْتُ سَبَّاسًا**
رَسُولَ اللَّهِ قَدَرْتُ كَأَيْ خُطَابِ الزُّلُجِ يَا بَنِي مِثْ سے نہیں بلکہ تمام امت سے ہے اور وقتی طور پر صحابہ سے
 صحابہ بھی ایک جگہ پر نہیں تھے بلکہ مقامات پر مختلف شہروں اور قصبوں میں تھے تو حضور ہر جگہ امت کے ساتھ
 اور امت ہر جگہ موجود لہذا آپ ہر جگہ موجود نیز ارشاد قدرت ہے **لَئِنْ تَدَاكَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ**
 اے رسول کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کو کہ کیا حال کیا۔ واقعہ اصحاب فیل
 اور قوم عاد حضور کی ظاہرہ ولادت سے پہلے کا ہے اور فرمایا خدا نے **الْمُتْرَكِيَا** آپ نے نہ دیکھا یعنی دیکھا ہے
 نیز ملاحظہ ہو **وَأَنَّهُ تَوَكَّلْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ** کیا انہوں نے نہ دیکھا ان سے پہلے ہم نے کتنی قومیں ہلا کر ڈالیں
 یہ آیت کفار کے بارے میں ہے اور کفار نے اپنے پہلوں کو نہیں دیکھا۔ مگر فرمایا گیا
 کیا نہ دیکھا لہذا کفار بھی اپنی پیدائش سے پہلے وہاں موجود نہ تھے اور حضور بھی نہیں۔ تو
 پھر معاذ اللہ یہ آیات قرآن لغو ہوئیں نہیں دیکھا دونوں نے حضور موجود تھے۔ کفار
 موجود نہ تھے مگر وہ اجرے ہوئے تباہ شدہ مکانات برباد مکہ کے کھنڈرات دیکھ رہے
 تھے کفار مکہ ان کھنڈرات سے اپنے سفروں میں گزارا کرتے تھے۔ اس لیے فرمایا گیا؟
 کیا انہوں نے نہیں دیکھا۔ تو یہ ان کھنڈرات کو دیکھ کر عبرت کیوں نہیں حاصل کرتے۔ رسول
 پاک نے ظاہرہ دنیا کی سیر فرمائی اور نہ قوم عاد کے اجرے ہوئے ملک کو دیکھا اس لئے
 ماننا پڑتا ہے کہ حضور کا یہاں نور ذات سے دیکھنا مراد ہے **ذَكَوْا أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ**
جَاءَهُمْ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ فَوَجَدَ اللَّهُ تَوَّابًا
يَجِئُهَا اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسے محبوب تمہارے حضور حاضر
 ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کیلئے ارشاد فرمائے تو ضرور اللہ کو توبہ
 قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ یہ آیت صاف مبطلہ الہی ہے کہ گنہگاروں کی بخشش کی سبیل

جللاء العیون

جلد دوم

سوانح چہارده معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسی بن علامہ محمد تقی مجلسی

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر - 260756, 269598

الجعفري عن أبي جعفر الجواد، وأجوبة المسائل تختلف مع ما ذكره الصدوق والكليني اختلافاً فاحشاً وهو دليل الفساد.

على أنك قد عرفت في بحث الشذوذ عن نظام الإمامة أن الأحاديث المروية في النصوص على الأئمة جملة من خير اللوح وغيره، - كلها - مصنوعة في عهد الغيبة والخيرة وقبلها بقليل، فلو كانت هذه النصوص المتوفرة موجودة عند الشيعة الإمامية لما اختلفوا في معرفة الأئمة الطاهرة هذا الاختلاف الفاضح، ولما وقعت الحيرة لأساطين المذهب وأركان الحديث سنوات عديدة، وكانوا في غنى أن يتسرعوا إلى تأليف الكتب لإثبات الغيبة وكشف الحيرة عن قلوب الأئمة، بهذه الكثرة.

ومما يشهد على ذلك مقالة جرت بين محمد بن يحيى العطار وشيخه محمد بن الحسن الصفار، على ما ذكره الكليني بعد تمام الحديث قال: وحدثني محمد بن يحيى عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن أبي عبد الله البرقي عن أبي هاشم مثله سواء. ثم قال: قال محمد بن يحيى: فقلت لمحمد بن الحسن: يا أبا جعفر. وددت أن هذا الخبر جاء من غير جهة أحمد بن أبي عبد الله. فقال محمد بن الحسن: لقد حدثني أحمد بن أبي عبد الله بهذا الحديث قبل الخبر بعشر سنين.

وهذه المقالة: وإن كانت بمنزلة عن إثبات الحديث وصحته، ولكنها تُفيدنا أن الأصحاب كانوا متسامحين على ضعف الرجل وعدم الاحتجاج بحديثه. حتى أن شيخنا أبا جعفر الصفار مع كونه متساهلاً في أمر الحديث بنفسه، لا يدعي أن البرقي ثقة صالح لأن نحتج بحديثه. وإنما يتعلق بصحة الحديث من جهة التاريخ فقط، وإن كان في ذلك غير مُصيب.

مَعْرِفَةُ الْحَدِيثِ

وَتَارِيخُ نَشْرِهِ وَتَدْوِينُهُ وَثِقَافَتُهُ
عِنْدَ الشَّيْعَةِ الْإِمَامِيَّةِ

لِلشَّيْخِ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ الْجَبَّوْدِيِّ

كَازِمُ الشَّيْخَانِ

سَجَدَ لِلَّهِ بِعَدِّ التَّمَعِيبَةِ وَالْكَثِيرِ حُزْرَ الدُّنْيَا مَا نَعَمَ ذَلِكَ وَلَا قِبْلَةُ اللَّهِ مَا لَمْ يَسْجُدْ لِأَدَمَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْجُدَ لَهُ، وَكَذَلِكَ هَذِهِ الْأُمَّةُ الْغَاصِيَةُ الْمَفْتُونَةُ بِعَدِّ تَرْكِهِمْ الْإِمَامَ الَّذِي نَصَبَهُ نَبِيُّهُمْ لَهُمْ، فَلَنْ يَقْبَلَ اللَّهُ عَمَلًا وَلَنْ يَرْفَعَ لَهُمْ حَسَنَةً حَتَّى يَأْتُوا اللَّهَ مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ وَيَتَوَلَّوْا الْإِمَامَ الَّذِي أَمَرَهُمُ اللَّهُ بِوِلَايَتِهِ وَيَدْخُلُوا مِنَ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَهُمْ - الحديث^(١).

والأخبار في هذا الموضوع وبهذا المضمون كثيرة، ويستفاد من مجموعها أن ولاية أهل البيت عليه السلام شرط في قبول الأعمال عند الله سبحانه، بل هو شرط في قبول الإيمان بالله والنبي الأكرم عليه السلام. ولا يستفاد كونها شرطاً في صحة الأعمال كما يستفاد ذلك من الروايات الكثيرة مثل الرواية المذكورة في باب عدم وجوب قضاء المخالف عيادته إذا استبصر عن أبي عبد الله عليه السلام - في حديث - قال: «كُلُّ عَمَلٍ عَمَلَةٌ وَهِيَ فَرَحَالُ نَصْبٍ وَخِلَافَةٍ، ثُمَّ مَنْ أَلَّفَ عَلَيْهِ وَفَرَّقَهُ الْوِلَايَةَ فَمَا فِي غَيْرِ مَوْضِعِهَا، لِأَنَّهَا لِأَهْلِ الْوِلَايَةِ، وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أُخْرَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكَمٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: «إِنَّا نَحْنُ نَقُولُ مِنْ أَعْمَالِنَا قَالُوا أَمَّا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ فَلَا لِأَنَّا نَكُونُ أَبْعَدُهَا حَقَّ أَمْرٍ مِنْ سَلَامٍ وَأَعْظَمُ» وفي بعض الروايات (تعرض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فيؤجل النظر فيها حتى وسلامه عليه نظره عليه ويجعل أعماله كذلك؟ قال صلوات الله عليه أعمال مبعوضة

(١) وسائل الشيعه، كتاب الطهارة، الباب ٦٩، من

(٢) المصدر السابق.

(٣) وسائل الشيعه، كتاب الطهارة، الباب ٣١، من

(٤) قال الإمام الصادق عليه السلام: «إِنْ أَعْمَلَ الْعِبَادَ نَعَضَ كُلَّ خَمِيسٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ عَرَّةٍ هَبَطَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَقَدْ مَنَّا عَلَى مَنَ عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ لَنَجْعَلَنَّهُمْ هَبَاءً مُثَوَّرًا﴾»

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

ہوتے نہ گراں ازل میں چودہ ستارے ہادی
مٹی خواب ہوتی آدم سے رُسما کی

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہارہ معصومین علیہم السلام ہیں جن میں سرخیل انبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشفیع روز جزا خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا اور بارہ امام علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔ یہ جب عالم نور میں تھے، انھوں نے ملائکہ کو تسبیح و تہجد کا سبق دیا۔ جبریل کو علم معرفت سے بہرہ ور کیا۔ آدم وحواء کو گرسے ہوئے آنسوؤں کی طرح بے وقعت ہو چکے تھے انھیں شرفِ انسانیّت میں توبہ کے ذریعہ سے عروج و فروع بخشا، اور جب عالم ظہور میں آئے تو عقولِ انسانی کو علم و معرفت کی جلا دے کر چمکایا۔ مگر انہوں کو رہبری کا جادہ مستقیم بتایا۔ جنت میں جانے کا راستہ دکھایا۔

ان کی مدح سرائی کے لیے زبانِ قدرت ناطق۔ ان کے وصالِ حالات کے لیے اوراقِ قرآن شاہد۔ انسان کی کیا مجال کہ ان کے کشفِ حالات کے لیے قلم اٹھاسکے۔ حالات و اوصاف ان کے کلمے جاسکتے ہیں جن کی کثر معلوم اور حقیقت آشکار ہو، اور جن کو دنیا میں آزاد زندگی بسر کرنے کا موقع ملا ہو یہ وہ ذوات ہیں جن کے سمجھنے سے عقلِ انسانی قاصر اور فہمِ انسانی معذور ہے۔ میں نے اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے دعائے توفیق اور کتب کی مدد سے لکھا ہے مجھے ہرگز اس کا دعویٰ نہیں کہ میں ان حضرات کے حالات کا ایک شمع بھی لکھ سکا ہوں۔ بہر حال احباب کی خواہش تھی کہ میں ان کے حالات قلم بند کروں۔ اس لیے قلم اٹھایا اور کچھ نہ کچھ لکھ دیا۔ ع

مگر قبولِ افتد زہے عز و شرف

میں نے اس کی پوری سعی کی ہے کہ واقعات صحیح الفاظ و عبارت موجز و مختصر اور حالات و ہریت لکھے جائیں۔ تاریخ و ولادت و شہادت کی صحت پر بھی پوری قوت صرف کی جائے اور میں نے اس کی سعیِ بیخ میں بھی دریغ نہیں کیا کہ صحیح تاریخ منظر عام پر آجائے۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق اس کی بھی کوشش کی ہے کہ جو واقعات بعض معاصرین نے غیر مناسب لکھ دیے ہیں، وہ بھی صاف ہو جائیں اور اعتراض

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تو اپنے یہ نام پڑاؤں سے ساقی
چودہ ستارے ہیں چہرے نور کو
تجسسِ دنیا جوں کے توں کو
بھلاؤ کا نہیں وغیرہ اور
خود شیعہ ملاحم و بری فرقہ میں سے
اہلِ کربلا میں انھیں ساتی کہتے ہیں

چودہ ستارے

(معاذقہ)

حضرات چہارہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مؤلف
تاج المکملین نجم العظیمین مورخ یگانہ فخر الصلوات حضرت خاتونِ عالمہ ام المومنین حضرت ام المومنین حضرت فاطمہ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا
معلم اعلیٰ، پاکستان مجلسِ علماء مہرج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان
ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حیوٹی انڈسٹریز موجیہ وارہ

لاہور

برکات

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وآله الطيبين
 ولعن الله على اعدائهم اجمعين من يومنا هذا الى يوم الدين
 خدائے برتر کو سب تعریف ہے۔ جو تمام مخلوقات کا خالق ہے سب سے بڑا
 بے عیب۔ بے ہمتا۔ قادر۔ غالب۔ ازلی اور ابدی ہے۔ احد۔ بے نیاز۔ عادل اور صادق
 الوعدہ ہے۔ دیدار۔ ترکیب۔ اعضا۔ جسم۔ چہرہ۔ مسکن۔ حلول۔ صورت تغیر
 اور مجبوری سے پاک ہے۔ اور اس کی صفات اس کی ذات سے علیحدہ نہیں ہیں۔
 رحیم۔ رحمان۔ عمن اور شفیق ہے۔ اپنے نظام قدرت میں جو تبدیلی چاہے کرے۔ صاحب
 اختیار ہے۔ نیک کو نیک اور بد کو بد کا بدلہ دیگا۔ وہ جبراً کسی کو نیکی یا بدی کی طرف نہیں لیجاتا۔
 اس کی جزا اور سزا کا کچھ حصہ اس دنیا میں بھی جاری دساری ہے۔ اور جن امور کا کرنا اس پر
 واجب ہے۔ وہ ان کو ضرور کرتا ہے۔

انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اس پر انبیا اور اوصیا کا بھیجا واجب ہے
 چنانچہ اس نے بے شمار انبیا اور اوصیا بھیجے۔ لیکن جن پر تمام کمالات اور فضائل کا خاتمہ ہوا۔
 وہ چہارہ معصوم علیہم السلام کی ذوات مبارکہ ہیں۔ یہ چودہ انوار تخلیق موجودات سے
 ہزار ہا سال پہلے خداوند عالم کی تسبیح و تقدیس میں مشغول تھے۔ اور آفرینش کائنات
 کا باعث یہی چودہ انوار ہیں۔ آدم سے عیسائی تک ہر ایک نبی اور وحی نے انہی کے توسل
 سے طلب حاجت کی۔ اور ان کے مصائب و آلام کا ازالہ انہی کے صدقہ طے ہوا ہے۔
 ان کے اسمائے مبارکہ سابق عرش پر ثبت ہیں اور ان کے انوار قدسی آثار زیارت گاہ ملائکہ ہیں۔
 یہ چودہ انوار نورانیت کے لحاظ سے آپس میں ذرہ بھر کی ویشی نہیں رکھتے ہیں جو
 جو معجزات تمام انبیا میں بحالت انفرادی موجود تھے۔ ان میں سے ہر ایک میں مجموعی حالت
 میں موجود ہیں۔ ان پر ارغی و سماوی حالات اس طرح ظاہر ہیں۔ جس طرح ان کے اپنے ہاتھ
 کی ہتھیلی۔ عرش و فرش کو انہی کی طفیل سے قیام ہے۔ خداوند عالم کو اپنے ذکر و اذکار سے الگا
 ذکر زیادہ محبوب ہے۔ یہ دنیا میں نعمات دنیا تقسیم کرنے والے اور آخرت میں بہشت و دوزخ

کے بانٹنے والے ہیں۔ ان سے بحالتِ بیداری یا بحالتِ خواب بھول چوک تک کا سہرو ہونا ناممکن ہے۔ یہ اہل روزِ پیدائش سے آخرِ روزِ انتقال تک طیب و طاہر و معصوم ہیں۔ یہ مالِ کسے پیٹ میں ہی اتنے عالم اور عارف تھے۔ جتنے بلوغت میں۔ یہ ہر جگہ پر ان واحد میں بے فضلہ حاضر و ناظر ہو سکتے ہیں۔ اور ہم کو ہر وقت دیکھتے اور ہماری ہر بات کو سنتے ہیں۔ قضا و قدر روح و قلم اور حیات و ممات پر یہ حکم خدا مختار ہیں۔ گزشتہ و حال و مستقبل سے بے فضل خدا آگاہ ہیں۔ ان پر کسی کو فضیلت دینا شرک اور کسی کو ان کے برابر خیال کرنا کفر ہے۔ ان سے ذرہ بھر بغض رکھنے والے یا ان کے دشمنوں سے رائی بھر الفت رکھنے والے پر دوزخ واجب ہے۔

میں نے حضراتِ اہلسنت کے اعتراضوں کے جواب انہیں کی معتدہ کتب سے بحوالہ صفحات و سطور و مطابیع و اسماء مصنفین دیئے ہیں۔ میں بہت ناشکر گزار ہوں گا۔ اگر یہاں اس امر کا اظہار نہ کروں کہ اعلیٰ حضرت حجتہ الاسلام صدر المفسرین رئیس الشیعہ مدار الشریعہ سرکار شریعتدار شمس العلماء قبلہ و کعبہ جناب علامہ السید علی الحائری صاحبہ العصر والزمان دام برکاتہ کی تصنیفات جلیلہ خصوصاً مواظع خمسہ یعنی مواظع حسنہ۔ مواظع خدیجہ۔ مواظع مبارکہ۔ مواظع تحفۃ قرآن مواظع تفتیہ سے بھی اس مجموعہ میں اقتباس کیا ہے۔ اس محنت اور زحمت کا میں کوئی صلہ ناظرین سے اس کے سوائے نہیں چاہتا۔ کہ میرے حق میں دعا کے خیر کریں۔ اور اس ناچیز بدیہ کو شرف قبولیت عطا فرمادیں۔ والسلام

هذا کتاب بتایطی علی حضرت
کتاب مستطاب ہدایت نصاب مؤنس

ترشح و شاب مدلل بدلائل شنت و کتاب

المستطاب بہ

کلید منظرہ معہ اصناف

مصفیٰ

سید برکت علی شاہ (گوشت نشین)

پبلشر

مکتبہ کتب خانہ حسینیہ
حلقہ ۵۲ لاہور

موجودہ گیت

عبد شیعان

نبی کریم ﷺ کا یہ قول: وَلَوْ كُنْتُ أَخْلَمُ الْغَيْبَ لَأَسْتَكْتَفْتُ مِنَ الْخَوْبِ "اگر میں (بغیر خدا کے بتائے) غیب کو جانتا ہوتا تو یقیناً اپنا بہت سا کامدہ حاصل کر لیتا۔" (سورۃ اعراف، آیت ۱۸۸)۔ یہ صرف اس بات کو واضح کرتا ہے کہ وہ علم حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ یعنی وہ علم غیب کے صرف اپنی طرف سے عالم نہیں تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص بھی ان ہستیوں کے حقائق علم غیب کا مستفہد ہو اور وہ یہ عقیدہ بھی رکھتا ہو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نبی اکرمؐ اور ان کی اولاد اطہارؑ پر ملکہ قدسیہ کے ذریعے لطف و کرم فرماتا ہے جس کی وجہ سے یہ کائنات میں موجود ہر شے کو کشف کر سکتے ہیں (تو یہ شرک نہیں ہے)۔^①

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک دن جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ قید خانے میں تھے تو آپؑ نے اپنے ساتھیوں سے سوال کیا کہ کیا ان کی کوئی جاسوسی تو نہیں کر رہا ہے تو انہوں نے امامؑ کو جواب دیا کہ یہاں پر کوئی جاسوس نہیں۔ پھر امامؑ نے فرمایا: اس عمارت کے رب کی قسم! آپؑ نے اسے عین دفعہ دہراتے ہوئے کہا کہ اگر میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضرؑ کے درمیان ہوتا تو میں ان دونوں کو یہ بتاتا کہ میں ان سے زیادہ بڑا عالم ہوں اور میں انہیں اس چیز کی بھی خبر دیتا جو ان کی دوسروں میں نہیں تھی۔ کیوں کہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضرؑ وہ جانتے تھے جو ہو چکا ہے۔ آئندہ کے حقائق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور نہ ہی ان حالات و واقعات کا علم جو قیامت تک ہونے والا ہے۔ بے شک ہمیں ماضی، حال اور قیامت تک کے مستقبل کا علم عطا کیا گیا اور ہم نے اس علم کو اللہ کے رسولؐ سے ورثے میں پایا ہے۔ (امول کافی، مرآۃ المستوفی کے حاشیہ پر، ج ۱، ص ۱۸۹)

یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ یہ حدیث درست ہے اور اس کا راوی ابراہیم بن اسحاق الاحمر جو کہ ضعیف راوی نہیں ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ امام علیہ السلام کا جاسوس کے حقائق پوچھنا آپؑ کے وسیع علم کے معانی نہیں ہے کیونکہ وہ جو کچھ جانتے ہیں اس کے اظہار کے پابند نہیں ہوتے بلکہ وہ ظاہر اسی پر عمل کرتے ہیں جس کا تقیہ تقاضا کرتا ہو۔ یا آپؑ نے اس لیے ایسا فرمایا تھا کہ آپؑ اپنے بعض ساتھیوں کی حالت دیکھ رہے تھے کیوں کہ انہیں یہ گمان ہو رہا تھا کہ ہماری کوئی جاسوسی کر رہا ہے۔

اسی طرح کا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک اور قول بھی ہے جس میں آپؑ فرماتے ہیں: زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے مجھے اس کا علم ہے، جنت و جہنم کے احوال کا مجھے علم ہے اور جو کچھ گزر چکا ہے یا جو گزر رہا ہے اور آئندہ ہوگا، مجھے

① غفاری نے "شرح الشفاء" ج ۳ ص ۵۰ پر تحریر کیا ہے کہ جن آیات میں نبی کریم ﷺ سے علم غیب کی لٹی کی گئی ہے اس سے مراد کسی واسطہ کے بغیر علم غیب کا حصول ہے لیکن نبی کریم ﷺ کا اللہ تبارک و تعالیٰ کے مطلع کرنے سے علم غیب کا عالم ہونا ثابت ہے۔ اس کی دلیل یہ دو دعاؤں کا یہ ارشاد ہے: فَلَا يَنْفَعُكَ عَلَى غُيُوبٍ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنَ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ (سورۃ جن، آیہ ۲۶-۲۷) یعنی "اللہ تعالیٰ کسی پر اپنا علم ظاہر نہیں کرتا مگر جس رسولؐ کو چاہے۔"



مصائب امام حسینؑ پر ستم ترین کتاب

مَقْتَلِ مَقَرَم

المعروف

مقتل الحسينؑ کا اردو ترجمہ

مترجم

علامہ حسن رضا باقر (فاضل شام)

مؤلف

حضرت علامہ سید عبدالرزاق القرم

هو إحياء الموتى وهنا قد أحيا الله الأموات لرسول علي بن أبي طالب عليه السلام فأين هذا من ذلك ^(١).

الحادي عشر: ما رواه صاحب كتاب القدسيات وهو من أعظم محققي الجمهور عن النبي صلى الله عليه وآله أنه قال لعلي: يا علي إن الله تعالى قال لي: يا محمد بعثت علياً مع الأنبياء باطناً ومعك ظاهراً ثم قال صاحب ذلك الكتاب: وصرح بهذا المعنى في قوله: أنت مني بمنزلة هارون من موسى ولكن لا نبي بعدي ليعلموا أن باب النبوة قد ختم وباب الولاية قد فتح.

وإشارة بعث علي عليه السلام مع الأنبياء عليهم السلام باطناً إلى سر الولاية التي ظهرت بعد محمد صلى الله عليه وآله ليكون علماء أئمة الذين هم الأولياء داعين للناس في سوادية دائرة الولاية وبياضيتها إلى الحق.

أقول: هذا الذي رواه من بعثه عليه السلام باطناً قد روي مضمونه في أخبار أهل البيت عليهم السلام عن علي بن أبي طالب عليه السلام وهو إشارة إلى سر إلهي في الغاية القصوى من التحقيق وهو أنه قد روي عنه عليه السلام أنه قال في جواب من سأله عن فضله وفضل من تقدمه من الأنبياء مع أنهم حازوا غاية الإعجاز؛ أما إبراهيم عليه السلام فقد نجاه الله سبحانه من نار النمرود وجعلها عليه برداً وسلاماً ونوح عليه السلام قد نجاه الله من الغرق وموسى عليه السلام من فرعون وآتاه التوراة وعلمه إياها وعيسى عليه السلام آتاه النبوة في المهد وأنطقه بالحكمة والنبوة وسليمان عليه السلام الذي سخر له الريح والجن والإنس وجميع المخلوقات. فقال عليه السلام: والله قد كنت مع إبراهيم في النار وأنا الذي جعلتها برداً وسلاماً وكنت مع نوح في السفينة فأنجيت من الغرق وكنت مع موسى فعلمته التوراة وأنطق عيسى في المهد وعلمته الإنجيل وكنت مع يوسف في الحب فأنجيت من كيد إخوته وكنت مع سليمان على البساط وسخرت له الرياح.

وفي الروايات الخاصة أن النبي صلى الله عليه وآله كان يوماً جالساً ومعه رجل من الجن يسأله

(١) في هذا الاستدلال من النظر ما لا يخفى فإنه ليس في هذا الخبر أن الأموات صاروا أحياء ثم أجابوا بل المستفاد منه أن بعد نداء الرجل أجابه من تحت الأرض خلق كثير والجواب لا يستلزم إحياء الموتى ولعل الجواب صدر من الأرواح التي هم في الأجساد المثالية في عالم البرزخ وجوابهم له كان من بركات أمير المؤمنين عليه السلام وتكلم واحد منهم وجوابه لقنبر وقوله قد بقيت تراباً ظاهراً أن بدنه في حين الجواب تراب فالجواب صادر من جسده المثالي البرزخي نعم لا شك أن تلك القضية من كرامات أمير المؤمنين عليه السلام وإحيائه عليه السلام من الأموات بأبدانهم العنصرية فقد اتفق كثيراً كما هو ظاهر على الخير.

الإعجاز النعمانية

لمؤلفه

العالم العامل والكامل الباذل صدر الحكماء ورئيس العلماء

السيد نعمته الله بحسن أري

طالب شراه وجعل الجنة مشواه

المثوق سنة ١١١٢

قدم له وعلق عليه

محمد علي القاضي الطباطبائي

الحجّة الأولى

مؤسسة الأعلی للطبوعات

بيروت - لبنان

تَعْيِيرُ الثَّقَلَيْنِ الْأَكْبَرَيْنِ رُوحَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ

تأليف

المولى يحيى بن محمد شافع البديع آبادي الاصفهاني

١٢٥٨ - ١٣٢٥ هـ

المجلد الأول

مصحح وتحقيق

مؤسسة النسخ الطائفة

وقد قال عليه السلام في رواية سليمة
وخاص وعام، ومحكم ومتشابه
وقال المحقق وغيره عليه السلام -
الخبران: فإن كانا عن النبي صلى الله عليه وآله
لأنه كما يحتمل أن يكون أحدهما
القول بالتخيير، علم تأريخها
انتهى كلامه طاب منامه.

أقول: هذا كله على فرض
غير محقق، بل المحقق أكبريته
فهي ثابتة للعترة على القرآن لا
فإن قلت: لو كان كذلك
صدر منه هذه الأخبار المحتملة
النبي، وحيث لم يثبت فلم يكن
قلت: هذا زعم فاسد؛ فإن
بنصوص كثيرة متواترة أن جميع

أمير المؤمنين عليه السلام، أو بواسطته، كما في الحسن والحسين عليهما السلام وبواسطتهم في غيرهم.
فإنه قد وردت أخبار متواترة بأن النبي صلى الله عليه وآله حين أسري به إلى السماء علمه الله جميع
الأحكام وعلم ما كان وما يكون إلى يوم القيامة، وبعد رجوعه علمه كله لأمر المؤمنين عليه السلام
وأوصاه بتعليمها للحسن والحسين عليهما السلام واحداً بعد واحد، وأكثر الأحكام الشرعية من
الفرعية والمتعلقة بالأصولية قد ثبت لنا من الأئمة عليهم السلام لا من النبي صلى الله عليه وآله.

وهذا نظير إيراد العامة العمياء أن الله لم يسم في كلامه المجيد إسم علي وأولاده المعصومين،
والجواب الجواب.

كما ورد في «الكافي» عن علي بن إبراهيم بسند صحيح إلى أبي بصير قال: «سألت أبا

٨- علي بن محمد ، عن بعض أصحابنا ، عن ابن أبي عمير ، عن حريز ، عن زرارة ، عن
أبي جعفر عليه السلام قال : للإمام عشر علامات : يولد مطهراً ، مختوناً ، وإذا وقع على الأرض
وقع على راحته رافعاً صوته بالشهادتين ، ولا يجنب ، وتنام عينيه ولا ينام قلبه ، ولا يتثائب
ولا يتمطى ، ويرى من خلفه كما يرى من أمامه ، ونجوه كرائحة المسك والأرض موكلة
(١) في بعض النسخ [انعاماً] . (٢) أي مقطوع المرة .

ج ١

كتاب الحجّة

٣٨٩-

بستره وابتلاعه ، وإذا لبس درع رسول الله صلى الله عليه وآله كانت عليه وفقاً وإذا لبسها غيره من
الناس طویلهم و قصیرهم زادت علیه شبراً ، و هو محدث إلى أن تنقضي أيامه .

١

الأصول

من
الكافي
تأليف



تفكر لا يسئلاً إلى جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليني الشافعي

المنوف في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على أكبر الغفاري

شماره ثبت ٨٦٠	الجزء الأول رده بندي
الطبعة الرابعة	تاريخ
١٤٠١	١٢٤٢/٥/١٦
دار النعارف	دار صعب
بيروت	

مقصد سوم

در بیان صفات و خصایص امام است

که از احادیث معتبره ظاهر می شود و آنها در احادیث ما بسیار است و در *حیوة القلوب* مذکور است و در این رساله بعضی را ایراد می نمائیم:

کلینی به سند معتبر از امام محمد باقر علیه السلام روایت کرده است که: امام را ده علامت است: پاکیزه و ناف بریده و ختنه کرده متولد می شود، چون از شکم مادر به زیر می آید دستها را بر زمین می گذارد و صدا به شهادتین بلند می کند، و محتلم نمی شود و خبائث جنابت در او به هم نمی رسد، و دیده اش به خواب می رود و دلش به خواب نمی رود یعنی آنچه واقع می شود در آن حال می داند، و خمیازه و کمانکش نمی کند، و از پشت سر می بیند چنانکه از پیش رو می بیند، و فضله ای که از او جدا می شود بوی مشک از آن می آید، و زمین را خدا موکل کرده است که او را پیوشاند و فرو برد، چون زره حضرت رسول صلی الله علیه و آله را می پوشد بر قامتش درست می آید و هر کس دیگر که پیوشد خواه دراز و خواه کوتاه یک شبر^(۱) از قامتش زیاد می آید، و ملک با او سخن می گوید تا آخر عمرش^(۲).

و ابن بابویه از حضرت امام رضا علیه السلام روایت کرده است که: امام داناترین مردم است و در حکمت و علم به دقایق امور از همه در پیش است، و پرهیزکارتر و بردبارتر و سخی تر و شجاع تر از همه کس است، و عباداتش از همه بیشتر است، و سایه ندارد و شاید که مراد آن باشد که گاهی چنین است و از حضرت رسول صلی الله علیه و آله دائمی باشد، و بول و غایط او را کسی نمی بیند، و زمین موکل است به آنچه از او بیرون آید فرو برد که بر مردم ظاهر نشود، و بویش از مشک خوشبو تر است، و اولی است به مردم از جان ایشان که باید او را مقدم دارند بر نفس خود در هر باب و جان خود را فدای او کنند یا آنکه مردم بی اختیار این حالت را نسبت به او به هم می رسانند، و مشفق تر و مهربان تر است بر ایشان از پدران

۱. شبر: وَجَبَ.

۲. اصول کافی ۱/۳۸۸.

حق السقین

در اعتقادات و معارف اسلامی

بایج و استخراج منابع

علامه محمد باقر مجلسی^(ع)

امامت

۲۳۔ ہمارا عقیدہ امامت کے متعلق

ہمارا عقیدہ ہے کہ-----

امامت اصول دین میں سے ایک اصل ہے اور اس کا اعتقاد رکھے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا اور اس سلسلہ میں آباء و اجداد اہل خانہ اور تربیت کرنے والوں کی تقلید جائز نہیں چاہے وہ کتنے عظیم بزرگ کیوں نہ ہوں بلکہ اس میں غور و فکر ضروری ہے جیسا کہ توحید و نبوت میں نظر و فکر ضروری ہے اور نہیں تو کم از کم مکلف کا ان تکالیف شرعیہ سے بری الذمہ ہونے کا اعتقاد کہ جو اس پر فرض کی گئی ہیں وہ ایجاباً یا سلباً امامت کے اعتقاد پر موقوف ہے پس اگر یہ اصول دین سے نہ بھی ہو پھر بھی اس میں تقلید جائز نہیں اس وجہ سے کہ یہ اصل ہے کیونکہ اس کا اعتقاد اس جہت سے واجب ہے کہ مکلف کا ان تکالیف سے فارغ الذمہ ہونا واجب ہے جو اس پر واجب و فرض کی گئی ہیں اور وہ سب کی سب طریق یقینی سے معلوم نہیں پس ایسے شخص کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے کہ جس کی اتباع سے ہمیں فراغت ذمہ کا قطعی یقین پیدا ہو جائے یا وہ امام ہے جو امامیہ کے طریقہ پر ہے یا اس کا غیر جو ان کے غیر کے طریقہ کے مطابق ہے۔

جیسا کہ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ امامت نبوت کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے

۲۴۔ ہمارا عقیدہ عصمت امام کے متعلق

اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

امام کے لئے مثل نبی کے ضروری اور واجب ہے کہ وہ ظاہری باطنی تمام رذائل

Scanned with CamScanner

عقائد امامیہ

57

وفواش سے مہد سے لے کر لحد تک عداوت و غیر شعوری طور پر معصوم ہو جیسا کہ واجب ہے کہ وہ سہو و خطا و نسیان سے بھی معصوم ہو کیونکہ امام محافظ شریعت ہوا کرتے ہیں اور قوام و بقاء شریعت اس کے وجود پر موقوف ہوتی ہے تو اس معاملہ میں اس کی حالت نبی جیسی ہوتی ہے اور جو دلیل ہمارے لئے مقتضی ہے کہ ہم عصمت انبیاء کا اعتقاد رکھیں وہی بعینہ ہمارے لئے مقتضی ہے کہ ہم ائمہ کی عصمت کا اعتقاد بھی رکھیں بغیر کسی فرق و تفاوت کے۔

لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد
”خدا کے لئے یہ کوئی بعید نہیں کہ وہ سارے عالم کے کمالات ایک ہی
شخص میں جمع کر دے“ (دلائل الاعجاز ۱۹۶)

تو اس بنا پر جائز نہیں کہ کوئی زمانہ بھی

امام مفروض الطاعة

(جس کی اطاعت فرض ہے) اور

منصوب من الله

(جو اللہ کی طرف سے نصب شدہ ہو) سے خالی ہو چاہے نوع بشر اس کا انکار

کرے یا نہ کرے اور چاہے اس کی مدد کرے یا نہ کرے اس کی اطاعت کرے یا نہ

کرے چاہے وہ امام حاضر ہو یا لوگوں کی نظروں سے غائب ہو کیونکہ جس طرح یہ صحیح ہے

کہ نبی غائب ہو جائے جیسا کہ حضور غار میں یا شعیب ابی طالب میں چھپے رہے اس

طرح صحیح ہے کہ امام بھی غائب رہے اور حکم عقل میں غیبت کے طول و قصور (کمی) میں کوئی

فرق نہیں، ارشاد پروردگار ہے۔

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

”اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے“ (سورہ رعد آیت ۷)

اور فرماتا ہے۔

وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾

”کوئی ایسی امت نہیں کہ جس میں ڈرانے والا نہ ہو“ (سورہ فاطر

آیت ۲۳)

لطف ہے لہذا ہر زمانے میں ایک امام اور ایک حادی کی ضرورت ہے جو کہ نبی کے وظائف و فرائض میں اس کی جانشینی و خلافت کرے جو کہ انسانوں کی ہدایت و رہبری کرنا ہے ان چیزوں کی طرف جن میں دنیا و آخرت کے لحاظ سے صلاح اور بھلائی اور سعادت ہے اور اس کی وہی قدر و منزلت ہے جو نبی کی ہے یہ کہ لوگوں پر ان کے حالات و مصالح کی تدبیر کرنے اور ان میں عدل و انصاف قائم رکھنے اور ان کے درمیان سے ظلم و عدوان کو دور کرنے کے لحاظ سے ولایت عامہ اور حکومت عمومی ہے پس اس بنا پر امامت نبوت کا استمرار اور باقی رکھنا ہے اور وہی دلیل جو ارسال رسل اور بعثت انبیاء کی موجب اور سبب ہے وہی بعینہ رسول کے بعد امام کے مقرر کرنے کی بھی ہے اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ امامت نہیں ہوتی مگر نص خداوندی سے جو نبی یا اس امام سے پہلے والے امام کی زبان سے جاری ہو اور امامت لوگوں کے اختیار و انتخاب سے نہیں ہوا کرتی پس ان کو یہ حق نہیں کہ جب کسی کو امامت کے لئے نصب کرنا چاہیں تو نصب کر لیں اور جب کسی کو اپنے لئے امام معین کرنا چاہیں تو معین کر دیں اور جب اس کے تعین کو ترک کرنا چاہیں تو ترک کر دیں تاکہ ان کے لئے امام کے بغیر باقی رہنا صحیح و صادق آئے بلکہ،

من مات ولم يعرف امام زمانه مات ميتة

جاهلیة

”جو شخص مر جائے اور وہ اپنے زمانہ کے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو وہ

جاہلیت و کفر کی موت مرتا ہے“ (الکافی جلد ۱، عیون اخبار الرضا ینایع

المدة)

جیسا کہ یہ امر رسول اعظم کی طرف سے مستفیض و مشہور حدیث کے ذریعہ

ثابت ہو چکا ہے۔

عقائد امامیہ

کمپوزنگ:

ہیددیا ج شیرازی



سید صفدر حسین نجفی

معراج کمپنی لاہور

مصباح الهداية إلى الخلافة والولاية

الإمام الخميني

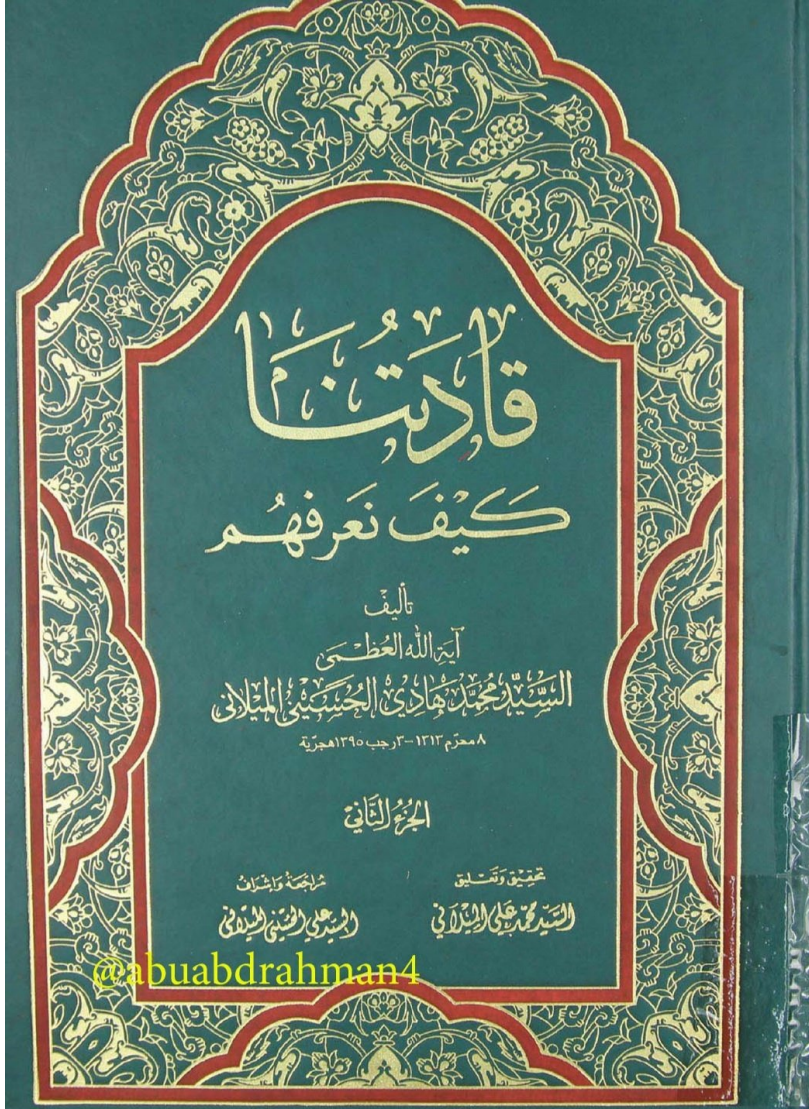


مؤسسة آية الله العظمى

فقد سبق العلم بوجاهة
لا يهتد من الإذن مرة بعد
فاجتمعت الأسماء إلى
حقاً يقوم فقال حقاً أن
دليل على ثلاث المقادير
أمرني عليه مقاصدكم
الأمر... قالت الأمان

عند الروافض
الإمام هو الرب
وهو الذي يدبر
الأمر شاهد
تفسير المشرق
الخميني

لكن أصلح لنا ولكن... ذلك والتجروا إلى الاسم المظهر قد دخل المظهر إلى
المسنى وخارج بأمر الحق... الاسم الرب فقال له صدر الأمر بأن تفعل أنت ما
تقتضيه المصلحة في بقاء الممكنات فقال سمعاً وطاعة وأعطى وزيرين يعينانه على
مصلحته وهما المظهر والمفضل قال الله تعالى: ﴿يَتَّبِعُوا الْأَمْرَ بِمَقِيلِ الْإِثْنِ لَكُمْ
يَلْقَاءَ رَبَّكُمْ تَرْكُوكُمْ﴾ أي ربكم الذي هو الإمام فانظر ما أحكم كلام الله وأتقن صنع
الله انتهى.



في تفسير قوله تعالى: ﴿سَأَلْنَا بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ﴾^(١) وإن الحرث بن النعمان الفهري انكر فضل هذه الآية، فأرسل الله تعالى حجراً سقط على هامته فخرج من دبره، فهذا معجزة كمعجزة النبوة على السواء، ولم يفعل الله تعالى ذلك إلا لموضع التنبيه على وجوب ولاية عليّ أن ولاءه من أمر الله تعالى لا من قبل الرسول صلى الله عليه وآله، بل من قبل الله تعالى أولاً ومن قبل الرسول ثانياً.

ويزيده ايضاحاً وبياناً قوله سبحانه وتعالى: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾^(٢) يريد تعالى ﴿اهْتَدَى﴾ إلى ولاية علي صلوات الله عليه وآله، فثبت بذلك أن ولاية علي صلوات الله عليه وآله أفضل من النبوة والايمان والعمل الصالح، بدليل أن من اتى بذلك كله ولم يهتد إلى ولاية علي صلوات الله عليه وآله لا يحصل له الغفران، فثبت بذلك أنها افضل الأعمال الصالحة^(٣).

قال شرف الدين: «أن الله سبحانه أمر رسوله صلى الله عليه وآله وسلم بالتبليغ، وتوعده أن لم يفعل ووعد العصمة والنصرة، فقال: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ﴾: أي أوصل إلى امتك ﴿مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ﴾ في ولاية علي وطاعته، والنص عليه بالخلافة العامة الجليلة من غير خوف ولا تقيّة ﴿وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ﴾ ذلك ﴿فَمَا يُلَاقُكَ﴾ رسالتك لأن هذه الرسالة من اعظم الرسائل التي بها كمال الدين وتمت نعمة رب العالمين وانتظمت امور المسلمين، فاذا لم تبلغها لم تتم الفرض بالتبليغ لغيرها، فكانت ما بلغت شيئاً من رسالاته جميعاً، لأن هذه الفريضة آخر فريضة نزلت، وهذا تهديد عظيم، لا تحتمله الانبياء، وقد جاء في هذه الآية الكريمة خمسة أشياء:

(١) سورة المعارج: ١.

(٢) سورة طه: ٨٢.

(٣) خصائص الوحي المبين ص ٣٣.

ومنهم من قال: إن من كان صاحب المعجزة وصاحب الكتاب ونسخ شرع من قبله فهو الرسول ومن لم يكن مستجمعاً لهذه الخصلة فهو النبي غير الرسول، ومنهم من قال: إن من جاءه الملك ظاهراً وأمره بدعوة الخلق فهو الرسول ومن لم يكن كذلك بل يرى في النوم فهو النبي، ذكر هذه الوجوه الفخر الرازي وغيره والظاهر من أحاديثنا صحة القول الأخير لما مر من عدد المرسلين وكون من نسخ شرع من قبله ليس إلا خمسة.

(وفي كتاب البصائر) عن الباقرين عليهما السلام والمرسلون على أربع طبقات فنبى تنبأ في نفسه لا يعد وغيرها، ونبي يرى في النوم ويسمع الصوت ولا يعاين في اليقظة ولم يبعث إلى أحد وعليه إمام مثل ما كان إبراهيم على لوط، ونبي يرى في منامه ويسمع الصوت ويعاين الملك وقد أرسل إلى طائفة قلوا أو كثروا كما قال الله تعالى: ﴿وَأَرْسَلْنَاهُ إِنَّا يَا قُوتُ إِلَهٍ أَوْ يَزِيدُونَ﴾^(١)، وقال يزيدون ثلاثين ألفاً، ونبي يرى في منامه ويسمع الصوت ويعاين في اليقظة وهو إمام مثل أولي العزم وقد كان إبراهيم عليه السلام نبياً وليس بإمام حتى قال ﴿إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَتَأَلَّ عَهْدِي الظَّالِمِينَ﴾^(٢)، أي من عبد صنماً أو وثناً^(٣).

أقول: يعني بالإمامة الرياسة العامة لجميع المخلوقات فهي أفضل من النبوة وأشرف منها.

السيد محمد الشاذلي الرازي

النور المبين

في

قصة الأنبياء

والمرسلين



موسسة الأمل للطبوعات
بيروت - لبنان

عن عمر بن أبان عن
وإدريس، ونوح، وإبراهيم، و
بالجنة ونعيمها الأرض والحرث
ويعقوب، وموسى، وداود، و
ومحمد عليه السلام وملك الدنيا مؤه
فتمرود بن كوش بن كنعان وب

أقول: نصر بوزن بقم اس
وروى الصدوق طاب ثراه في
آدم عليه السلام لما استكملت أيام نب
هبة الله وبشر آدم بنوح وكان بين
ميراث العلم والنبوة إلى ابنه
مستخفين وغير مستخفين ومن
الأنبياء عشرة وذكر كلاماً طويلاً
وكان يقتل في اليوم نبين وثلاثة
سوق بقلهم آخر النهار. ثم ذكر

(١) سورة الصافات؛ الآية: ١٤٧.

(٢) سورة البقرة؛ الآية: ١٢٤.

١ - أبو عبد القاسم بن العلاء - رحمه الله - رفعه ، عن عبد العزيز بن مسلم قال : كنا مع الرضا عليه السلام بمرور فاجتمعنا في الجامع يوم الجمعة في بدء مقدمنا فأداروا (١) أي ما ذكره هو من فضل أمير المؤمنين (ع) .
(٢) أي الرجاء إلى الدنيا ؛ ودولة الدول : أي غلبة الطغيات .
(٣) إشارة إلى قوله سبحانه في سورة النمل : ٨٢ : «وإذا وقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم أن الناس كانوا بآياتنا لا يوقنون» .

الأصول

الكافي
تأليف

وزارة المعارف
اسلامي

تفكر لا تشكركم إلا في جعفر بن محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكلي في السرائر

المنو في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صحيح وعلق عليه على أكبر نقاري

شماره ثبت ٨٦٠

الطبعة الرابعة

١٤٠١

المجلد الأول رده بندي

تاريخ

١٢٤٢/٥/١٤

دار المعارف

بيروت

دار صعب

أمر الإمام عذركم واكثر اختلاف الناس فيها ، فدخلت على سيدي عليه السلام فأعلمته خوض الناس فيه ، فنتبسم عليه ثم قال : يا عبد العزيز جهل القوم وخذعوا عن آرائهم ، إن الله عز وجل لم يقبض نبيه عليه السلام حتى أكمل له الدين وأنزل عليه القرآن فيه تبيان كل شيء ، بين فيه الحلال والحرام ، والحدود والأحكام ، وجميع ما يحتاج إليه الناس كمالاً ، فقال عز وجل : «ما فرطنا في الكتاب من شيء» (١) ، وأنزل في حجة الوداع وهي آخر عمره عليه السلام : «اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام ديناً» (٢) ، وأمر الإمامة من تمام الدين ، ولم يمض عليه السلام حتى بين لأمتيه معالم دينهم وأوضح لهم سبيلهم وتركهم على قصد سبيل الحق ، وأقام لهم علياً عليه السلام علماً وإماماً وما ترك لهم شيئاً يحتاج إليه الأمة إلا بيّنه ، فمن زعم أن الله عز وجل لم يكمل دينه فقد رد كتاب الله ، ومن رد كتاب الله فهو كافر به . هل يعرفون قدر الإمامة ومحلها من الأمة فيجوز فيها اختيارهم ، إن الإمامة أجلُّ قدراً وأعظم شأنًا وأعلى مكاناً وأمنع جانباً وأبعد غوراً من أن يبلغها الناس بقولهم ، أو ينالوها بأرائهم ، أو يقيموا إماماً باختيارهم ، إن الإمامة خص الله عز وجل بها إبراهيم الخليل عليه السلام بعد النبوة والخلة مرتبة ثالثة ، وفضيلة شرّفه بها وأشاد بها ذكره (٣) ، فقال : «إني جاعلك للناس إماماً» (٤) ، فقال الخليل عليه السلام سروراً بها : «ومن ذريتي» قال الله تبارك وتعالى : «لا ينال عهدي الظالمين» . فأبطلت هذه الآية إمامة كل ظالم إلى يوم القيامة وصارت في الصفوة ، ثم أكرمهم الله تعالى بأن جعلها في ذريته أهل الصفوة والطهارة فقال : «وهبنا له إسحاق ويعقوب نافلة وكلاً جعلنا صالحين» وجعلناهم أئمة يهتدون بأمرنا وأوحينا إليهم فعل الخيرات وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وكانوا لنا عابدين (٥) .

فلم تزل في ذريته يرثها بعض عن بعض قرناً قرناً حتى ورثها الله تعالى النبي صلى الله عليه وآله ، فقال جل وتعالى : «إن أولى الناس بإبراهيم للذين أتبعوه وهذا النبي والذين آمنوا والله ولي المؤمنين» (٦) ، فكانت له خاصة فقلدها عليه السلام علياً عليه السلام .
(١) الإسراء : ٣٨ . (٢) البقرة : ١٢٤ . (٣) الانبياء : ٧٣ . (٤) آل عمران : ٦٨ . (٥) البقرة : ١٢٤ . (٦) آل عمران : ٦٨ .

و قال رحمه الله في قوله تعالى ﴿وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ معناه والله علم ما غاب في السماوات الأرض لا يخفى عليه شيء منه ثم قال وجدت بعض المشايخ ممن يتسم بالعدل والتشيع قد ظلم الشيعة الإمامية في هذا

هذا يدل على أن الله تعالى يختص بعلم الغيب خلافا لما تقول الرافضة إن الأئمة عليهم السلام يعلمون الغيب ولا شك أنه عنى بذلك من يقول بإمامة الاثني عشر ويدين بأنهم أفضل الأنام بعد النبي فإن هذا دأبه وديدنه فيهم يشنع في مواضع كثيرة من كتابه عليهم وينسب القبائح والفضائح إليهم ولا نعلم أحد منهم استجاز الوصف بعلم الغيب لأحد من الخلق وإنما يستحق الوصف بذلك من يعلم جميع المعلومات لا بعلم مستفاد وهذا صفة القديم سبحانه العالم لذاته لا

و أما ما نقل عن أمير المؤمنين عليه السلام ورواه عنه الخاص والعام من الإخبار بالغائبات في خطب الملاحم وغيرها كإخباره عن صاحب الزنج وعن ولاية مروان بن الحكم وأولاده وما نقل من هذا الفن عن أئمة الهدى عليهم السلام فإن جميع ذلك متلقى من النبي صلى الله عليه وآله مما أطلعه الله عليه فلا معنى لنسبة من روى عنهم هذه الأخبار المشهورة إلى أنه يعتقد كونهم عالمين بالغيب وهل هذا إلا سب قبيح وتضليل لهم بل تكفير ولا يرتضيه من هو بالمذاهب خبير والله يحكم بينه وبينهم وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ.

و قال رحمه الله في قوله ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ من الملائكة والإنس والجن «الْغَيْبَ» وهو ما غاب علمه عن الخلق مما يكون في المستقبل «إِلَّا اللَّهُ» وحده أو من أعلمه الله.

و قال في قوله تعالى ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ أي استأثر الله سبحانه به ولم يطلع عليه أحدا من خلقه فلا يعلم وقت قيام الساعة سواه ﴿وَيُنَزَّلُ الْغَيْثُ﴾ فيما يشاء من زمان ومكان والصحيح أن معناه ويعلم نزول الغيث في زمانه ومكانه كما جاء في الحديث ﴿أَنْ مَفَاتِيحَ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ﴾ وقرأ هذه الآية ﴿وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ﴾ أذكر أم أنثى صحيح أم سقيم واحد أم أكثر ﴿وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ أي ما ذا تعلم في المستقبل و قيل ما تعلم بقاءه غذا فكيف تعلم تصرفه ﴿وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ أي في أي أرض يكون موته.



و قد روي عن أئمة الهدى أن هذه الأشياء الخمسة لا يعلمها على التفصيل والتحقيق غيره تعالى. (١)

و قال في قوله تعالى ﴿فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا﴾ ثم استثنى فقال ﴿إِلَّا مَن ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ﴾ يعني الرسل فإنه يستدل على نبوتهم بأن يخبروا بالغيب ليكون آية ومعجزة لهم ومعناه أن من ارتضاه واختاره للنبوة والرسالة فإنه يطلعه على ما شاء من غيبه على حسب ما يراه من المصلحة وهو قوله فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا الرصد الطريق أي يجعل له إلى علم ما كان قبله من الأنبياء والسلف وعلم ما يكون بعده طريقا.

وقيل: معناه أنه يحفظ الذي يطلع عليه الرسول فيجعل بين يديه وخلفه رصدا من الملائكة يحفظون الوحي من أن تسترقه الشياطين فتلقيه إلى الكهنة وقيل رصدا من بين يديه ومن خلفه وهم الحفظة من الملائكة يحرسونه عن شر الأعداء وكيدهم (٢) وقيل المراد به جبرئيل أي يجعل من بين يديه ومن خلفه رصدا كالحجاب تعظيما لما يتحملة من الرسالة كما جرت عادة الملوك بأن يضموا (٣) إلى الرسول جماعة من خواصه تشريفا له. (٤)

١-فس: [تفسير القمي] ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزَّلُ الْغَيْثُ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾.

قال الصادق عليه السلام هذه الخمسة أشياء لم يطلع عليها ملك مقرب ولا نبي مرسل وهي من صفات الله عز وجل. (٥)

٢-ل: [الخصال] ابن الوليد عن الصغار عن ابن هاشم عن عبد الرحمن بن حماد عن إبراهيم بن عبد الحميد عن أبي أسامة عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال لي أبي ألا أخبرك بخمسة لم يطلع الله عليها أحدا من خلقه قلت بلى قال ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزَّلُ الْغَيْثُ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾. (٦)

٣-يو: [بصائر الدرجات] أحمد بن محمد بن محمد بن سنان عن أبي الجارود عن الأصمعي بن نباتة قال سمعت أمير المؤمنين عليه السلام يقول إن لله علمين علم استأثر به في غيبه فلم يطلع عليه نبيا من أنبيائه ولا ملكا من ملائكته وذلك قول الله تعالى ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزَّلُ الْغَيْثُ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ وله علم قد أطلع عليه ملائكته فما أطلع عليه ملائكته فقد أطلع عليه محمدا وآله ما أطلع عليه محمدا وآله فقد أطلعني عليه يعلمه الكبير منا والصغير إلى أن تقوم الساعة. (٧)

٤-شي: [تفسير العياشي] عن خلف بن حماد عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام قال إن الله يقول في كتابه ﴿وَلَوْ كُنْتَ أَعْلَمُ الْغَيْبُ لَاسْتَكُنْتُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ﴾ يعني الفقر. (٨)

٥-جا: [المجالس للمفيد] الحسين بن أحمد بن المغيرة عن حيدر بن محمد السمرقندي عن محمد بن عمر الكشي (٩) عن حمويه بن نصير عن ابن يزيد عن ابن أبي عمير عن أبي المغيرة قال كنت أنا ويحيى بن عبد الله بن الحسن عند أبي الحسن عليه السلام فقال له يحيى جعلت فداك إنهم يزعمون أنك تعلم الغيب فقال سبحانه الله ضع يدك على

٦-نهج: [نهج البلاغة] لما أخبرنا بأخبار الترك وبعض الأخبار الآتية قال له بعض أصحابه لقد أعطيت يا أمير المؤمنين علم الغيب فضحك وقال للرجل وكان كلبيا يا أخا كلب ليس هو بعلم غيب وإنما هو تعلم من ذي علم وإنما علم الغيب علم الساعة وما عدده الله سبحانه بقوله ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ الآية:

يستمع سبحانه ما في الأرحام من ذكر أو أنثى أو صحيح أو مجنون أو سخي أو بحيل أو سعي أو سعيد ومن يكون في

(٢) في المصدر: فلا يصل إليه شرم. وفي «أ»: وكيد.

(٤) مجمع البيان ٥: ٥٦٣.

(٦) الخصال: ٢٩٠ ب ٥ ح ٤٩.

(٨) تفسير العياشي ٢: ٤٦ ح ١٢٤ سورة الاعراف.

(١٠) في «أ»: ما رأيت.

(١١) مجمع البيان ٤: ٥٠٧.

(٣) في المصدر: بأن يمضوا.

(٥) تفسير القمي ٢: ١٤٤.

(٧) بصائر الدرجات: ١٣١ ج ٢ ب ٢١ ح ٩.

(٩) في المصدر: محمد بن عمرو الكشي. وهو الصحيح.

(١١) مجالس المفيد: ٣ ح ٥.

جَدَائِدُ الْإِسْلَامِ

الْجَامِعَةُ لِلدِّعَةِ الْخَبِيرَةِ الْأَثَمَةِ لِطَهْرَةِ

تَأَلِيفُ

الْعِلْمِ الْعَالَمَةِ الْمُحْتَفِزَةِ الْأَثَمَةِ لِلْمَوْلَى

الْشَّيْخِ مُحَمَّدٍ بَاقٍ الْمَجْلِسِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

الْكِتَابُ السَّابِعُ

الْإِمَامَةُ وَفِيهِ جَوَامِعُ أَمْوَالِهِمُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

طَبْعَةٌ مَصَوِّغَةٌ وَمُرَتَّبَةٌ عَلَى مَسَبِّ رَتَبِ الصَّنَفِ

نبوتی و من جحد نبوتی فقد جحد اللہ (و) نہ ستہ

جو شخص

ہے کہ

گویا

نیز آن

یا اعلیٰ

انصاف

فقد و

اطاعنی

یا علی آ

ظلم کر

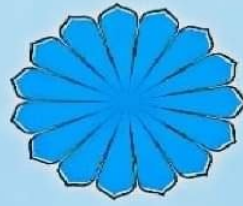
مجھ سے

تم سے

کرے گا

اعتقادات

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
المعروف شیخ صدوق علیہ السلام



البنیۃ النبیۃ
اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

اطاعت گزار ہوگا اور جو تمہارا نافرمان ہوگا وہ میرا نافرمان ہوگا۔
اطاعت گزار ہوگا اور جو تمہارا نافرمان ہوگا وہ میرا نافرمان ہوگا۔

ہمارا عقیدہ اس شخص کے متعلق جو حضرت امیر علیہ السلام اور دیگر ائمہ طاہرین (ع) کی امامت و خلافت کا منکر ہے، یہ ہے کہ وہ ایسے شخص کی مانند ہے جس نے تمام انبیاء (ع) کی نبوت کا انکار کیا ہو اور جو شخص حضرت امیر المؤمنین کی امامت کا تو قائل ہو مگر دوسرے گیارہ اماموں میں سے کسی ایک کی امامت کا منکر ہو تو اس کے متعلق ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا شخص اس آدمی کی مانند ہے جو تمام انبیاء ماسلف کی نبوت کا اقرار تو کرتا ہو، مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا منکر ہو۔

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

المنکر لآخرنا كالمنکر لاولنا۔

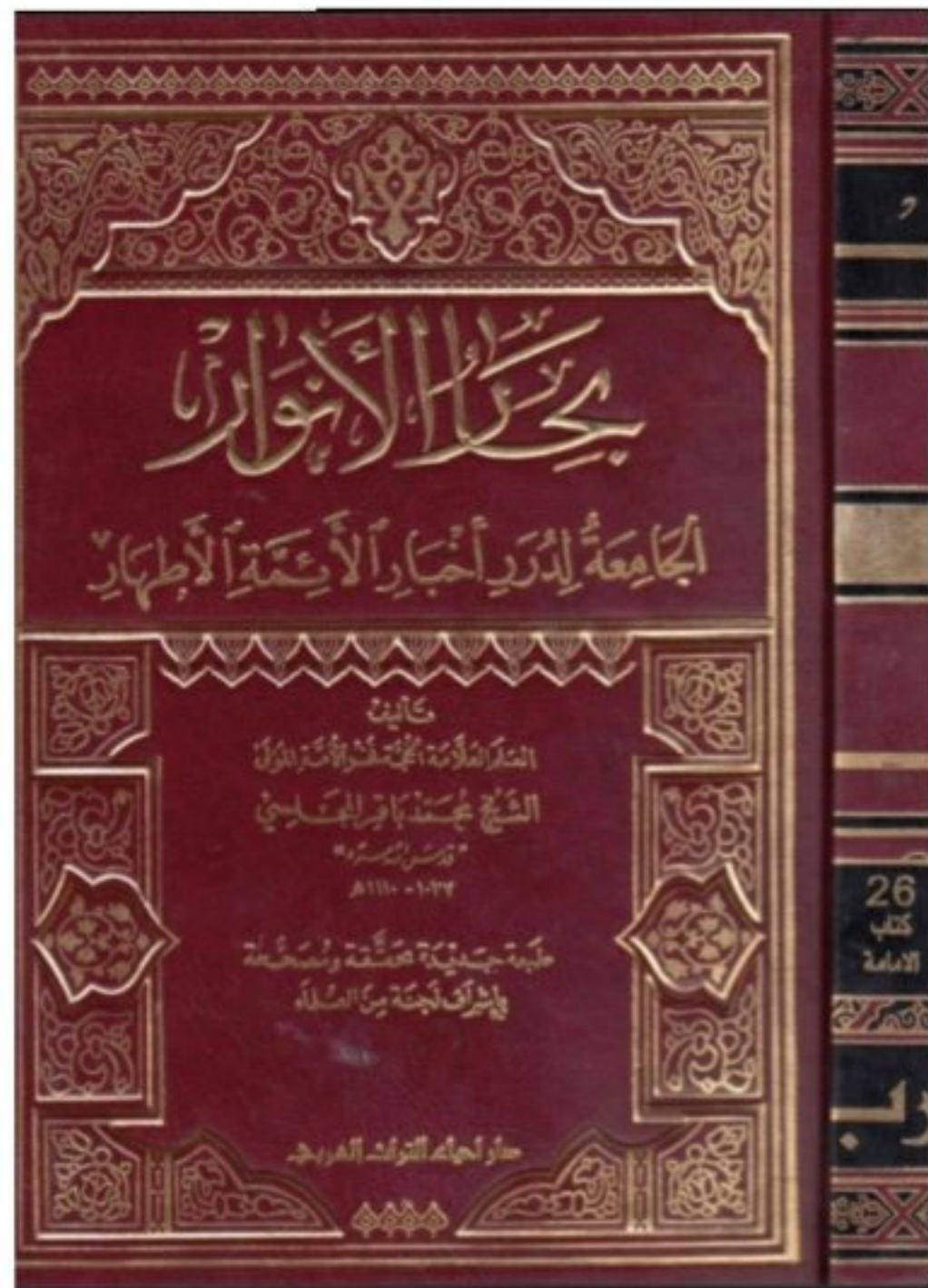
جو شخص ہمارے آخری امام کا انکار کرے وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے ہمارے پہلے امام کا انکار کر دیا۔

المغيرة عن عبد الأعلى وعبيدة بن بشر قال : قال أبو عبد الله عليه السلام ابتداء منه : والله إني لأعلم ما في السماوات وما في الأرض وما في الجنة وما في النار وما كان وما يكون إلى أن تقوم الساعة ثم قال : أعلمه من كتاب الله أنظر إليه هكذا ، ثم بسط كفيه ثم قال : إن الله يقول : و أنزلنا ^(١) إليك الكتاب فيه تبيان كل شيء . ^(٢)

٨ - ير : أحمد بن محمد بن محمد بن سنان عن يونس عن الحارث بن المغيرة وعبد الله بن عبد الله بن عبد الله بن عبد الله بن بشر الخثعمي وعبد الله بن بشر سمعوا أبا عبد الله عليه السلام يقول : إني لأعلم ما في السماوات وأعلم ما في الأرضين وأعلم ما في الجنة وأعلم ما في النار وأعلم ما كان وما يكون ، ثم مكث منبته فرأى أن ذلك كبر على من سمعه ، فقال : علمت من كتاب الله إن الله يقول : فيه تبيان كل شيء . ^(٣) أقول : سيأتي مثله بأسايد في كتاب القرآن .

٩ - ير : أحمد بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن سيف التمار قال : كنا مع أبي عبد الله عليه السلام جماعة من الشيعة في الحجر فقال : علينا عين ؟ فالتفتنا بمنة وبسرة فلم ير أحداً ، فقلنا : ليس علينا عين ، قال : ورب الكعبة ورب البيت - ثلاث مررات - لو كنت بين موسى والخضر لأخبرتهما أني أعلم منهما ولا بآئتهما ما ليس في أيديهما لأن موسى والخضر أعطيا علم ما كان ، ولم يعطيا علم ما هو كائن ، وإن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أعطى علم ما كان وما هو كائن إلى يوم القيامة ، فورتناه من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ورأته . ^(٤) بيان : جماعة منصوب على الاختصاص أو الحالية ، علينا استفهام ، والعين :

(١) في المصدر : [أنا أنزلنا] أقول : ما وجدنا ذلك ولا ما في المتن في المصحف الشريف والظاهر انهما مصحفان أو منقولان بالمعنى والفاظ الآية هكذا : [و أنزلنا عليك الكتاب تبيانا لكل شيء] راجع النحل : ١٦ .
(٢) بساتر الدرجات : ٣٥ .
(٣) بساتر الدرجات : ٣٥ فذكرنا ذيل الحديث السابق ان الآية في المصحف الشريف هكذا : و أنزلنا : عليك الكتاب تبيانا لكل شيء .



قوله : « و كان أبو حمزة » لعلمه كان : « قال أبو حمزة » وعلى نسخة « كان » هي
تامة ، أي كان في الحياة ^(١) والحاصل أن عيسى ذكر أن أبا حمزة ذكر هذه التهمة
و... مع ...

٣٦ - مختص : عن عمر بن يزيد ، عن أبي الحسن الأول عليه السلام قال : سمعته
يقول : من مات بغير إمام مات ميتة جاهلية ، إمام حي يعرفه قلت : لم أسمع
أباك يذكر هذا ، يعني إماماً حياً فقال : قد والله قال ذلك رسول الله صلى الله عليه وآله ، قال :
وقال رسول الله صلى الله عليه وآله من مات وليس له إمام يسمع له ويطيع مات ميتة جاهلية ^(٢) .

٣٧ - مختص : عن محمد بن علي الحلبي قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : من مات
وليس عليه إمام حي ظاهر مات ميتة جاهلية ^(٣) .

٣٨ - مختص : عن أبي الجارود قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : من مات
وليس عليه إمام حي ظاهر مات ميتة جاهلية ، قال : قلت : إمام حي جعلت فداك ؟
قال : إمام حي ، إمام حي .

www.wylsh.com

عبدالله بن عباس ^(٥) ، عن محمد بن عمر ، عن
الرازي ، عن أبيه ^(٦) ، عن علي بن موسى
أمير المؤمنين عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله :

(١) ذكرنا قبلاً أن الموجود في المصدر :
يحتاج الى تكلف .

(٢) الاختصاص ، ٢٦٨ و ٢٦٩ .

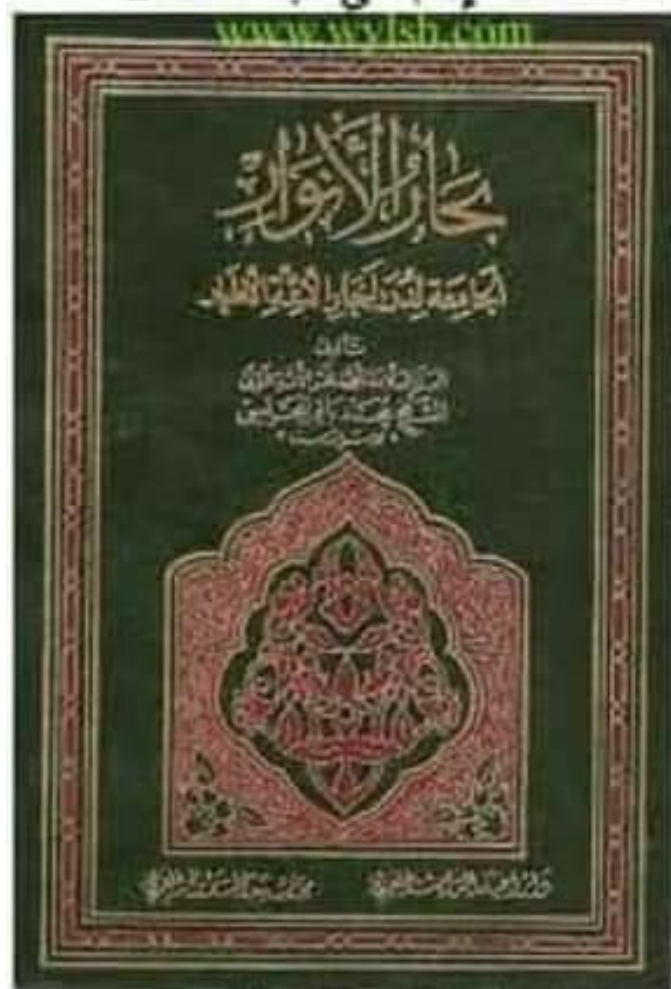
(٣) الاختصاص ، ٢٦٩ .

(٤) الاختصاص ، ٢٦٩ .

(٥) في المصدر : [أحمد بن محمد بن عبد الله

بن عباس] وهو أحمد بن محمد بن عبيد الله بن الحسن
صاحب كتاب مقتضب الآثار ، يروي من جماعة منهم

(٦) المصدر و غيره الأخبار يملون عن قوله ، عن أبيه .



شیعہ کا عقیدہ ہے کہ نبوت و رسالت محدود ہے اور امامت کا درجہ ان دونوں سے بلند ہے۔ استغفر اللہ۔ رسالہ امامیہ مشن لکھنؤ

۶۹

دفتر امامیہ مشن - حسین آباد - لکھنؤ

امامیہ مشن لکھنؤ کا
پانچواں تبلیغی رسالہ

مذہب دین و نبوت

مطبوعہ سرفراز قومی پریس
دکنور یا سٹریٹ - لکھنؤ

احکام کا اجرا کرے قانون نافذ کرے اور اس پر لوگوں کو عمل پیرا بنائے
نبی و رسول کی تصدیق اگرچہ لازم اور اس کا اتباع ضروری ہے لیکن اس
محدود دائرہ میں کہ جس کے اندر اس کی نبوت اور رسالت کو محدود کیا گیا ہے
اور وہ بھی اسی حیثیت سے کہ وہ مخبر صادق اور سفیر ہے، امامت کا درجہ
ان دونوں سے بلند ہے۔ امام کی صورت نہ مخبر کی ہے نہ سفیر کی بلکہ وہ
خدا کی طرف سے پیشوائے خلق اور مطاع مطلق بنا کر کھڑا کیا جاتا ہے وہ
باری تعالیٰ عز و اسمہ کی طرف سے ایک نمونہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا
جاتا ہے کہ لوگ اس کے قدم بقدم چلیں اس کی بات کو منکر عمل کریں اس کے
ہر طرز عمل کی موافقت کریں اور اس کی اطاعت کو اپنا نصب العین سمجھیں
جو شخص نبی یا رسول ہوا اسے لئے امام ہونا ضروری نہیں اور جو امام خلق
قرار دیا جائے اس کے لئے نبی یا رسول ہونے کی شرط نہیں ہے، ہاں یہ
ممکن ہے کہ باری تعالیٰ کسی کامل ہستی میں نبوت و رسالت، امامت
سب کو جمع کر دے۔

أرسل عبد الرحمن إلى عثمان بن عفان وقال لرسوله: قل له: لقد وليت من أمر الناس وإن لي لأمر ما هي لك، شهدت بذكراً وما شهدتها، وشهدت ببيعة الرضوان وما شهدتها، ففرت يوم أحد وصبرت، فقال عثمان لرسوله: قل له: أما يوم بدر فأن رسول الله ﷺ ردفني إلى ابنته لما بها من المرض، وقد كنت خرجت للذي خرجت له، ولقيته عند منصرفي، فيشرفني بأجر مثل أجوركم، وأعطاني سهماً مثل سهامكم، وأما بيعة الرضوان، فإنه ﷺ يعني أستاذني قريشاً في دخوله مكة، فلما قيل له: أتى قتلنا بايع المسلمين على الموت لما سمعته عني، وقال: إن كان حياً فأنا أبايع عنه، وصق باحدى يديه على الأخرى، وقال: يساري خير من يمين عثمان، فيدك أفضل أم يد رسول الله ﷺ.

وأما صبرك يوم أحد وفراي، فلقد كان ذلك فأنزل الله تعالى العفو عني في كتابه، فعبرني بذنب غفره الله لي، ونسيت من ذنوبك ما لا تدري أغفر لك أم لم يغفر (١).

أقول: غيبة عثمان عن بدر وعن بيعة الرضوان وفرايه يوم أحد ثابت باقراره، وأما ادعاءه في الاعتذار فلا يثبت عليه ولا شاهد.



الدليل الأربعة

[ما ورد في مطالب أعداء أهل البيت (عليه السلام)]

كما يدل على امامة أئمتنا الاثني عشر، أن عائشة كافرة مستحقة للنار، وهو مستلزم لحقيقة مذهبنا وحقيقة أئمتنا الاثني عشر، لأن كل من قال بخلافة الثلاثة اعتقد إيمانها وتعظيمها وتكرمها، وكل من قال بامامة الاثني عشر قال باستحقاقها.

الأربعين

في إمامة الأئمة الطاهرين

للعلامة المحقق المشكك

محمد باقر المجلسي الشيرازي النجفي

الطبعة سنة ١٢٩٨ هـ



تأليف السيد محمد باقر المجلسي

شیعہ کی معتبر کتاب الاربعین فی امامتہ الائمتہ الطاہرین میں لکھا ہیں فیصلاً آپ خود کریں کہ یہ عقائد رکھنے والا مسلمان ہیں یا کافر؟؟؟

=====

ترجمہ: ہمارے بارہ اماموں کی امامت کی یہ بھی دلیل ہے کہ عائشہ کافرہ ہے اور جہنم کی مستحق ہے، اور یہ بات (یعنی یہ عقیدہ رکھنا) ہمارے مذہب اور ہمارے بارہ اماموں کے سچے ہونے کے لیے لازم ہے معاذ اللہ معاذ اللہ

ہم سب کو بخوبی علم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے معروف واقعہ افک کے بارے میں حضرت سیدنا عائشہ کی براءت کا حکم اپنی کتاب کریم میں نازل فرمایا اور اور انہیں تہمت سے مبرا قرار دے کر رہتی دنیا تک آپ رض کی عزت وناموس کو دوام بخش دیا لیکن- لیکن اس کہ باوجود شیعہ کافر اب بی سیدنا عائشہ پر کافرہ اور خیانت کی تہمت لگاتے ہیں، سیدنا عائشہ پر کفر کا فتوہ اور بہتان باندھنا دراصل جناب آقا ﷺ کہ ناموس پر حملہ ہیں بلکہ اس طرح کی جرات سے اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس پر بھی زد پڑتی ہیں- کہ 23 سال یا اس سے کم سالوں میں جبرئیل امین اللہ کا پیغام لے کر رسول اللہ کے پاس آتے رہے اور انہیں قرآنی آیات کے علاوہ منافقین کی چالوں اور دوسری خبروں سے مطلع کرتے رہے لیکن اللہ نے اپنے پیارے اور آخری نبی کو یہ نہ بتایا کہ تمہارے دائیں اور بائیں جو عورتے ہیں وہ ٹھیک نہیں کیا اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو اس بات کی خبر نہ دی کہ ان کی شریک حیات نعوذ باللہ کافرہ ہیں؟ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ نبی کی بیوی کافرہ ہو یہ شیعوں کا اسلام اور مسلمانوں کو داغدار کرنے کا

اشاعرہ اور اصحاب حدیث اور اہل سنت اور بعض معتزلی قائل ہیں کہ امام کا مقرر کرنا خلق پر رسمی (رسمی ہوئی) دلیل سے واجب نہیں عقلی سے نہیں۔ اور معتزلہ کے ایک گروہ کا اعتقاد یہ ہے کہ امام کا مقرر کرنا فتنوں سے بچنے کے لئے امن کی حالت میں انسانوں پر واجب ہے۔ اگر مقرر کرنے میں فتنوں کا خوف ہو تو واجب نہیں ہے اور بعضوں نے اس کے برعکس بھی کہا ہے۔

عرب کی لغت میں امام کے معنی پیشوا اور مقتدا کے ہیں اور فرقہ ناجیہ امامیہ کی اصطلاح میں جب نماز کے بارے میں امام کا ذکر آتا ہے تو غالباً پیش نماز کے معنی میں ہے۔ اور علم کلام میں امام سے مراد وہ شخص ہے جو خدا کی جانب سے جناب رسالت کی خلافت دنیایت کے لئے مبعوث ہوا ہو اور کبھی پیغمبر پر امام کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور بعض معتزلیوں کا انشاء اللہ معلوم ہو گا جو اس کے بعد بیان ہونگی کہ مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے جیسا کہ خدا نے نبوت کے بعد حضرت ابراہیمؑ سے خطاب فرمایا ہے اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا رَّابِعًا ۱۲۷ سورہ بقرہ پ، میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ امام وہ ہے جو خدا کی جانب سے خلق پر مثل پیغمبر آدمی کے واسطے سے اُن کے امور دین و دنیا میں حاکم ہو لیکن پیغمبر وہ ہے جو کسی آدمی کے واسطے کے بغیر (براہ راست) خدا سے احکام نازل کرنا ہو اور امام آدمی کے واسطے سے جو پیغمبر ہوتا ہے لے

لے مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ تعریف بھی مشکل ہے کیونکہ بہت سے غیر اولوالعزم پیغمبر اولوالعزم پیغمبروں کے تابع ہوئے ہیں اور ان کی شریعت پر عمل کرتے رہے اور لوگوں کو احکام پہنچاتے رہے۔ اور بہت سی حدیثیں بیان کی جائیں گی کہ آئمہ کا ہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین ملکہ اور درج القدس کے توسط سے خدا سے حق و قیوم سے علوم کا استفادہ کرتے تھے۔ اور حدیثوں میں امام اور نبی کے درمیان چند فرق و امتیاز مذکور ہیں جو اس کے بعد انشاء اللہ بیان ہونگے۔ لیکن حق یہ ہے کہ کمالات اور شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان سوائے اس کے جو حدیثوں میں مذکور ہو گا۔ کوئی فرق نہیں ہے جس سے عظمت و بلندی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ کہ وہ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس لئے ان حضرت کے بعد کسی پر اسم نبی اور اس کے مترادف الفاظ کے اطلاق کی ممانعت ہے اور شیخ مفید علیہ الرحمہ کتاب مسائل میں اس کے قائل ہوئے ہیں اور اس کی نسبت فرقہ ناجیہ امامیہ کی طرف دی ہے اور ظاہر ہے کہ سابقہ امتوں میں ایک صاحب شریعت پیغمبر کی وفات کے بعد دوسرے صاحب شریعت پیغمبر کے مبعوث ہونے تک بہت سے پیغمبر ہوتے تھے جو سابق پیغمبر کے اوصیاء اور اُس کی ملت اور شریعت کے محافظ تھے لہذا جناب سرور انبیاء سے روایت ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے مانند ہیں اور بعض روایتوں میں علماء کی تفسیر آئمہ علیہم السلام سے کی گئی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو فائدہ وجود رسول دینی سے مرتب (باقی ملے گا)

یَوْمَ نَدْعُوکُمْ کُلَّ اُنَاسٍ بِدَعْوَتِہِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

در بیان امامت

مولانا

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

منگل حویلی۔ اندرون موجپور واہ

حلقہ لاہور

الأصول

من
الكُتَّابِي
تأليف

مكتبة
وزارة المعارف
اسلامي

تفكر لا مثلاً لا أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكَلْبِيَّ الرَّابِعِي

ألمنوت في سنة ٣٢٨ ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صحيح وعلق عليه على أكبر لغفاري

شماره ثبت ٨٦٠

المجلد الأول رده بندي

الطبعة الرابعة

١٤٠١

تاريخ

١٢٤٢/٥/١٦

دار المعارف

دار صعب

بيروت

باب

(أن الائمة عليهم السلام يعلمون جميع العلوم التي خرجت الي)
الملائكة والالبياء و الرسل عليهم السلام

١ - علي بن محمد و محمد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن الحسن بن شعثون ، عن عبدالله بن عبد الرحمن ، عن عبدالله بن القاسم ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله تبارك و تعالى علمين : علماً أظهر عليه ملائكته و أنبياءه و رسله ، فما أظهر عليه ملائكته و رسله و أنبياءه فقد علمناه ، و علماً استأثر به فإذا بدالله في شيء منه أعلمنا ذلك و عرض على الأئمة الذين كانوا من قبلنا .

علي بن محمد و محمد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن موسى بن القاسم ، و محمد ابن يحيى ، عن العمر كني بن علي جميعاً ، عن علي بن جعفر ، عن أخيه موسى بن جعفر عليه السلام مثله .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله عز و جل علمين : علماً عنده لم يطلع عليه أحداً من خلقه ، و علماً نبذه إلى ملائكته و رسله ، فما نبذه إلى ملائكته و رسله فقد انتهى إلينا .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن صالح بن السندي ، عن جعفر بن بشير ، عن زرير ، قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : إن الله عز و جل علمين : علم مبذول ، و علم

-٢٥٦-

كتاب الحجّة

ج

مكفوف فأمّا المبذول فانه ليس من شيء تعلمه الملائكة و الرسل إلا نحن نعلمه ، و أمّا المكفوف فهو الذي عند الله عز و جل في أم الكتاب إذا خرج نقد .
٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن محمد بن إسماعيل ، عن علي ابن النعمان ، عن سويد القلا ، عن أبي أيوب ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن الله عز و جل علمين : علم لا يعلمه إلا هو و علم علمه ملائكته و رسله ، فما علمه ملائكته و رسله فلا يعلمه .

المبشرات

في

تفسير القرآن

كتاب: علمي - فني - فلسفي - أدبي -
تاريخي - روائي - اجتماعي - حديثي
يلس القرآن بالقرآن

تأليف

العلامة السيد محمد حسين الطباطبائي

قدس سره

المجلد السادس عشر

منشورات

جامعة المدرسين في الحوزة العلية

في قم المقدسة

تزوجه بزوج أحدهم بعده تزوجا بزوج ابنه فالخطار
الموجودين في زمن نزول الآية ، والمراد بالرجال ما
نفي تكويني لا تشريعي ولا تتضمن الجملة شيئاً من
والمعنى : ليس محمد ﷺ أباً أحد من هؤلاء
يكون تزوجه بزوج أحدهم بعده تزوجاً منه بز
فتزوجه بعد تطليقه ليس تزوجاً بزوج الابن حقيقة و
شيء من آثار الأبوة والبنوة وما جعل أدعياءكم أبناء
وأما القاسم والطيب والطاهر^(١) وإبراهيم فإن
أن يبلغوا فلم يكونوا رجالاً حتى ينتقض الآية وكذا
الله فإن النبي ﷺ قبض قبل أن يبلغا حد الرجال
ومما تقدم ظهر أن الآية لا تقتضي نفي أبوة
وإبراهيم وكذا للحسين لما عرفت أنها خاصة بالرج
نعت الرجولية .

وقوله : « ولكن رسول الله وخاتم النبيين » الخاتم بفتح التاء ما يختم به كالطابع
والقالب بمعنى ما يطبع به وما يقلب به والمراد بكونه خاتم النبيين أن النبوة اختتمت
به ﷺ فلا نبي بعده .

وقد عرفت فيما مر معنى الرسالة والنبوة وأن الرسول هو الذي يحمل رسالة من
الله إلى الناس والنبي هو الذي يحمل نبأ الغيب الذي هو الدين وحقائقه ولازم ذلك أن
يرتفع الرسالة بارتفاع النبوة فإن الرسالة من أنباء الغيب ، فإذا انقطعت هذه الأنباء
انقطعت الرسالة .

ومن هنا يظهر أن كونه ﷺ خاتم النبيين يستلزم كونه خاتماً للرسل .
وفي الآية إيماء إلى أن ارتباطه ﷺ وتعلقه بكم تعلق الرسالة والنبوة وأن ما
فعله كان بأمر من الله سبحانه .

وقوله : « وكان الله بكل شيء عليماً » أي ما بينه لكم إنما كان بعلمه .

(١) هذا مل ما هو المعروف وقال بعضهم : ان الطيب والطاهر لقبان للقاسم .

بحار الأنوار

الجامع للآثار الخيرة المشتملة على

تأليف
العلامة العبد المذنب
الشيخ محمد باقر المجلسي

الكاتب

العلامة وفيه من أحوالهم

طبعة المطبعة المطبوعة في المطبعة المطبوعة

فقال زرارة فحمدت الله تعالى وأثنت عليه فقلت الحمد
أحمد وأستعينه فكنت كل ما ذكرت الله في كلام ذكر معي
٤٣- كنز: [كنز جامع الفوائد وتأويل الآيات الظاهرة] محمد
زياد الحنط عن الحسن بن محبوب عن جميل بن صالح عن أبي
يا حكم هل تدري ما كانت الآية التي كان يعرف بها علي صاحب
الناس قال قلت لا والله فأخبرني بها يا ابن رسول الله قال هي
نبي ولا محدث قلت فكان علي عليه السلام محدثا قال نعم وكل إما
٤٤- كنز: [كنز جامع الفوائد وتأويل الآيات الظاهرة] محمد
عن أبيه عن صفوان عن داود بن فرقد عن الحارث النضري
الحسين عليه السلام قال لي إنما علم علي عليه السلام كله في آية واحدة.

قال فخرج حران بن أعين ليسأله فوجد عليا عليه السلام قد قبض ف
أنه قال إن علم علي عليه السلام كله في آية واحدة فقال أبو جعفر عليه السلام
أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث (٣).

٤٥- كنز: [كنز جامع الفوائد وتأويل الآيات الظاهرة] محمد
عن القاسم بن عروة عن بريد العجلي قال سألت أبا جعفر عن
الملائكة ويعاينهم تبلغه الرسالة من الله والنبي يرى في الم
الملائكة وحديثهم ولا يرى شيئا بل ينقر في أذنه وينكت في

٨٢
٢٦

بيان:

استنباط الفرق بين النبي والإمام من تلك الأخبار لا يخلو من إشكال وكذا الجمع بينها مشكل جدا والذي يظهر
من أكثرها هو أن الإمام لا يرى الحكم الشرعي في المنام والنبي قد يراه فيه وأما الفرق بين الإمام والنبي وبين
الرسول أن الرسول يرى الملك عند إلقاء الحكم والنبي غير الرسول والإمام لا يريانه في تلك الحال وإن رآه في
سائر الأحوال ويمكن أن يخص الملك الذي لا يريانه بجبرئيل عليه السلام ويعم الأحوال لكن فيه أيضا منافاة لبعض الأخبار.
و مع قطع النظر عن الأخبار لعل الفرق بين الأئمة عليهم السلام وغير أولي العزم من الأنبياء أن الأئمة عليهم السلام نواب
للسلطان لا يبلغون إلا بالنيابة وأما الأنبياء وإن كانوا تابعين لشرعية غيرهم لكنهم مبعوثون بالأصالة وإن كانت
تلك النيابة أشرف من تلك الأصالة.

و بالجملة لا بد لنا من الإذعان بعدم كونهم أنبياء وبأنهم أشرف وأفضل من غير نبينا عليهم السلام من الأنبياء والأوصياء
ولا نعرف جهة لعدم اتصافهم بالنبوة إلا رعاية جلالة خاتم الأنبياء ولا يصل عقولنا إلى فرق بين بين النبوة والإمامة
وما دلت عليه الأخبار فقد عرفته والله تعالى يعلم حقائق أحوالهم صلوات الله عليهم أجمعين.

٤٦- كا: [الكافي] علي عن أبيه عن ابن أبي عمير عن الحسين بن أبي العلاء قال قال أبو عبد الله عليه السلام إنما الوقوف
علينا في الحلال والحرام فأما النبوة فلا. (٥)

٨٣
٢٦

بيان: أي إنما يجب عليكم أن تقوموا عندنا وتعكفوا على أبوابنا والكون معنا لاستعلام
الحلال والحرام لأن تقولوا بنبوتنا وإنما لكم أن تقفوا علينا في إثبات علم الحلال والحرام وأنا نواب
الرسول صلى الله عليه وآله في بيان ذلك لكم ولا تتجاوزوا بنا إلى إثبات النبوة.

(٢) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٥ - ٣٤٦ سورة الحج ح ٣٠.

(٤) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٦ - ٣٤٧ ح ٣٢.

(١) اختيار معرفة الرجال: ٤١٤ - ٤١٥ ح ٣٠٨.

(٣) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٦ ح ٣١.

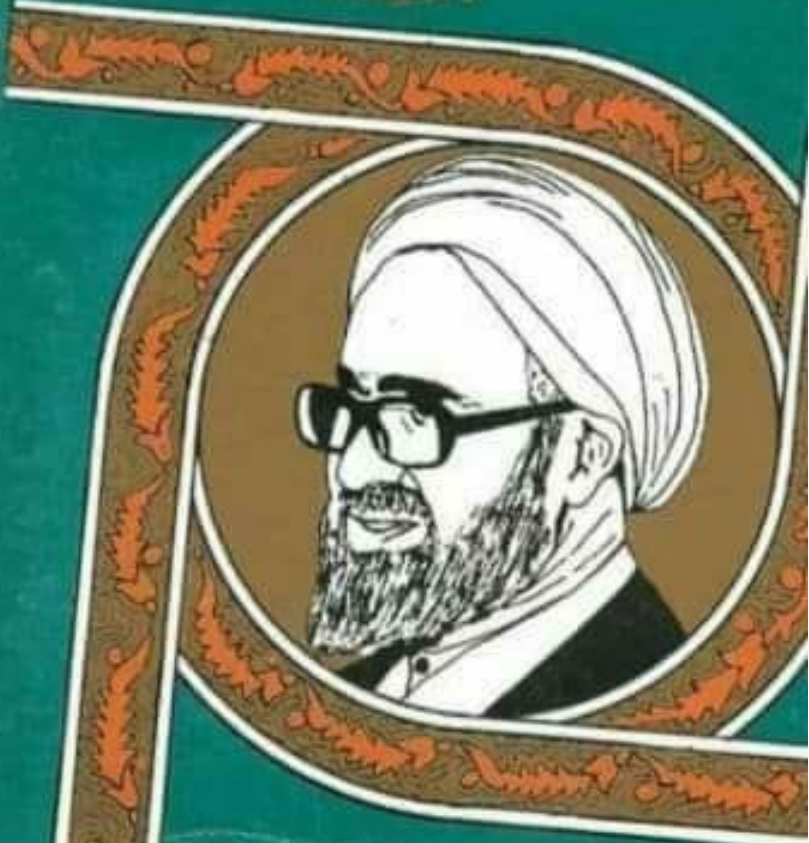
(٥) الكافي: ١: ٢٦٨ ب ١١١ ح ٢.

قُدْرَةُ الْفَقِيهَاءِ

خُلَاصَةٌ سَيِّعِيَّة

آيَةُ اللَّهِ الْعَظِيمَةُ الْمُنْظَرَةُ

دَامَتْ مُلْكُهُ



الشورى، أو ينص من الدستور بتفويض الأمر إلى
الفقيه.. بل الله تعالى قرره وثبته.. وإذا لم يقبل أحد أن
يخضع لولاية الفقيه فهو لا يخضع للإسلام، ولا يمكن أن
بولاية الفقيه فنحن نشك في إسلامه وفي إيمانه بالله
تعالى، بل لا نشك، ولكن نقول: ليس مؤمناً، وليس
مسلماً. (لا آية الله محمد بن إمام جبرئيل)

والله، لا شبهة في أن مستظري فقيه جامع الشرائط. إنه
لم يصرف فقيهاً الآن، بل إنه منذ نحو ثلاثين سنة أو أكثر فقيه
جامع الشرائط بتمام معنى الكلمة. رجل فقيه، منفتح،
ناهد، غير مراحل صعبة.. يعلم الله ماذا جرى عليه في
أم التي أمضاها في السجن.. عندما اعتقلوه من طبرستان
وأبوه إلى طهران وأدخلوه السجن، كم جرى من
الأت الحارة الملتحة مع آية الله خونساري وغيره،
محوا لبعض أفراد من أقاربه في ١٤ رمضان من
١٩٨٠، أن يروه في السجن لعدة دقائق.

رجل لائق وأهل. بقطع النظر عن أن مقامه
.. فإن فكره فكر ثابت وجيد.. ليس كل أحد
عبد، وإن كان في أعلى مرتبة من العلم.. إننا
جميع يكون مرجع العصر، يكون حياً، يكون

اثبات امامت

مصنفہ

علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

سید بشارت حسین کامل مرزا پوری

ناشر

مجلس علمی اسلامی (پاکستان)

دوسری فصل

اس بیان میں کہ امام کو تمام گناہوں سے معصوم ہونا چاہیئے۔ واضح ہو کہ علمائے امامیہ کا اس پر اجماع ہے کہ امام اول عمر سے آخر تک تمام معصیہ و کبیرہ گناہوں سے معصوم ہوتا ہے۔ وہ کوئی گناہ نہ عموماً کرتا ہے نہ سہواً۔ اور اس بارے میں سولے ابن بابویہ اور ان کے استاد محمد بن الحسن رحمہم اللہ کے کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے۔ ان حضرات نے تجویز کی ہے کہ احکام خدا و تبلیغ رسالت کے علاوہ دوسرے معاملات میں جائز ہے کہ ان سے کسی مصیبت کی وجہ سے سہو ہو جائے۔ مثلاً نماز اور تمام عبادتوں میں سہو جائز ہے لیکن احکام و تبلیغ رسالت کے بیان میں کسی قسم کا سہو جائز نہیں جانتے اور تمام اسلامی فرقے اسمعیلیہ کے سوا عصمت کو شرط نہیں

لے جو مؤلف فرماتے ہیں کہ وصیت کے انقال کے بارے میں آدم سے آخر او میائیک اس کتاب کی پہلی جلدیں بیان کیا جا چکا ہے جس کا اعادہ طوالت کا باعث ہے۔ ۱۲۰

جانتے۔ ذریعہ امامیہ کے مطابق عقلی و نقلی دلیلیں بہت ہیں۔ ان میں سے بعض جلد اول میں بیان ہو چکیں اور اس بارے میں چند عقلی دلیلیں ہم پھر بیان کرتے ہیں۔

پہلی دلیل: یہ کہ نصب امام کا مقتضایہ ہے کہ رعایا سے خطا جائز ہے تو کوئی ایسا ہو کہ خطا سے انکو محفوظ رکھے۔ تو اگر اُس سے بھی خطا ممکن ہو تو وہ بھی کسی دوسرے امام کا محتاج ہوگا۔ لہذا یا تو تسلسل لازم آئے گا اور وہ محال ہے یا آخر میں ایک ایسے امام تک نوبت آئے گی۔ جس کے لئے خطا جائز نہ ہو تو پھر وہی امام ہوگا۔

دوسری دلیل: امام شریعت کا محافظ ہے کیونکہ قرآن میں احکام شریعت کی تفصیل نہیں ہے۔ اسی طرح سنت و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام احکام شرع معلوم نہیں ہوتے اور نہ اُمت کے اجماع سے معلوم ہو سکتے ہیں کیونکہ جس اجماع میں معصوم موجود نہ ہو تو جب ہر ایک سے خطا ممکن ہے تو خطا کا رد کی پوری جماعت سے بھی خطا ممکن ہے اور قیاس سے بھی معلوم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دلیلوں سے اصول میں اس کے ذریعہ سے عمل کا باطل ہونا ثابت ہو چکا ہے اور اگر مان بھی لیا جائے۔ تب بھی اس کا تمام احکام شرع کا محافظ ہونا ممکن نہیں نہ برأت اصلہ کیونکہ اگر اس پر عمل ہو سکتا تو پیغمبروں کا مبعوث ہونا ضروری نہ تھا لہذا بنیر امام کے محافظ شریعت نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس سے خطا جائز ہو تو عبادات و تکالیف الہی میں اس کے قول پر اعتماد نہیں ہو سکتا اور یہ امر غرض تکلیف یعنی احکام الہی کی اطاعت کے خلاف ہے۔

امام کے گناہوں سے معصوم ہونے کی دلیلیں۔

جسے ایٹکرونگ اپنی اپنے
طالب درس
چیکر نزد

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ مذمت ان کے لیے ہے جو حلال و حرام کو تبدیل کر دیتے ہیں۔

اور رب بمعنی سائیں، مدبر، مصلح، سید کے لیے بھی آیا ہے۔

حضرت امیر علیہ السلام سے دایۃ الارض کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ زمین کا رب ہے۔ زمین کا قرار اس کی وجہ سے ہے۔ راوی نے پوچھا وہ کون ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہوں۔

اس معنی میں اس آیت کی تاویل ہے

وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا سُورہ زمر آیت ۶۹
جب زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی۔

تفسیر قمی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی گئی ہے آپ نے فرمایا: رب الارض امام الارض۔ زمین کا رب زمین کا امام ہے کہ اس کے ظہور کے وقت زمین منور ہو جائے گی۔

جو کچھ یہاں بیان ہو چکا ہے اس سے خدا کے فرمان کی تاویل ظاہر ہو جائے گی۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ (۲۲) إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ (۲۳)

قیامت کے دن لوگوں کے چہرے نورانی ہو جائیں گے۔ کیوں کہ وہ اپنے آقا و سردار کو دیکھیں گے۔ شاید رب اس آیت میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا امام علیہ السلام ہیں کہ مومنین قیامت کے دن انہیں دیکھیں گے۔

اثبات ولایت نکونہ

مؤلف

علامہ بزرگوار شیخ علی نمازی شاہرودی

ترجمہ و تحقیق

شمس العلماء علامہ ناصر سبطین ہاشمی فاضل ایران

پرنسپل : جامعہ کتب العلمیہ ملتان

علماء الشيعة: لافرق بين الله وامامهم

مقامات الإمام المهدي

كيف تصل للإرتباط بالإمام صاحب الزمان؟

أنا غير مرتاح؛ لأنك من رأسك إلى رجلك نجس، كيف تريد أن تحصل على ارتباط مع حجة الله! أين تأمك على الإمام صاحب الزمان؟ أين حالانك؟! أقول لك صل على محمد وآل محمد ولكنك لا تفتح فمك! كم شخصاً يُعلي صوته بالصلاة؟ كونوا صوتاً واحداً للإمام صاحب الزمان، لماذا لا تصلي عليه؟ تريد أن ترى الإمام ولي العصر؟ تريد الإمام المهدي أن يأتيك للمنزل؟! ما هو الفرق بين الله والإمام صاحب الزمان؟ الله أقرب من جبل الوريد! لكن الإمام ولي الأمر يبعد عنك ملايين الكيلومترات، والله جعله أقرب من جبل الوريد لكم، الإمام صاحب الزمان يراكم كلكم مشرفين هنا! كل العالم ككف اليد عند الإمام صاحب الزمان!

الضائعون في الصحراء وحالة الانقطاع

هم سبعة عشرة شخصاً!!! ضاعوا في الصحراء، لكنهم بكوا كثيراً، يقول أحدهم: طوال عمري كله لم أبك هكذا، رأى أحدهم الإمام صاحب الزمان مع سبعة من الجمال، قالوا: هذا من العرب، قال الإمام صاحب الزمان لأحدهم: أضعتم الطريق؟ قالوا بلى، بكوا بكاءً شديداً، وحفروا قبورهم، قالوا: كل شيء لدينا نذرنا أن نصرفه، قال الإمام صاحب الزمان: نذركم ليس صحيحاً، إذا وصلتكم إلى إيران فاصرفوا المال الذي لديكم في وجوه الخير، والأمر الثاني، لماذا تستضعفون أنفسكم!



مقامات الإمام المهدي

كلمات لكبار علماء الدين،

العارف بالله وبأمر الله الشيخ محمد تقي الدين زاهدي (ره)

آية الله العلامة الشيخ محمود حلي (ره)

آية الله العلامة السيد محمد حسن ميرجهاني (ره)

آية الله الشيخ إسماعيل نمازي شاهرودي (ره)



ترجمة وتحقيق الشيخ رائد عبد الكريم الخنيزي

قَالَ الْمُجْتَبَى

شیعوں کا عقیدہ امامت

امام انبیاء کی طرح معصوم ہوتے ہیں

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں لکھتا ہے کہ امامیہ اس پر متفق ہیں کہ امام تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں لہذا ان سے اصلاً کوئی گناہ نہیں ہو سکتا نہ قصداً، نہ بھول لر، نہ تاویل میں غلطی کی وجہ سے، نہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کو بھلا دینے کی وجہ سے، اس نکتے میں صرف شیخ صدوق محمد بن بابویہ نے اور ان کے شیخ ابن الولید نے اختلاف کیا ہے چنانچہ ان دونوں نے اس کو جائز رکھا ہے کہ ان پر کسی مصلحت کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھول ڈال دی جائے بشرطیکہ اس بھول کا تعلق تبلیغ اور بیان احکام سے نہ ہو لیکن جو بھول شیطان کی طرف سے ہوتی ہے وہ آئمہ سے سر رد نہیں ہو سکتی

بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲۰۹

۲۰۹
واقول: مفہوم الشرط حجة عند المحققين من أئمة الأصول فبدل على أن الإمامة والولاية قبل الانتهاء إليه
باطلاً وبطلان خلافة من تقدم فيها عليه كما لا يخفى.

کنز: (کنز جامع الفوائد وتأویل الآيات الظاهرة) فی تفسیر التعلیٰ قال قال جعفر بن محمد الصادق ؑ قوله
وله: أي طهارة أهل البيت صلوات الله عليهم من الرجس ثم قرأ: وَأَنشَأَ رَبُّهُ لَللَّهِ تَذَكُّبٌ عَنْكُمْ الرَّجْسَ أَهْلُ
طَهَرْتُمْ كُمْ تَطَهَّرُوا (۱)

کنز: (کنز جامع الفوائد وتأویل الآيات الظاهرة) محمد بن العباس عن الحسين بن أحمد المالكي عن محمد
بن يونس عن محمد بن سنان عن محمد بن النعمان قال سمعت أبا عبد الله ؑ يقول إن الله عز وجل لم يكلنا
نا ولو وكلنا إلى أنفسنا لكانت بعض الناس ولكن نحن الذين قال الله عز وجل لنا وأدعوني أَسْتَجِبْ لَكُمْ (۲)



بَحَارُ الْاَنْوَارِ

الجامعة للشيخ الاجير الائمة الاطهر

تأليف

المعلم العلامة الخليلي

الشيخ محمد باقر المجلسي

الكتاب الثاني

الائمة ودينها

تذنية:

اعلم أن الإمامية رضي الله عنهم اتفقوا على عصمة الأئمة ؑ من الذنوب صغيرها وكبيرها فلا يقع منهم ذنب
أصلاً لا عمداً ولا تسليماً ولا لخطأ في التأويل ولا للإسهاء من الله سبحانه ولم يخالف فيه إلا الصدوق محمد بن

(۱) إخطال الحق ۴ ۸۰

(۲) الزهد ۳۳ ب ۱۲ ج ۱۹۶

(۳) إخطال الحق ۴ ۸۲

(۱) تأويل الآيات الظاهرة ۳۰ سورة الأحزاب ج ۱، والآية في الأحزاب ۳۳ وما فيها في سورة طه ۱، وفيه طهارة أهل بيت محمد

(۲) تأويل الآيات الظاهرة ۳۰

F.C/M Umair

بابويه وشيخه ابن الوليد رحمة الله عليهما فإنها جزأ الإسهاء من الله تعالى لمصلحة في غير ما يتعلق بالتبليغ وبيان
الأحكام لا السهو الذي يكون من الشيطان وقد مرت الأخبار والأدلة الدالة عليها في المجلد السادس والخاص أكثر
أرباب هذا المجلد مشحونة بما يدل عليها فأما ما يروى خلاف ذلك من الأخبار والأدعية فهي مأولة بوجوه

الأول: أن ترك المستحب وفعل المكروه قد يسمى ذنباً وعصياناً بل ارتكاب بعض المباحات أيضاً بالنسبة إلى
رفعة شأنهم وجلالتهم ربما عبروا عنه بالذنب لاحتياط ذلك عن سائر أحوالهم كما مرت الإشارة إليه في كلام
الإمامي رحمه الله.

الثاني: أنهم بعد انصرافهم عن بعض الطاعات التي أمروا بها من معاشره الخلق وتكميلهم وهدايتهم ورجوعهم
عنها إلى مقام القرب والوصول ومناجاة ذي الجلال ربما وجدوا أنفسهم لاحتياط تلك الأحوال عن هذه الصرابة

امام ہر چیز کے متعلق جانتا ہے جو کو آنے والی مصیبت کا علم نہ ہو وہ امام ہی نہیں

امام جو چیز جانا چاہیں جان لیتے ہیں جس امام کو آنے والی مصیبت کا علم نہیں اور یہ نہیں جانتا کہ وہ مصیبت کب تک رہے گئی وہ خدا کے نزدیک امام ہی نہیں

اصول الکافی جلد اول ص ۱۵۳

فَلَمَّا أَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَصَارَ فِي مَنْزِلِهِ دَخَلَتْ أَنَا وَأَبُو بَصِيرٍ وَمُسْرُوقُنَا لَهُ: جُعِلْنَا فِذَاكَ سَمِعْنَاكَ وَأَنْتَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا فِي أَمْرِ جَارِيَتِكَ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ عِلْمًا كَثِيرًا وَلَا تَنْسُبُكَ إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ. قَالَ: فَقَالَ: يَا سَدِيرُ: أَلَمْ تَقْرَأِ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا قُرْآنَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ الْيَزِيدُ: بَعْدُ يَلْبَسُ بَيْنَ الْكِتَابِ أَمَا عَلَيْكَ يَوْمَ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرَفُكَ؟ [العمل: ۱۰] قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِذَاكَ قَدْ قَرَأْتُهُ، قَالَ: فَهَلْ عَرَفْتَ الرَّجُلَ؟ وَهَلْ عَلِمْتَ مَا كَانَ عَنْدهُ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِهِ؟ قَالَ: قَدْ قَرَأْتُ قُرْآنَهُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْخَبْرِ الْأَخْضَرِ فَمَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِذَاكَ مَا أَقَلَّ هَذَا، فَقَالَ: يَا سَدِيرُ: مَا أَخْبَرْتَنِي أَنَّ نِسْبَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْعِلْمِ الَّذِي أَخْبَرْتُكَ بِهِ. يَا سَدِيرُ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا قُرْآنَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قُلْتُ: كَعَنْ يَأْقُو شَهْبَا بَيْتِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ بَعْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ؟ [الرعد: ۱۳] قَالَ: قُلْتُ: قَدْ قَرَأْتُهُ جُعِلْتُ فِذَاكَ. قَالَ: أَلَمْ تَعْنِ عَنْدهُ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلُّهُ أَمْ مِنْ عِنْدِهِ عِلْمُ الْكِتَابِ بَعْضُهُ؟ قُلْتُ: لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِهِ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلُّهُ. قَالَ: فَأَوْفَا بِبَيْتِهِ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ: عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللَّهُ كُلُّهُ عِنْدَنَا، عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللَّهُ كُلُّهُ عِنْدَنَا.

۴ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ عَمَّارِ السَّابَّاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِمَامِ يَتْلُمُ الْغَيْبِ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتْلُمُ الشَّيْءَ أَغْلَمَهُ اللَّهُ ذَلِكَ.

۱۰۳ - بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَنِ الْإِيمَانِ أَنْ يَتْلُمُوا عِلْمُوا

۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ بَزْدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِيمَانِ إِذَا شَاءَ أَنْ

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبُظْلِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع: أَيُّ إِمَامٍ لَا يَتْلُمُ مَا يُصِيبُهُ وَإِلَى مَا يَصِيرُ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِحُجَّةٍ لَوْ عَلَى خَلْقِهِ.

أَبِي عُبَيْدَةَ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع: إِذَا أَرَادَ الْإِيمَانُ أَنْ يَتْلُمَ شَيْئًا أَغْلَمَهُ اللَّهُ ذَلِكَ.

۱۰۴ - بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ يَتْلُمُونَ مَتَى يَمُوتُونَ، وَأَنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ إِلَّا بِاخْتِبَارِ مَنْهُمْ

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبُظْلِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع: أَيُّ إِمَامٍ لَا يَتْلُمُ مَا يُصِيبُهُ وَإِلَى مَا يَصِيرُ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِحُجَّةٍ لَوْ عَلَى خَلْقِهِ.

شیعوں کا عقیدہ امامت

امام انبیاء کی طرح معصوم ہوتے ہیں

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں اعتقادات الصدوق سے ایک عبارت نقل کرتا ہے کہ انبیاء اور سل اور آئمہ کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ معصوم اور ہر گندگی سے پاک ہوتے ہیں اور ان سے کوئی چھوٹا بڑا گناہ سرزد نہیں ہو سکتا

بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲۱۱

بابوہ و شیخہ ابن الولید رحمۃ اللہ علیہما فإنہما جزوا الإساءہ من اللہ تعالیٰ لمصلحتہ فی غیر ما يتعلق بالتبلیغ و بیان الأحکام لا السہو الذی یکون من الشیطان وقد مرت الأخبار والأدلة الدالة علیہا فی المجلد السادس والخامس أكثر أبواب هذا المجلد مشحونة بما يدل علیہا فأما ما یروى خلاف ذلك من الأخبار والأدعية فهي مأولة بوجوه

الأول: أن ترک المستحب وفعل المکروه قد یسمى ذنبا وعصیانا بل ارتکاب بعض المباحات أيضا بالنسبة إلى رفعة شأنهم وجلالتهم ربما عبروا عنه بالذنوب لاحتفاظ ذلك عن سائر أحوالهم کما مرت الإشارة إلیہ فی کلام الإربلی رحمه اللہ

الثانی: أنهم بعد تسمیة بعض الطوائف الذی أمروا بها من معاشرۃ الخلق وتکمیلهم وهدایتهم ورجوعهم عنها إلى مقام العرب والوصال وما جاء فی الجلال رسا وجوا أنفسهم لا یخطئ تلك الأحوال عن هذه المصرتة یسرعون لذلك وإن کان بأمر تعالیٰ کما أن أحد من ملوک الدنيا إذا مات واحد من مقربى حضرته أنه الذی یحرم بها من مجلس الحضور والوصول فهو بعد رجوعه یسرع ویسب نفسه لحرمانه عن هذا المقام الخطیر

انهم وعلومهم وقضائهم لما كانت من فضلہ تعالیٰ ولو لا ذلك لأمکن أن یصدر منهم أنواع إلى أنفسهم وإلى تلك الحال أفروا بفضیل ربهم وعجز نفسهم بهذه العبارات الموهمة لصدور الذنوب لو لا توفیقک وأخطأت لو لا هدايتک

الثالث: أنهم لما كانت أفعالهم معصومة علی مدخل الذنوب والکلمات الصادرة عن مدخل الذنوب والکلمات الصادرة عن مدخل الذنوب والکلمات الصادرة عن مدخل الذنوب

۲۴- عدد: (العقائد) اعتقادنا فی الأنبياء والرسل والأئمة علیهم السلام أنهم معصومون مطهرون من کل دنس وأنهم لا یذنبون بالتصیر وثابوا ذنبا صغیرا ولا کبیرا ولا یفصون الله ما أمرهم ولا یفعلون ما یؤمرون ومن نفی العصمة عنهم فی شیء من أحوالهم فقد

انحصر عنهم ما یؤمرون به من طاعتهم من المعاصی واستغفروا منها کما یستغفر المذنب المعاصی ومن ذاق من كأس المحبة جرعة شائقة لا یأبى عن قبول تلك الوجوه الزائقة والعارف المحب الکامل إذا نظر إلى غیر محبوبه أو توجه إلى غیر مطلوبه یرى نفسه من أعظم الخاطئين وزقا الله الوصول إلى درجات المحبین

۲۴- عدد: (العقائد) اعتقادنا فی الأنبياء والرسل والأئمة علیهم السلام أنهم معصومون مطهرون من کل دنس وأنهم لا یذنبون ذنبا صغیرا ولا کبیرا ولا یفصون الله ما أمرهم ولا یفعلون ما یؤمرون ومن نفی العصمة عنهم فی شیء من أحوالهم فقد جهلهم (۱) واعتقادنا فیهم أنهم الموصوفون بالکمال والتمام والعلم من أوائل أمورهم إلى آخرها لا یوصفون فی شیء من أحوالهم بنقص ولا عیب ولا جهل (۲)

أقول: قد مضى تحفیق العصمة ومزید بیان فی إثباتها وما يتعلق بها فی باب عصمة النبي صلی اللہ علیہ وسلم فلا تعیدها

بحار الانوار

الجامعة للدراسات الإسلامية



الشيخ محمد باقر المجلسي

الكتاب الثاني

الأئمة ورجالهم

آئمہ انبیاءؑ کے تمام معجزوں کی قدرت رکھتے ہیں آئمہ مردوں کو جلانے کی، مادر زاد اندھے اور مبروص کو چنگا کرنے کی اور انبیاءؑ کے تمام معجزوں کی قدرت رکھتے ہیں

بحار الانوار جلد ۲ ص ۲۹

أنهم يقدرون على إحياء الموتى وإبراء الأكمه و
الأبرص وجميع معجزات الأنبياء ﷺ

باب ۱۳

سائر الدرجات | أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن محمد بن الفضل عن الثعالبي عن علي بن
القلبي قال قلت له أسألك جعلت فداك عن ثلاث خصال أنفي عني فيه التثنية قال فقال ذلك لك قلت أسألك عن
ثلاثة أمور يا أبا عبد الله ما كنت أجد فيك عن رسول الله ﷺ أحدا من أصحابه أو من بعدهم قال قلت له ما هي قال قلت له قلت

أعطاء محمد بن أبي بصير عن الصادق عليه السلام قال قلت له ما كنت أجد فيك عن رسول الله ﷺ أحدا من أصحابه أو من بعدهم قال قلت له ما هي قال قلت له قلت
نعم ثم الحسن والحسين ثم من بعد كل إمام إلى يوم القيامة مع الزيادة التي فيها من المعجزات قال قلت له وفي كل شهر إي
والله (۱) في كل ساعة (۲)

۲- بيح: الخرائج والجرائع | الصفار عن أحمد بن الحسين عن ابن عيسى عن الحسين بن بريرة (۱) عن إسماعيل بن
عبد العزيز عن أبيان عن أبي بصير عن الصادق عليه السلام قال قلت له ما فضلنا على من خالفنا فوالله إني لأرى الرجل منهم
أرعى بالآلة (۲) وأنعم عيشا وأحسن حالا وأطعم في الجنة.

قال فسكت عني حتى كنا بالأطعم من مكة ورأينا الناس يضحون إلى الله قال (۱) ما أكثر الضجيج والمجيج أقل
الضحج والذي بعث بالنبوة محمدا وعجل بروحه إلى الجنة ما ينقلب الله إلا منك ومن أصحابك خاصة قال ثم مسح
يده على وجهي فنظرت فإذا أكثر الناس خنازير وحمير وقرود إلا رجل بعد رجل (۲)

۳- بيح: الخرائج والجرائع | الصفار عن أبي سليمان داود بن عبد الله عن سهل بن زياد عن عثمان بن عيسى عن
الحسن بن علي بن أبي حمزة عن أبيه عن أبي بصير قال قلت لأبي جعفر عليه السلام أنا مولاك ومن شيعتك ضعيف ضير
أضمن لي الجنة.

قال أو لا أعطيتك علامة الأئمة قلت وما عليك أن تجمعها لي قال وتحب ذلك قلت كيف لا أحب فما زاد أن مسح
علي بصري فأبصرت جميع ما في السقيفة التي كان فيها جالسا قال يا أبا محمد هذا بصرك فانظر ما ترى بعينك قال

بحار الانوار

الجامعة الإسلامية الجليلية

تأليف

العلامة العبد المذنب المذنب المذنب

الشيخ محمد باقر المجلسي

الكتاب الثاني

الكتاب الثاني

آئمہ میں روح القدس ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ عرش سے تحت الثریٰ تک کی ساری چیزیں جانتے ہیں جابر کہتا ہے کہ میں نے امام باقرؑ سے عالم سے علم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جابر! انبیاء و اوصیاء میں پانچ روہیں ہوتی ہیں ۱: روح الشہوة، ۲: روح الایمان، ۳: روح الحیات، ۴: روح القوة، ۵: روح القدس۔ پس اے جابر! وہ روح القدس کے ذریعہ ماتحت العرش سے ماتحت الثریٰ تک سب کچھ پہچانتے ہیں اور پہلی چار روہوں کو حوادث زمانہ لاحق ہو سکتے ہیں مگر روح القدس لہو و لعب کا شکار نہیں ہوتی

اصول الکافی جلد اول ص ۱۶۳

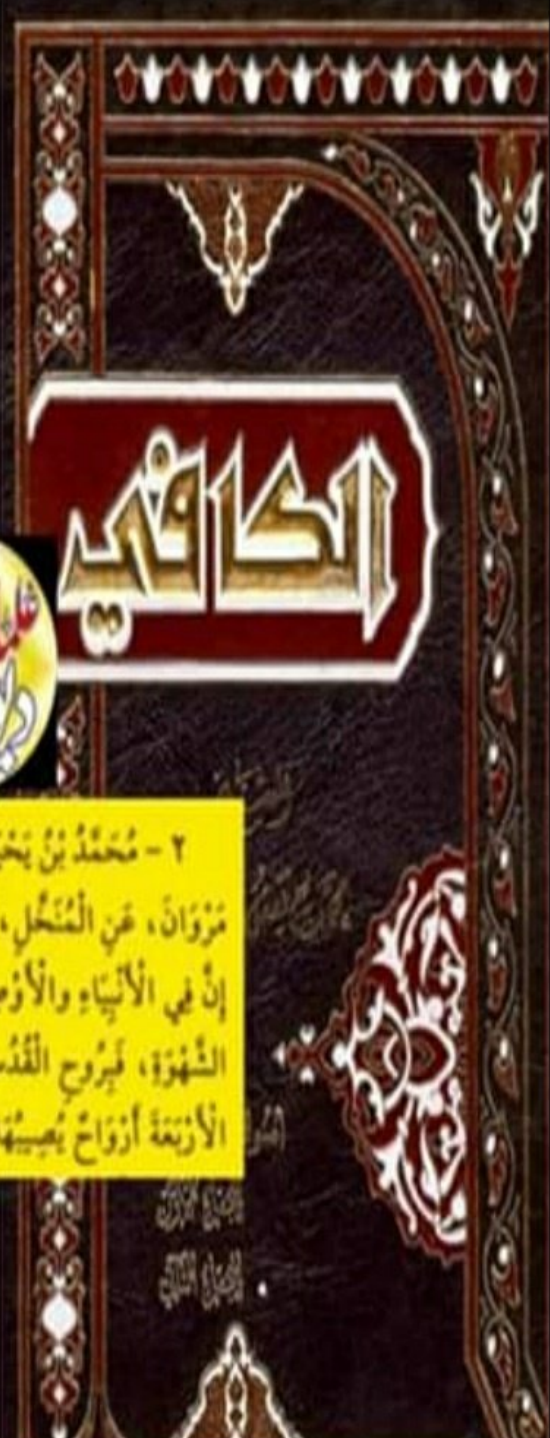
۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْمُثَنَّلِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْعَالَمِ، فَقَالَ لِي: يَا جَابِرُ: إِنَّ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحُ الْقُدُّوسِ وَرُوحُ الْإِيمَانِ وَرُوحُ الْحَيَاةِ وَرُوحُ الْقُوَّةِ وَرُوحُ الشَّهْوَةِ، فَيُرْوَحُ الْقُدُّوسُ يَا جَابِرُ عَرَفُوا مَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى مَا تَحْتَ الثَّرَى، ثُمَّ قَالَ: يَا جَابِرُ إِنَّ هَلِوَهُ الْأَرْبَعَةَ أَرْوَاحٍ يُصِيبُهَا الْخَذَنَانُ إِلَّا رُوحَ الْقُدُّوسِ فَإِنَّهَا لَا تَلْهُوُ وَلَا تَلْعَبُ.

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ الْمُثَنَّلِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْمُثَنَّلِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْمُثَنَّلِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْعَالَمِ، فَقَالَ لِي: يَا جَابِرُ: إِنَّ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحُ الْقُدُّوسِ وَرُوحُ الْإِيمَانِ وَرُوحُ الْحَيَاةِ وَرُوحُ الْقُوَّةِ وَرُوحُ الشَّهْوَةِ، فَيُرْوَحُ الْقُدُّوسُ يَا جَابِرُ عَرَفُوا مَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى مَا تَحْتَ الثَّرَى، ثُمَّ قَالَ: يَا جَابِرُ إِنَّ هَلِوَهُ الْأَرْبَعَةَ أَرْوَاحٍ يُصِيبُهَا الْخَذَنَانُ إِلَّا رُوحَ الْقُدُّوسِ فَإِنَّهَا لَا تَلْهُوُ وَلَا تَلْعَبُ.

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْمُثَنَّلِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْعَالَمِ، فَقَالَ لِي: يَا جَابِرُ: إِنَّ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحُ الْقُدُّوسِ وَرُوحُ الْإِيمَانِ وَرُوحُ الْحَيَاةِ وَرُوحُ الْقُوَّةِ وَرُوحُ الشَّهْوَةِ، فَيُرْوَحُ الْقُدُّوسُ يَا جَابِرُ عَرَفُوا مَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى مَا تَحْتَ الثَّرَى، ثُمَّ قَالَ: يَا جَابِرُ إِنَّ هَلِوَهُ الْأَرْبَعَةَ أَرْوَاحٍ يُصِيبُهَا الْخَذَنَانُ إِلَّا رُوحَ الْقُدُّوسِ فَإِنَّهَا لَا تَلْهُوُ وَلَا تَلْعَبُ.

وَقَالَ: ﴿وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ كِتَابَ الْإِيمَانِ﴾ (النور: ۵۲). قَالَ: خَلَقَ مِنْ خَلْقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَكْثَرُ مِنْ جَبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نُحْبَرُهُ وَيُسَدِّدُهُ، وَهُوَ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ بَنِيهِ.

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْمُثَنَّلِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ



الأصول

الكافي

مؤلفه
مؤلفه المعارف
اسلامي

تفكر لا مثلاً لا إني جعفر بن محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكافي

المؤلف في سنة ٣٢٨ ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

صحيح وعلق عليه على أكبر النعماني

شماره ثبت ٨٦٠

الطبعة الرابعة

١٤٠١

المجلد الأول رده بندي

تاريخ

١٢٤٢/٤/١٦

دار المعارف

بيروت

دار صعب

باب

(١) ان الامام لا يغسله الا امام من الائمة عليهم السلام

١- الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن أحمد بن عمر الحلّال
أوغیره، عن الرضا عليه السلام قال: قلت له: إنهم يحاجوننا يقولون: إن الامام لا يغسله إلا الامام
قال: فقال: ما يدريهم من غسله؟ فما قلت لهم؟ قال: فقلت: جعلت فداك قلت لهم: إن قال

(١) مريم: ١٣ . (٢) يوسف: ٢٢ القصص: ١٤ . (٣) الاحقاف: ١٥١ . (٤) يوسف: ١٠٨

اصول الكافي - ٢٤ -

كتاب الحجّة

ج ١

- ٣٨٥ -

إنه غسله تحت عرش ربي فقد صدق وإن قال: غسله في تخوم الأرض فقد صدق
قال: لا هكذا [قال] فقلت: فما أقول لهم؟ قال: قل لهم: إنني غسلته، فقلت:
أقول لهم إنك غسلته؟ فقال: نعم.

٢- الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن محمد بن جمهور قال: حدثنا أبو معمر
قال: سألت الرضا عليه السلام عن الامام يغسله الامام، قال: سنة موسى بن عمران عليه السلام (١)

٣- وعنه، عن معلى بن محمد، عن محمد بن جمهور، عن يونس، عن طلحة قال قلت
للرضا عليه السلام: إن الامام لا يغسله إلا الامام؟ فقال: أما تتدرون من حضر لغسله (٢) قد
حضره خير ممن غاب عنه: الذين حضروا يوسف في الحب حين غاب عنه أبواه وأهل بيته.

٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا بَيْنَ يَدَيِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِخُرَاسَانَ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا سَيِّدِي إِنْ كَانَ كَوْنُ قَوْلِي مَنْ؟ قَالَ: إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي، فَكَأَنَّ الْقَائِلَ اسْتَضَعَّرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام رَسُولًا، نَبِيًّا، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِي أَصْغَرِ مِنَ السَّنِ الَّذِي فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ.

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَقَدْ خَرَجَ عَلَيَّ فَأَخَذْتُ النَّظَرَ إِلَيْهِ وَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ، لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمُضَرٍّ، فَبَيَّنَّا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَعَدَ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ: إِنَّ اللَّهَ اخْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا اخْتَجَّ بِهِ فِي النَّبُوَّةِ فَقَالَ: ﴿وَمَا آتَيْنَهُ الْمُلْكَ مِنْ قَبْلُ وَكَانَ أُولَئِكَ مُبْتَغَى الْوَعْدِ﴾ [يوسف: ٢٢]. ﴿وَبَلَّغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً﴾ [الأحقاف: ١٥] فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحِكْمَةُ وَهُوَ صَبِيٌّ وَيَجُوزُ أَنْ يُؤْتَاهَا وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

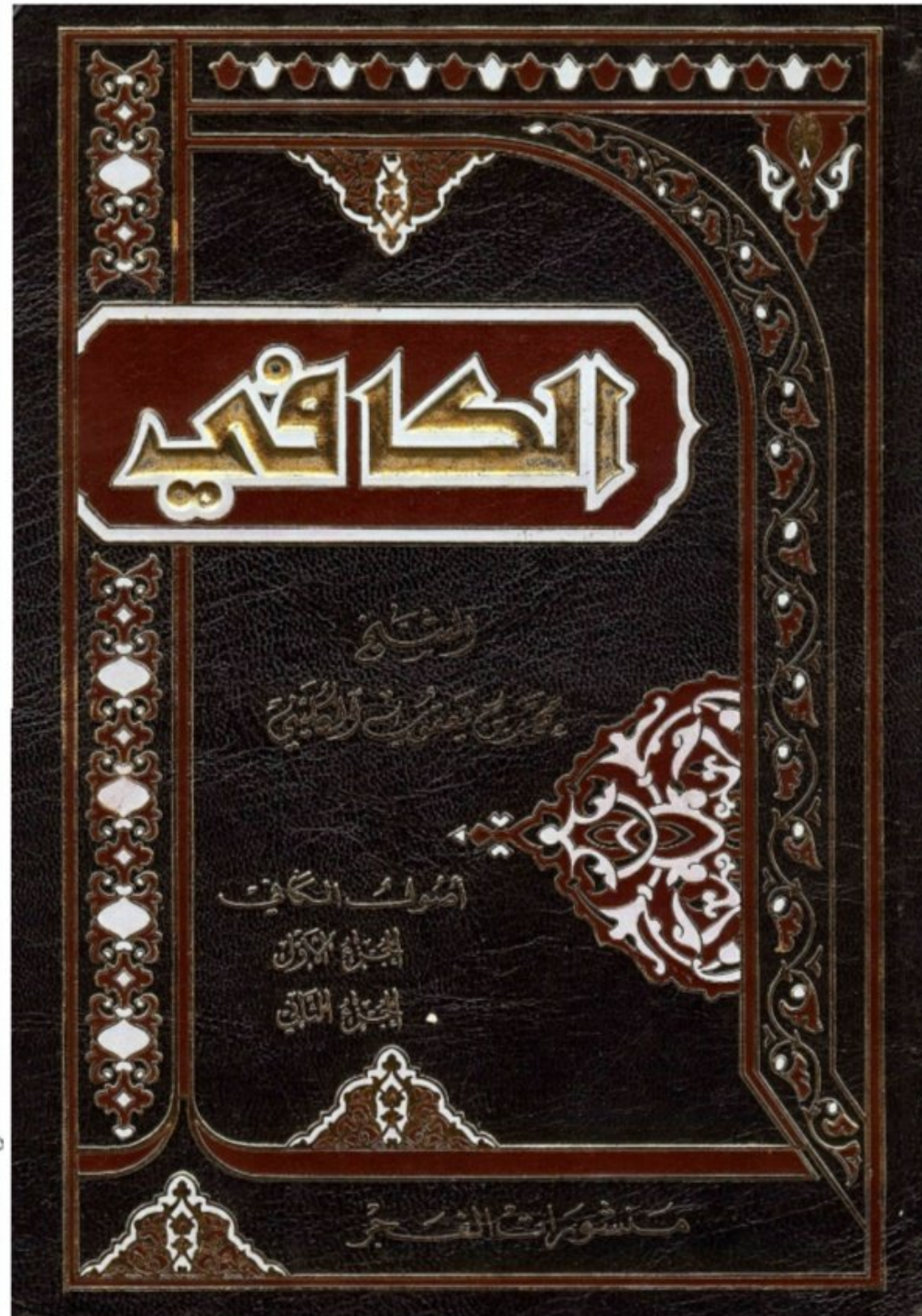
٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَسَّانٍ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا سَيِّدِي إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدَاثَةَ سِنِكَ، فَقَالَ: وَمَا يُنْكِرُونَ مِنْ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ لَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ عليه السلام: ﴿قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعْتِي﴾ [يوسف: ١٠٨] قَوْلُ اللَّهِ مَا تَبِعَهُ إِلَّا عَلِيُّ عليه السلام وَلَهُ تِسْعُ سِنِينَ وَأَنَا ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ.

١٤٩ - بَابُ أَنَّ الْإِمَامَ لَا يَغْسِلُهُ إِلَّا إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ عليه السلام

١ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ يُحَاجُّونَنَا يَقُولُونَ: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَغْسِلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ قَالَ: فَقَالَ: مَا يُذَرِّبُهُمْ مِنْ غَسَلِهِ؟ فَمَا قُلْتُ لَهُمْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قُلْتُ لَهُمْ: إِنْ قَالَ مُؤَلَّاهُ إِنَّهُ غَسَلَهُ تَحْتَ عَرْشِ رَبِّي فَقَدْ صَدَّقَ وَإِنْ قَالَ: غَسَلَهُ فِي نُحُومِ الْأَرْضِ فَقَدْ صَدَّقَ. قَالَ: لَا هَكَذَا قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا أَقُولُ لَهُمْ قَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي غَسَلْتُهُ، فَقُلْتُ: أَقُولُ لَهُمْ إِنَّكَ غَسَلْتَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْإِمَامِ يَغْسِلُهُ الْإِمَامُ، قَالَ: سُنَّةُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام.

٣ - وَعَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَغْسِلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَذَرُونَ مَنْ حَضَرَ لِعُسْلُوهِ، قَدْ حَضَرَهُ خَيْرٌ مِمَّنْ غَابَ عَنْهُ: الَّذِينَ حَضَرُوا يُوسُفَ فِي الْجُبِّ حِينَ غَابَ عَنْهُ آبَاؤُهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.



إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَفْعَلِ اللَّهُ بِهِ مَا يَشَاءُ.

١٢ - عَلِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: حُبُّنَا إِيْمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ.

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَعْرِضْ عَلَيْكَ دِينِي الَّذِي أَدِينُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: هَاتِ قَالَ: فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، وَأَنْ عَلِيًّا كَانَ إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ حَتَّى انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ؟ قَالَ: فَقَالَ: هَذَا دِينُ اللَّهِ وَدِينُ مَلَائِكَتِهِ.

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اَعْلَمُوا أَنَّ صُحْبَةَ الْعَالِمِ وَاتِّبَاعَهُ دِينٌ يُدَانُ اللَّهُ بِهِ، وَطَاعَتُهُ مَكْسَبَةٌ لِلْحَسَنَاتِ مَمْنَحَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ وَذَخِيرَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرِفْعَةٌ فِيهِمْ فِي حَيَاتِهِمْ وَجَمِيلٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ.

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ اللَّهَ أَجَلٌ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرِفَ بِخَلْقِهِ بَلِ الْخَلْقُ يُعْرِفُونَ بِاللَّهِ، قَالَ: صَدَقْتَ، قُلْتُ إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنْ لَهُ رَبًّا، فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِدَلِكِ الرَّبِّ رِضًا وَسَخَطًا، وَأَنَّهُ لَا يَعْرِفُ رِضَاءَهُ وَسَخَطَهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّ هُمُ الْحُجَّةُ وَأَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ، فَقُلْتُ لِلنَّاسِ: أَلَيْسَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ هُوَ الْحُجَّةُ مِنَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قُلْتُ: فَجِئِن مَضَى صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ الْحُجَّةُ؟ قَالُوا: الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِيَّ وَالْقَدْرِيَّ وَالزُّنْدِيقَ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرُّجَالُ بِخُصُومَتِهِ، فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقِيَمٍ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقًّا فَقُلْتُ لَهُمْ: مَنْ قِيَمَ الْقُرْآنِ قَالُوا: ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ وَعُمَرُ يَعْلَمُ وَحُذَيْفَةُ يَعْلَمُ، قُلْتُ: كُلُّهُ؟ قَالُوا: لَا، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَقُولُ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَإِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هَذَا: لَا أَذْرِي وَقَالَ هَذَا: لَا أَذْرِي وَقَالَ هَذَا: لَا أَذْرِي، أَنَا أَذْرِي، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ قِيَمَ الْقُرْآنِ، وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَكَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَأَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللَّهُ فَقُلْتُ: إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ

الإمام، لئلا يحتج أحد على الله عز وجل أنه تركه بغير حجة لله عليه.

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةُ - أَوْ الثَّانِي الْحُجَّةُ - الشُّكُّ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ.

٥ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ الْإِمَامُ أَحَدَهُمَا.

٦٤ - باب مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ وَالرَّدُّ إِلَيْهِ

١ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا يَعْبُدُ اللَّهُ مَنْ يَعْرِفُ اللَّهَ، فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ فَإِنَّمَا يَعْبُدُهُ هَكَذَا ضَلَالًا قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ؟ قَالَ: تَصْدِيقُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَتَصْدِيقُ رَسُولِهِ عليه السلام، وَمُؤَالَاةُ عَلِيِّ عليه السلام وَالِإِثْمَامُ بِهِ وَبِأَيْمَةِ الْهُدَى عليه السلام وَالْبَرَاءَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَدُوِّهِمْ، هَكَذَا يَعْرِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

٢ - الْحُسَيْنُ عَنْ مُعَلَّى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَعْرِفَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْأَيْمَةَ كُلَّهُمْ وَإِمَامَ زَمَانِهِ، وَيُرَدَّ إِلَيْهِ وَيُسَلَّمَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَعْرِفُ الْآخِرَ وَهُوَ يَجْهَلُ الْأَوَّلَ؟!

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَّارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ مِنْكُمْ وَاجِبَةً عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا عليه السلام إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ رَسُولًا وَحُجَّةً لِلَّهِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ، فَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ، فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ مِنَّا وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ؛ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ وَيَعْرِفْ حَقَّهُمَا فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيَعْرِفُ حَقَّهُمَا؟! قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيُصَدِّقُ رَسُولَهُ فِي جَمِيعِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ، يَجِبُ عَلَى أَوْلَيْكَ حَقُّ مَعْرِفَتِكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ أَلَيْسَ هَؤُلَاءِ يَعْرِفُونَ فُلَانًا وَفُلَانًا؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: أَتَرَى أَنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَوْقَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هَؤُلَاءِ؟ وَاللَّهِ مَا أَوْقَعَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ، لَا وَاللَّهِ مَا أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

٤ - عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا يَعْرِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَعْبُدُهُ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَعَرَفَ إِمَامَهُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، وَمَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا يَعْرِفُ وَيَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ، هَكَذَا وَاللَّهُ ضَلَالًا.

الكاظم

السري
محمد بن يعقوب الشافعي

أصول الكافي
الجزء الأول
الجزء الثاني

منشورات الفجر

اردو ترجمہ حق ایتین جلد دوم

مُصَنَّفٌ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

حضرت قائم نہیں۔ ان کی اطاعت میری اطاعت ہے جس نے اُن میں سے کسی ایک کا انکار کیا اُس نے میرا انکار کیا اور حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے دشمنوں کے کفر میں شک کرے وہ ہم پر ظلم کرنے والا کافر ہے اور ہمارا اعتقاد اُن کے بارے میں جنہوں نے حضرت علیؑ سے جنگ کی ہے بغیر کے ارشاد کے مانند ہے کہ جو علیؑ سے جنگ کرے اُس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی اُس نے خدا سے جنگ کی ہے اور آنحضرتؐ کا یہ ارشاد کہ میری اُس کے ساتھ جنگ ہے جو علیؑ و فاطمہ و حسین علیہم السلام سے جنگ کرتا ہے اور میری صلح ہے اُس سے جو ان سے صلح رکھتا ہے اور ہمارا اعتقاد میرا یہی ہے کہ چاروں بیٹوں سے بیزاری اختیار کی جائے جن میں تین مشہور منافق اور چوتھا معاویہ ہے اور چار عورتیں ہیں جن میں دو منافقہ مشہور ہیں جو ہند و رام الحکم ہیں اور ان کے سارے پیروی کرنے والوں اور فرمانبرداروں سے بیزاری رکھنا چاہیے اور یہ کہ وہ خلق خدا میں سب سے بدترین اور یہ کہ اعتقاد کامل نہیں ہوتا مگر یہ کہ خدا و رسولؐ و ائمہ کے اقرار اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کے ساتھ کامل ہوتا ہے۔

اور شیخ مفید نے کتاب المسائل میں کہا ہے کہ امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص ماموں میں سے کسی ایک امام کی امامت سے انکار کرے اور اُن کی اطاعت کے فرائض میں سے کسی چیز سے انکار کرے جن کو خدا نے اُس پر واجب کیا ہے تو وہ کافر ہے اور گمراہ ہے اور جہنم میں ہمیشہ رہنے کا مستحق ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے کہ امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اہل بدعت سب کافر ہیں اور امام پر لازم ہے کہ اُن سے توبہ کرے جس وقت کہ وہ ممکن ہو اس کے بعد جبکہ اُن کو دین حق کی دعوت دے اور اُن پر ہجرت تمام کرے۔ اگر وہ اپنی بدعتوں سے توبہ کریں اور راہ راست پر آجائیں تو قبول کرے ورنہ ان کو قتل کر دے اس لیے کہ وہ ایمان سے مرنے ہو گئے ہیں اور جو شخص اسی مذہب پر مرنے والے وہ اہل جہنم سے ہے اور سید مرتضیٰ نے شافی میں اور شیخ طوسی نے تخیص میں کہا ہے کہ ہم امامیہ کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ جو شخص جناب امیر سے جنگ کرے وہ کافر ہے اور اس پر فرقہ حقہ امامیہ کا اجماع دلیل ہے اور ان کا اجماع حجت ہے نیز ہم جانتے ہیں کہ جو شخص حضرت سے جنگ کرتا ہے وہ حضرت کی امامت کا منکر ہوگا اور اُن کی امامت کا انکار کفر ہے جس طرح انکار نبوت کفر ہے کیونکہ اس بارہ میں دونوں عدالت ایک طرح کی ہے لہذا بہت سی حدیثوں سے استدلال اس بارہ میں کیا ہے اور شیخ زین الدین نے رسالہ حقائق الایمان میں بھی بہت باتیں اس بارے میں کی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کا واقعی کفر اجماع جانتے ہیں اور جو کچھ اس بارے میں حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مخالفین

ایک میں سے کسی امام کی امامت سے انکار کرنے والا کافر ہے

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى النَّصْرَ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام حَتَّى كَانَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ خَيْرَ: النَّصْرَ، أَوْ لِقَاءَ اللَّهِ، فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللَّهِ تَعَالَى.

١٠٥ - بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام يَعْلَمُونَ عِلْمَ مَا كَانَ

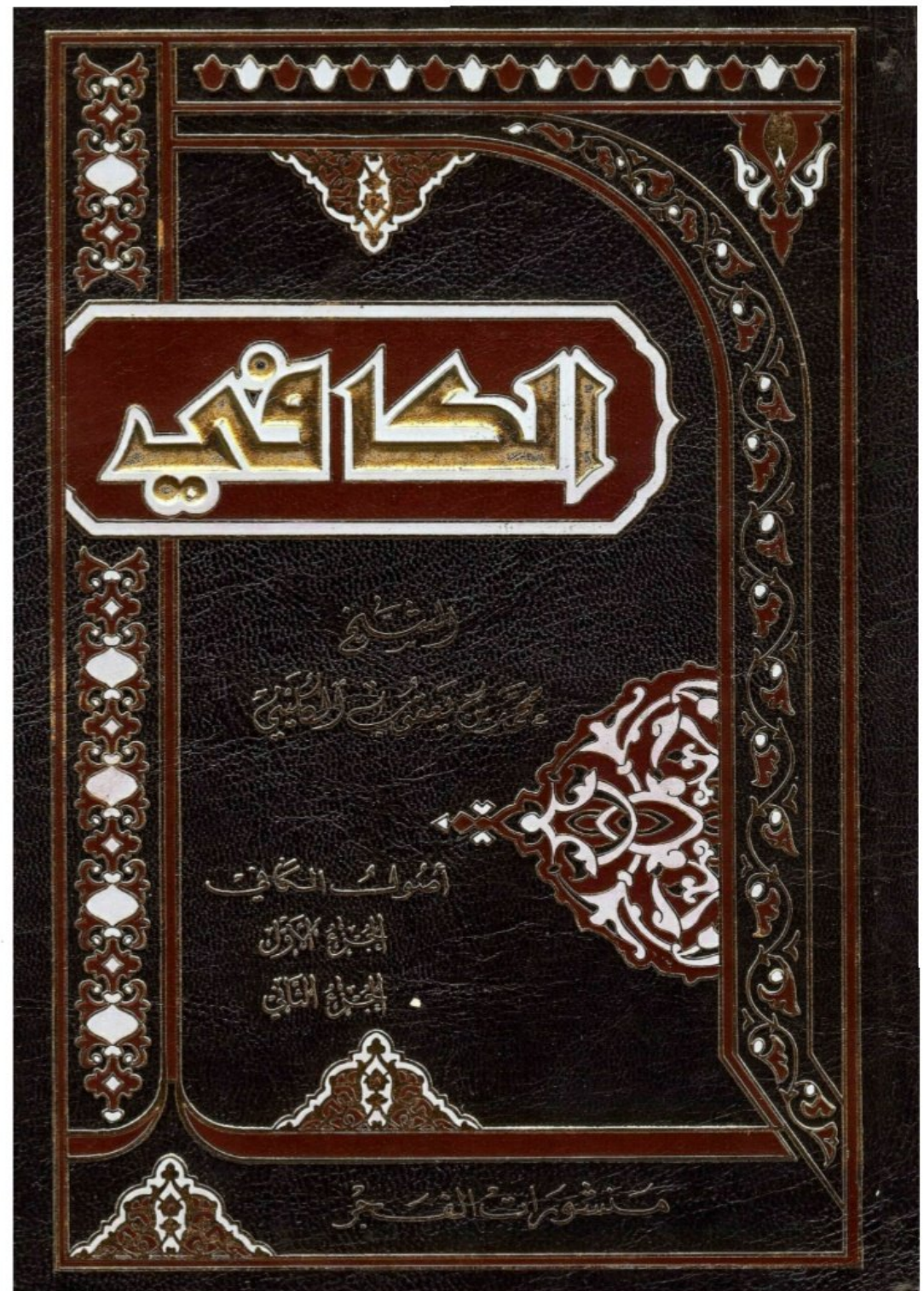
وَمَا يَكُونُ وَأَنَّهُ لَا يَخْفَى عَلَيْهِمُ الشَّيْءُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمُ

١ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَادٍ، عَنْ سَيْفِ الثَّمَارِ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام جَمَاعَةً مِنَ الشَّيْعَةِ فِي الْجَنْجِرِ فَقَالَ: عَلَيْنَا عَيْنٌ فَالْتَفَتْنَا يَمْنَةً وَيسْرَةً فَلَمْ نَرِ أَحَدًا فَقُلْنَا: لَيْسَ عَلَيْنَا عَيْنٌ فَقَالَ: وَرَبُّ الْكُفَّةِ وَرَبُّ الْبَيْتَةِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَوْ كُنْتُ بَيْنَ مُوسَى وَالْحَضِرِ لَأَخْبَرْتُهُمَا أَنِّي أَعْلَمُ مِنْهُمَا وَلَأَنْبَأْتُهُمَا بِمَا لَيْسَ فِي أَيْدِيهِمَا، لِأَنَّ مُوسَى وَالْحَضِرَ عليهما السلام أُعْطِيََا عِلْمَ مَا كَانَ وَلَمْ يُعْطَيَا عِلْمَ مَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَقَدْ وَرِثْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَرِاثَةً.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ عَبْدُ الْأَعْلَى وَأَبُو عُيَيْدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَشْرِ الْخَنْعَمِيُّ سَمِعُوا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا فِي الْجَنَّةِ وَأَعْلَمُ مَا فِي النَّارِ، وَأَعْلَمُ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ، قَالَ: ثُمَّ مَكَثَ هُنَيْئَةً فَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ كَبِيرٌ عَلَى مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ فَقَالَ: عَلِمْتُ ذَلِكَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِيهِ: يَتَّبِعَانِ كُلُّ شَيْءٍ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ سَعْدِ الْخَنْعَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْمُفَضَّلُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْمُفَضَّلُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، يَفْرِضُ اللَّهُ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ وَيَحْجُبُ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ؟ قَالَ: لَا، اللَّهُ أَكْرَمُ وَأَرْحَمُ وَأَزَافُ بِعِبَادِهِ مَنْ أَنْ يَفْرِضَ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ ثُمَّ يَحْجُبُ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً.

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ ضُرَيْسِ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ - وَعِنْدَهُ أَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ -: عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يَتَوَلَّوْنَا وَيَجْعَلُونَا أَيْمَةً وَيَصِفُونَنَا أَنْ طَاعَتَنَا مُفْتَرَضَةٌ عَلَيْهِمْ كَطَاعَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ يَكْسِرُونَ حُجَّتَهُمْ وَيَخْصِمُونَ أَنْفُسَهُمْ بِضَعْفِ قُلُوبِهِمْ، فَيَنْقُصُونَا حَقًّا، وَيَعْيُونَ ذَلِكَ عَلَى مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ بُرْهَانًا حَقًّا مَعْرِفَتِنَا وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِنَا، أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى افْتَرَضَ طَاعَةَ أَوْلِيَائِهِ عَلَى عِبَادِهِ، ثُمَّ يُخْفِي عَنْهُمْ أَخْبَارَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ مَوَادَّ الْعِلْمِ فِيمَا يَرِدُ عَلَيْهِمْ مِمَّا فِيهِ قَوَامُ دِينِهِمْ؟! فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ قِيَامِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام وَخُرُوجِهِمْ وَقِيَامِهِمْ بِدِينِ اللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ، وَمَا



خلافت کے حق کا باعث ہے۔ ایضاً اور حب بنی اسرائیل نے طاوت کی بادشاہی قبول نہیں کی تو خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس کو علم و جسم میں زیادتی دی ہے لہذا معلوم ہوا کہ معیار ریاست و بادشاہی علم و شجاعت ہے کیونکہ جسم کی زیادتی قوت و شجاعت ہوتی ہے نہ کہ جسم کا بڑا اور بھاری ہونا شرط ہے۔

دوسری شرط۔ امامت کی شرائط سے عصمت ہے اور اجماع علمائے امامیہ اس پر معتقد ہے کہ امام بھی مثل پیغمبر ابتدائے عمر سے آخر عمر تک تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے پاک و معصوم ہوتا ہے اور اس مضمون پر احادیث متواترہ بہت ہیں۔ ایضاً امام لوگوں کے دین و دنیا پر خدا کا امین ہوتا ہے لو اگر خود خدا کے احکام میں خیانت کرے تو کیا وہ قابل امامت ہوگا۔ (ہرگز نہیں) بلکہ بقول خدا قابل امامت ہوگا۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے اَتَامِرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَلَا تَقْلُوبُوا الْعُتَابَ اَفَلَا تَعْقِلُونَ یعنی کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنی ذات کو بھول جاتے ہو باوجودیکہ کتاب خدا کی تلاوت کرتے ہو کیا عقل نہیں رکھتے ہو اور اس بات کی قیامت نہیں سمجھتے۔ پھر فرمایا ہے کہ اے مومنین کیوں ایسی بات کہتے ہو جس کو خود نہیں کرتے۔ حق تعالیٰ اس بات کو بہت دشمن رکھتا ہے کہ وہ بات کہتے ہو جو خود نہیں کرتے اور ظاہر ہے کہ جو شخص ان ملامتوں کا مستحق ہو قابل خلافت و امامت نہیں ہے۔ ایضاً۔ جب خدا نے جناب ابراہیمؑ سے خطاب کیا کہ میں نے تم کو لوگوں کا امام بنایا۔ جناب خلیلؑ خدا کی اس عطا و بخشش سے بہت خوش ہوئے اور اپنی اولاد کے لیے بھی یہ عہدہ طلب کیا اور کہا کہ میری ذریت میں سے تمہارا جانشین ہوگا۔

اُردو ترجمہ حق الیقین

جلد اول



علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

جناب سید بشارت حسین صاحب

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

عہدہ حق الیقین یعنی امامت کا میرا عہدہ ظالموں نفس پر ظلم کرتا اور اپنی عمر کے اوقات میں گناہ کرتا۔ اُس کو نہیں پہنچے گا۔ ایضاً۔ سب سے بہتر فائدہ نہ ہے اور محافظہ شریعت ہو تا ہے اور جب گناہ اور معصیت سے منع کرے اور جو خطا اُس سے امام کل ہو گا نہ کہ پہلا خاظمی امام ایضاً۔ امت پر وہ جیسا کہ آیہ اولیٰ الامر سے معلوم ہوا۔ اگر وہ معصیت چاہیے کہ واجب بھی ہو اور حرام بھی ہو۔ ایضاً۔ آخر عوام اس حکم کو انجام دیں تو امام کی اطاعت و رعایت کے ساتھ تو ایک امر واجب کے ترک کے مرتکب ہونگے اور اگر امام کی اطاعت نہیں مگر تا تو ضروری ہے کہ ان کا امام کوئی دوسرا بھی ہو صورت میں دو امام کے محتاج ہوں گے اگر وہ بھی معصوم

ہر ایک نبی نے مصائب میں پکارا ہے رب کو اب قرآن میں دیکھتے رب سے کون مراد ہے ہو رہ
معلاتی میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے۔ وَصَفُّهُمْ كَتَبَهُمْ مَشْرَابًا طَهُوْرًا مِیْدَانِ حِشْرِ
میں روز قیامت جماعت مؤمنین کو جب قیامت کی گرمی سے اُن کا برا حال ہو رہا ہوگا زبان
شدت پیاس سے سوکھ کر مانند چوب خشک ہو رہی ہوگی آواز گلے سے نہ نکلتی ہوگی اس
وقت ان کا رب اُن کو پاک خوشبودار ٹھنڈا پانی پلائے گا عالم اسلام کا اتفاق ہے وہ ٹھنڈے
اور میٹھے پانی کا چشمہ حوض کوثر ہے اور جناب ابوبکر روایت کرتے ہیں فرمود رسول خدا (ص) ساقی حوض
علی مرتضیٰ بود مدارج النبوة جناب خاتم النبیین نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساقی حوض کوثر مولا علی
علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علیؑ ہے انبیاء نے تبلیغ فرمائی توحید کی
موجود کی اور اللہ کی جب آفات آئیں تو پکارا ہے رب (علیؑ) کو اب بھی مصائب میں پکارنا
اپنے اپنے حالات کے تحت علی کو منت انبیاء اور قرآن پاک ہے اور رب کا معنی ہے متصل
پرورش کنندہ نگہبان۔

ظاہری پیدائش سے قبل وجود محمد وآل محمد علیہم السلام عالین ہیں اور تخلیق عالین
زمانہ میں پہنچی کے ساتھ ان عالین کا وجود رہا ہے۔ لفظ رب بتلکے یہ موجود تھے جناب عبد اللہ
اور جناب ابوطالب کے گھر سرزمین مکہ میں تو یہ لوگ بشر میں آتے ہیں۔ رسول کے متعلق ہے
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا فَلَاحٌ اَسَیْب اَکْر تَوْنَهْ هَوْنًا تَوْمِیْنِ افْلَکْ کُوْیْدَانَهْ کَرْتَا۔ یعنی
خلقت افلاک سے قبل وجود محمدی تھا اور جناب سرکار رسالت فرماتے ہیں اَنَا وَرَ عَلِیُّ
قَدْ نَزَرْنَا اِیْحِدِیْنِ اَوْ عَلِیُّ اَیْکَ نُوْرٍ سَیْ هِیْ هِنْدَا نُوْرٍ مُحَمَّدِیْ تَقَا تُوْ نُوْرٍ عَلِیُّ هِیْ تَقَا جَبْ یَہ
دونوں تھے تو نورِ فاطمہ بھی تھا دیگر ائمہ بھی تھے۔ تو کیا یہ صرف انبیاء کی مدد کرتے رہے
یا تمام مخلوق کی تمام مخلوق کی جس نے پکارا اس اور جس نے نہیں پکارا اس کی بھی جناب
فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا وجود اور مدد کرنا وجود لباس بشریہ محمدیہ و علویہ اور فاطمیہ سے
دو ہزار سال پہلے امریکہ جس کو دنیا میں کوئی جانتا بھی نہ تھا ادھر کی دنیا صرف اپنے کو دنیا
سمجھتی اور کہتی تھی تو سرزمین امریکہ میں ایک راہبہ دل گسوی رہا کرتی تھی لوگ اس کے پاس
اپنی حاجات لے کر جاتے اور اس سے دعا کروا تے چنانچہ ہر طرح کی مصیبت میں لوگ آتے
حتیٰ کہ اولاد کے لئے بھی پہلے تو اس راہبہ نے صاف انکار کر دیا کہ وہ اولاد دینے کی اہل

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہارده معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسی بن علامہ محمد تقی مجلسی

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر - 260756, 269598

﴿ باب ﴾

﴿ أن الائمة عليهم السلام يعلمون علم ما كان وما يكون وانه (هـ) ﴾

﴿ لا يخفى عليهم الشيء صلوات الله عليهم ﴾

١ - أحمد بن محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمري ، عن عبد الله بن حماد ، عن سيف التمار قال : كنا مع أبي عبد الله عليه السلام جماعة من

(١) تركهم النية أو عدم اختيارهم لأمامهم وغلوصهم في متابته . (آت)

(٢) أي على بعثته ما أقول كملني يكون الحيتان في هذا الماء . (آت)

(٣) أي مرضت .

(٤) أي أنزل الله تعالى ملائكة ينصرونه على الإعداء حتى إذا صاروا بين السماء والأرض غير

بين الأمرين . (في)

(٥) في بعض النسخ [أنهم] .

308/616

- ٢٦١ -

كتاب الحجّة

ج ١

الشيعة في الحجر فقال: عليّنا عين؟ فالتفتنا يمنة ويسرة فلم نر أحداً فقلنا: ليس علينا عين فقال: ورب الكعبة وربّ البنية ثلاث مرّات لو كنت بين موسى والخضر لأخبرتهما أنّني أعلم منهما وما لا نبيّتهما بما ليس في أيديهما ، لأن موسى والخضر عليهما السلام أعطيا علمهما كان ولم أعطيا علم ما يكون وما هو كائن حتى تقوم الساعة وقد ورثناه من رسول الله صلى الله عليه وآله وراثته .

٢ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن يونس بن يعقوب ، عن الحارث بن المغيرة : وعدّة من أصحابنا منهم عبد الله بن عليّ أبو عبيدة وعبد الله بن بشر الخثعمي سمعوا أبا عبد الله عليه السلام يقول: إنّني لأعلم ما في السماوات وما في الأرض وأعلم ما في الجنة وأعلم ما في النار ، وأعلم ما كان وما يكون ، قال: ثم مكث هنيهة فرأى أنّ ذلك كبير على من سمعه منه فقال: علمت ذلك من كتاب الله عز وجل ، إنّ الله عز وجل يقول: فيه تبيان كل شيء (١) .

٣ - عليّ بن محمد ، عن سهل ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم ، عن جماعة بن سعد الخثعمي (٢) أنّه قال: كان الفضل عند أبي عبد الله عليه السلام فقال له الفضل: جعلت فداك يفرض الله طاعة عبد على العباد ويحجب عنه خبر السماء؟ قال: لا ، الله أكرم وأرحم وأرأف بعباده من أن يفرض طاعة عبد على العباد ثم يحجب عنه خبر السماء صباحاً ومساءً .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رثاب ، عن عريس الكناسي قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول - وعنده أناس من أصحابه - عجبت من قوم يتولّوننا (٣) ويجعلوننا أئمة فيصفون أنّ طاعتنا مفترضة عليهم كطاعة رسول الله صلى الله عليه وآله ثم يكسرون حجّتهم ويخصمون أنفسهم بضعف قلوبهم ، فينقصونا حقناً ويعيبون ذلك على من أعطاه الله برهان حق معرفتنا والتسليم لأمرنا ، أترون أنّ الله تبارك وتعالى افترض طاعة أوليائه على عباده ، ثم يخفي عنهم أخبار السماوات والأرض

(١) لعله نقل بالمعنى فإن في المصاحف « تبياناً لكل شيء » أو كان في قرأتهم عليهم السلام .

(٢) الذي في الرجال جماعة بن سعد الجبلي (آت)

(٣) في بعض النسخ [يتوالوننا] .

١

الأصول

من
الكشافي
تأليف

مجلس
وزارة المعارف
اسلامي

تفاهر لا مثلاً إبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكلي في السرائر

المؤلف في سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأثورة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على الكبر لغفاري

شماره ثبت ٨٦٠
الطبعة الرابعة
١٤٠١
تاريخ
١٢٤٢/٦/١٦
دار صعب
بيروت
دار المعارف

الأشياء مما يشاكل ذلك ، ولو كان يصل إلى الله الأسف والضجر ، وهو الذي خلقهما وأنشأهما لجازلقائل هذا أن يقول: إن الخالق يبيد يوماً ما ، لأنه إذا دخله الغضب والضجر دخله التغيير ، وإذا دخله التغيير لم يؤمن عليه الإباده ، ثم لم يعرف المكوث من المكوث ولا القادر من المقدور عليه ، ولا الخالق من المخلوق ، تعالى الله عن هذا القول علواً كبيراً ، بل هو الخالق للأشياء لا لحاجة ، فإذا كان لا حاجة استحالة الحد والكيف فيه ؛ فافهم إن شاء الله تعالى .

٧- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نصر ، عن محمد بن حمران عن أسود بن سعيد قال : كنت عند أبي جعفر عليه السلام فأنشأ يقول ابتداء منه من غير أن أسأله : نحن حجة الله ، ونحن باب الله ، ونحن لسان الله ، ونحن وجه الله ، ونحن عين الله في خلقه ، ونحن ولاية أمر الله في عباده .

٨- محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن حسان الجمال قال : حدثني هاشم بن أبي عمارة الجنبي قال : سمعت أمير المؤمنين عليه السلام يقول : أنا عين الله ، وأنا يد الله ، وأنا جنب الله ، وأنا باب الله .

٩- محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع ، عن عمه حمزة بن بزيع ، عن علي بن سويد ، عن أبي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل : «يا حسرتي على ما فرطت في جنب الله»^(١) قال : جنب الله : أمير المؤمنين عليه السلام وكذلك ما كان بعده من الأوصياء بالمكان الرفيع إلى أن ينهي الأمر إلى آخرهم^(٢)

١٠- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن محمد بن جمهور ، عن علي بن الصلت ، عن الحكم وإسماعيل ابني حبيب ، عن يزيد العجلي قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : بنا عبد الله ، وبنا عرف الله ، وبنا وحد الله تبارك وتعالى ، ومحمد حجاب الله تبارك وتعالى^(٣) .

(١) الزمر : ٥٥ .

(٢) جنب القرب وقوله : يا حسرتي على ما فرطت في جنب الله أي في قرب الله وجواره ومنه قوله تعالى : «والصاحب بالجنب» وهو الرفيق في البئر الذي يصعد الإنسان ، وكنت به بالجنب لكونه قريباً منه ملاصقاً له وأول جنب بلى عليه السلام لشدة قرب من الله تعالى وكذا الإمامة الهادون من ولده عليهم السلام فانهم من أكمل أفراد القرين .

(٣) يعنى بسبب تمليننا وإرشادنا للناس وكوننا بينهم وبين الله عباداً وبمعرفة الله ؛ ومحمد حجاب الله يعنى أنه متوسط بينه وبين عباده به يصل الرحمة والهداية من الله إلى عباده (نمى) .

الأصول

من
الكافي
تأليف

مكتبة
وزارة المعارف
اسلامى

تفان لا سبيل إلا إلى جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكلي في الرأى

المنو في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صحيح وعلق عليه على أكبر نقارى

شماره ثبت ٨٦٠
الجزء الأول رده بندي
الطبعة الرابعة
١٤٠١

تاريخ

١٣٤٢/٤/١٦

دار المعارف

دار صعب

بيروت

العرة ولد فاطمة عليها السلام خاصة ، وقد يتجوز فيه بأن يجعل لغيرهم كما نقول جاءني أخي فهذا يدل على اخوة النسب ، ونقول أخى تريد في الاسلام . وأخى في الصداقة . وأخى في القبيل والحي ، قال تعالى : (والى نمود أخاهم صالحاً) ولم يكن أخاهم في دين ولا صداقة ولا نسب ، وإنما أراد الحى والقبيل ، والاخوة : الأصفاء والخلصان وهو قول النبي ﷺ لعلي عليه السلام أنه أخوه قال علي عليه السلام : أنا عبد الله وأخو رسول الله ﷺ لا يقولها بعدى إلا مفتر ، فلولا أن لهذه الاخوة منزلة على غيرها ما خصه الرسول ﷺ بذلك ، وفي رواية أخرى : لا يقولها بعدى إلا كذاب .

ومن ذلك قوله تعالى حكاية عن لوط هؤلاء بناني من أطهر لكم ولم يكن بناته أصله ولكن بنات أمته فاضافن الى نفسه رحمة وتعطفاً ونعتنا ، وقد بين رسول الله ﷺ حيث سئل فقال : انى تترك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي أهل بيتي فانظروا كيف تعطفوني فيها ، قلنا : فن أهل بيتك ؟ قال : آل علي وآل جعفر وآل عقيل وآل العباس .

وسئل ثعلب لم سميا الثقلين ؟ قال : لان الاخذ بهما ثقيل ، قيل ولم سميت العرة ؟ قال : العرة القطعة من المسك ، والعرة : أصل الشجرة .

قال أبو حاتم السجستاني : روى عبد العزيز بن الخطاب عن عمرو بن شمر عن جابر قال : أجمع آل رسول الله ﷺ على الجهر بسم الله الرحمن الرحيم ، وعلى أن لا يمسحوا على الخفين . قال ابن خالويه : هذا مذهب الشيعة ومذهب أهل البيت ، وقد تخصص ذلك العموم قال الله تعالى : (إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيراً) قالت أم سلمة رضي الله عنها : نزلت في النبي وعلي وفاطمة والحسن والحسين صلوات الله عليهم .

كشف الغممة
في

معجزة الإمام علي عليه السلام

(1)

تأليف

الدائمة المحقق أبي الحسن علي بن عيسى بن
أبي الفتح الأربلي

دار الأضواء
بيروت



[١٩١] ١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيْب، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَوْرَمَةَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مَسْكَانٍ، عَنْ ضَرِيْسٍ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو خَالِدٍ الْكَابَلِيُّ: أَمَّا إِنِّي سَأُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ إِنْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنَا حَيٌّ فَقُلْتُ صَدَقَنِي، وَإِنْ مِتَّ قَبْلَ أَنْ تَرَاهُ تَرَحُّمْتُ عَلَيَّ وَدَعَوْتُ لِي، سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ الْيَهُودَ أَحْبَبُوا عَزْرِيَّ حَتَّى قَالُوا فِيهِ مَا قَالُوا، فَلَا عَزِيرَ مِنْهُمْ وَلَا هُمْ مِنْ عَزِيرٍ، وَإِنَّ النَّصَارَى أَحْبَبُوا عَيْسَى حَتَّى قَالُوا فِيهِ مَا قَالُوا، فَلَا عَيْسَى مِنْهُمْ وَلَا هُمْ مِنْ عَيْسَى، وَإِنَّا عَلَى سَنَةِ مِنْ ذَلِكَ، إِنَّ قَوْمًا مِنْ

→ فِي تِسْعَةِ مَوَاضِعَ، يُؤَيِّدُ مَا ذَكَرْنَاهُ الرَّقْمُ: ٣٨٧، فَقَدْ رَوَى فِيهِ عَنِ الْعِيَّاشِيِّ عَنْ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ الْمَغِيرَةِ عَنِ الْفَضْلِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، وَقَدْ رَوَى فِي الرَّقْمِ: ٤٠٧ عَنِ الْعِيَّاشِيِّ عَنْ ابْنِ الْمَغِيرَةِ عَنِ الْفَضْلِ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ.
رَوَى الشَّيْخُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّهْذِيبِ ٣: ٢٦٨ / ٧٦٦ وَالْإِسْتِصْرَارَ ١: ٤٢٧ / ١٦٤٨، إِلَّا أَنَّ فِيهِمَا: أَبُو الْعَبَّاسِ بْنِ الْمَغِيرَةِ، فَأَبُو الْعَبَّاسِ لَقَبَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ.



الْخِيَارُ مَعْرِفَةُ الرِّجَالِ

المعروف -

رِجَالُ الْكَشِيِّ

تأليف

شَيْخُ الطَّائِفَةِ

أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيِّ

تَحْقِيقُ

جَوَادُ الْقَيْسِيُّ فِي الْأَصْفَهَانِ

مِنْ سُلَيْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَالْمُتَابِعَةِ لِمَا خَرَّجَهُ الْإِسْلَامُ مِنْ بَيْتِهِ



شَيْعَتُنَا سَيَحْبُونَا حَتَّى يَقُولُوا فِينَا مَا قَالَتْ الْيَهُودُ فِي عَزِيرٍ، وَمَا قَالَتْ النَّصَارَى فِي عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، فَلَا هُمْ مِنَّا وَلَا نَحْنُ مِنْهُمْ.

[١٩٢] ٢ - الْكَشِيُّ: وَجَدْتُ بِخَطِّ جَبْرِئِيلِ بْنِ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَنَاطِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو خَالِدٍ الْكَابَلِيُّ يَخْدُمُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنْفِيَّةِ دَهْرًا وَمَا كَانَ يَشْكُ فِي أَنَّهُ إِمَامٌ، حَتَّى أَتَاهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ لَهُ: جَعَلْتَ فِدَاكَ إِنْ لِي حَرَمَةٌ وَمَوَدَّةٌ وَانْقِطَاعًا، فَأَسْأَلُكَ بِحَرَمَةِ رَسُولِ اللَّهِ وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَلَّا أَخْبِرْتَنِي أَنْتَ الْإِمَامَ الَّذِي فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ عَلَى خَلْقِهِ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا خَالِدٍ حَلَفْتَنِي بِالْعَظِيمِ، الْإِمَامِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيَّ وَعَلَيْكَ وَعَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَقْبَلَ أَبُو خَالِدٍ لَمَّا أَنْ سَمِعَ مَا قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنْفِيَّةِ، فَجَاءَ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأَخْبَرَ أَنَّ أَبَا خَالِدٍ بِالْبَابِ، فَأَذِنَ لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ دَنَا مِنْهُ، قَالَ: مَرْحَبًا بِكَ يَا كُنْكَرَ، مَا كُنْتَ لَنَا بِزَائِرٍ، مَا بَدَأَ لَكَ فِينَا؟

فَخَرَّ أَبُو خَالِدٍ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ تَعَالَى مِمَّا سَمِعَ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يُيْتِنِي حَتَّى عَرَفْتُ إِمَامِي، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: وَكَيْفَ عَرَفْتَ إِمَامَكَ يَا أَبَا خَالِدٍ؟ قَالَ: إِنَّكَ دَعَوْتَنِي بِاسْمِي الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي الَّتِي وَلَدْتَنِي، وَقَدْ كُنْتُ فِي عَمِيَاءٍ مِنْ أَمْرِي، وَلَقَدْ خَدَمْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنْفِيَّةِ دَهْرًا مِنْ عَمْرِي، وَلَا أَشْكُ إِلَّا وَأَنَّهُ إِمَامٌ، حَتَّى إِذَا كَانَ قَرِيبًا سَأَلْتُهُ بِحَرَمَةِ اللَّهِ وَبِحَرَمَةِ رَسُولِهِ وَبِحَرَمَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْشَدَنِي إِلَيْكَ، وَقَالَ: هُوَ الْإِمَامُ عَلِيُّ وَعَلَيْكَ وَعَلَى خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ، ثُمَّ أَذْنَتْ لِي فَجِئْتُ فَدَنَوْتُ مِنْكَ سَمَّيْتَنِي بِاسْمِي الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي، فَعَلِمْتُ أَنَّكَ الْإِمَامَ الَّذِي فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ عَلَيَّ وَعَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.

عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِمَا أَرَادَ ثُمَّ قَالَ : أَتَأْتِكَ بِالَّذِي جَمَلَ فِيكَ مِيثَاقَ الْأَنْبِيَاءِ وَمِيثَاقَ الْأَوْصِيَاءِ
وَمِيثَاقَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ لَمَّا أَخْبَرْتَنَا عَنْ الْوُسِيِّ وَالْإِمَامِ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ؟ قَالَ : فَتَحَرَّرَ لَكَ
الْحَجَرُ حَتَّى كَأَنَّ يَزُولَ عَنْ مَوْضِعِهِ . ثُمَّ أَنْطَقَهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ : فَقَالَ : اللَّهُمَّ
إِنَّ الْوُسِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع إِلَى عَلِيٍّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
ابْنِ فَاطِمَةَ بِسَبِّ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ : فَأَنْصَرَفَ فَقَبِلَ عَلِيٌّ وَهُوَ يَقُولُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع
عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرْبٍ عَنْ زُرَّادَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع مِثْلَهُ

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسینؑ شہید ہو گئے تو محمد حنفیہ نے ایک روز غلوت میں اہل بیت
زین العابدین علیہ السلام سے کہا۔ اے سپر برادر! تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے بعد وصیت و امامت امیر المؤمنین
کے سپرد کی۔ پھر انھوں نے امام حسنؑ کو دی اور امام حسینؑ نے امام حسینؑ اور تمہارے چچ بزرگوار نے خدا کا درود اور
رحمت ہواں پر کہ وہ شہید ہوئے اور انھوں نے اپنا دوسری کسی کو نہیں بنایا اور میں تمہارا چچا ہوں تمہارے باپ کا بھائی
ہوں اور علیؑ کا بیٹا بلحاظ عمر تم سے بڑا ہوں پس امروصیت اور امامت میں مجھ سے جھگڑا نہ کرو۔ حضرت علی بن
الحسینؑ نے فرمایا اے چچا۔ اللہ سے ڈرو اور اس چیز کا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حق دار نہیں ہو۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ
تم جاہلوں میں سے نہ بنو، بے شک اے چچا میرے باپ نے خدا کی رحمت ہواں پر، عراق جانے سے پہلے میرے لئے وصیت
فرمائی تھی اور شہادت سے کچھ دیر قبل یہ عہد میرے سپرد کیا تھا یہ رسول اللہؐ کے تبرکات ہیں ان میں سے مجھ سے جھگڑا نہ
کرو۔ مجھے ڈر ہے کہ میں تمہاری عمر کم نہ ہو جاتے۔ اور حال تباہ نہ ہو۔ خدا نے وصیت اور وراثت کو اولاد حسینؑ میں قرار
دیا ہے اگر تم یہ ماننا چاہتے ہو تو میرے ساتھ ہجرا سود کے پاس چلو تاکہ ہم اس کا فیصلہ کرائیں اور اس بارے میں سوال
کریں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات مکہ میں ہوئی، پس دونوں پہلے۔ جب ہجرا سود کے پاس آئے تو علی
بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اب آپ اللہ کی طرف رجوع کیجئے اور درخواست کیجئے کہ وہ ہجرا سود کو ناپس کر دے۔ پس محمدؑ نے
ایسا ہی کیا اور ہجرے سوال کیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اے چچا۔ اگر آپ دس دینار دے تو
یہ ضرور جواب دیتا۔ انھوں نے کہا اب تم بھی ایسا کرو پس حضرت علی بن الحسینؑ نے خدا سے دعا کی پھر فرمایا۔

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذات کے واسطے جس نے فراموش کیا۔ تجھ میں ميثاق انبیاء و اوصیاء اور تمام
لوگوں کے ميثاق کو کہ خبر دے مجھ کو اس امر کی کہ حسین علیہ السلام کے بعد دس دینار کون ہے راوی کہتا ہے کہ عہد کو
اس زمرے سے حرکت ہوئی۔ گویا وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ پھر خدا نے اس کو گواہ کیا اور اس نے واضح عربی میں کہا۔
خدا گواہ ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام دس دینار امام ہیں یہ سن کر محمد حنفیہ، علی بن الحسینؑ کی امامت کے قائل ہو گئے

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن أبي عبيدة و زرارة جميعاً ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لما قتل الحسين عليه السلام ، أرسل محمد بن الحنفية إلى علي بن الحسين عليه السلام فخلابه فقال له : يا ابن أخي قد علمت أن رسول الله صلى الله عليه وآله دفع الوصية والإمامة من بعده إلى أمير المؤمنين عليه السلام ثم إلى الحسن عليه السلام ، ثم إلى الحسين عليه السلام وقد قتل أبوك رضي الله عنه وصلي على روحه ولم يوص ، وأنا معك وصنو أبيك وولادتي من علي عليه السلام في سنتي وقديمي أحق بها منك في حداثتك ، فلا تنازعني في الوصية والإمامة ولا تحاجني ، فقال له علي بن الحسين عليه السلام : يا عم اتق الله ولا تدع ما ليس لك بحق إنني أعظك أن تكون من الجاهلين ، إن أبي يا عم صلوات الله عليه أوصى إلي قبل أن يتوجه إلى العراق وعهد إلي في ذلك قبل أن يستشهد بساعة ، وهذا سلاح رسول الله صلى الله عليه وآله عندي ، فلا تتعرض لهذا ، فإني أخاف عليك نقص العمر وتشتت الحال ، إن الله عز وجل جعل الوصية والإمامة في عقب الحسين عليه السلام فإذا أردت أن تعلم ذلك فانطلق بنا إلى الحجر الأسود حتى نتحاكم إليه ونسأله عن ذلك قال أبو جعفر عليه السلام : وكان الكلام بينهما بمكة ، فانطلقا حتى أتيا الحجر الأسود ، فقال علي بن الحسين لمحمد بن الحنفية : ابدأ أنت فابتهل إلى الله عز وجل وسله أن ينطق لك الحجر ثم سل ، فابتهل محمد في الدعاء وسأل الله ثم دعا الحجر فلم يجبه ، فقال علي بن الحسين عليه السلام : يا عم لو كنت وصياً وإماماً لأجابك ، قال له محمد : فادع الله أنت يا ابن أخي وسله ، فدعا الله علي بن الحسين عليه السلام بما أراد ثم قال : أسألك بالذي جعل فيك ميثاق الأنبياء و ميثاق الأوصياء و ميثاق الناس أجمعين لما أخبرتنا من الوصي و الإمام بعد الحسين بن علي عليه السلام ؟ قال : فتحرّك الحجر حتى كاد أن يزول عن موضعه ، ثم أنطقه الله عز وجل بلسان عربي مبين ، فقال : اللهم إن الوصية والإمامة بعد الحسين ابن علي عليه السلام إلى علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب وابن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله قال : فانصرف محمد بن علي وهو يتولى علي بن الحسين عليه السلام .

علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام مثله .

٦ - الحسين بن محمد ، عن المعلّى بن محمد ، عن محمد بن علي قال : أخبرني سماعة بن

١

الأصول

من
الكافي
تأليف



تفاناً لاسيلاً إلى جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليني السرايري

المؤلف في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صحيحه وعلق عليه على أكبر الفقهاء

شماره ثبت ٨٦٠	الجزء الأول رده بندي
الطبعة الرابعة	تاريخ
١٤٠١	١٢٤٢/٨/١٦
دارالنفار	دارصعب
بيروت	

مع ان المراتب الرفيعة لاتنال الا بالتسليم لله و ترك الاقتراح عليه والرضى بما يريد بهم ، (الخبر) .

معرفة الرجال ، عن الكشي عن ابي بصير : كان أبو خالد الكابلي يخدم محمد بن الحنفية دهرأ فقال له : جعلت فداك ان لي خدمة ومودة وانقطاعا فاسألك بحرمته رسول الله وامير المؤمنين الا ما اخبرتنى أنت الامام الذي فرض الله طاعته على خلقه ؟ قال : الامام علي بن الحسين علي وعلى كل مسلم . فجاء أبو خالد الى علي بن الحسين فلم يدخل عليه قال : مرحباً يا كنكر ما كنت لنا بزمير ما بدالك فينا ؟ فغضب أبو خالد ساجداً شاكراً لله مما سمع منه فقال : الحمد لله الذي لم يمتني حتى عرفت امامي ، فقال له علي ﷺ : و حكيف عرفت امامك ؟ قال : لا والله ما عرفني بهذا الامر الا ابي وامى ، ثم قص عليه حديث ابن الحنفية .

نوادير الحكمة ، عن محمد بن احمد بن يحيى بالاسناد عن جابر ، وعن الباقر ﷺ انه جرى بينه وبين محمد بن الحنفية منازعة [في الامامة] ، فقال : يا محمد اتق الله ولا تدع ما ليس لك بحق انى اعطاك ان تكون من الجاهلين يا عم ان ابنى اوصى الى قبل ان يتوجه الى العراق فانطلق بنا الى الحجر الاسود ، فمن شهد له بالامامة كان هو الامام ، فانطلقا حتى اتيا الحجر الاسود فناداه محمد فلم يجبه ، فقال علي : اما انك لو كنت وصياً واماماً لاجابك فقال له محمد : قاعد أنت يا ابن اخي واسأله ، فدعا الله تعالى على بما اراد ثم قال : اسألك بالذي جعل فيك ميثاق الانبياء وميثاق الناس اجمعين لما اخبرتنا بلسان عربى مبين : من الوصى والامام بعد الحسين ؟ فتمحرك الحجر حتى كاد أن يزول من موضعه ثم انطقه الله بلسان عربى مبين فقال : اللهم ان الوصية والامامة بعد الحسين لعلى بن الحسين بن فاطمة بنت رسول الله ، فانصرف محمد وهو يتولى على بن الحسين ﷺ .

المبرد في الكامل ، قال أبو خالد الكابلي لمحمد بن الحنفية : اتخاطب ابن اخيك بما لا يخاطبك بمثله ؟ فقال انه : حاكمنى الى الحجر الاسود وزعم انه ينطقه ، فصررت معه الى الحجر فسمعت الحجر يقول : سلم الامر الى ابن اخيك فانه أحق به منك ، فصار أبو خالد امامياً .

مناقب

١١٢/ ٢٨

مديرية امور

مركز توعية

مركز توعية

مركز توعية

مركز توعية

آل أبي طالب

لمؤلفه

ابن جعفر شيد الدين محمد بن علي بن شهاب اشوب

السروى لما يندد في

المؤلف سنة ٨٨٥ هـ

عنى تصحيحه والتعليق عليه

الحاج السيد فاشم الرسولى المجلداتى

الجزء الرابع

مؤسسه انتشارات علامه - قم

خيابان حضرتى

المطبعة العلمية بقم

﴿ باب ﴾

﴿ ان الامة عليهم السلام كلهم قائمون بأمر ﴾

﴿ (الله تعالى هادون اليه) ﴾

١- عدّة من أصحابنا ، عن أحد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن الحكم ، عن زيد أبي الحسن ، عن الحكم بن أبي نعيم قال: أتيت أبا جعفر عليه السلام وهو بالمدينة ، فقلت له : عليّ نذير الركن والمقام إن أنا لقيتك أن لا أخرج من المدينة حتى أعلم أنك قائم آل محمد أم لا ، فلم يجبني بشي ، فأقمت ثلاثين يوماً ، ثم استقبلني في طريق فقال: يا حكم وإنك لهنّا بعد ، فقلت : نعم إنني أخبرتكم بما جعلت الله عليّ ، فلم تأمرني ولم تنهني عن شي . ولم تجبني بشي ؟ فقال : بكر عليّ دعوة المنزل ، فعددت عليه فقال عليه السلام : سل عن حاجتك ، فقلت : إنني جعلت الله عليّ نذراً وصيماً وصدقة بين الركن والمقام إن أنا لقيتك أن لا أخرج من المدينة حتى أعلم أنك قائم آل محمد أم لا ، فإن كنت أنت رابطتك ^(١) وإن لم تكن أنت ، سرت في الأرض فطلبت المعاش ، فقال: يا حكم كلنا قائم بأمر الله ، قلت : فأنت المهدي ؟ قال: كلنا نهدي إلى الله ، قلت : فأنت صاحب السيف ؟ قال: كلنا صاحب السيف ووارث السيف ، قلت : فأنت الذي تقتل أعداء الله ويعزّ بك أولياء الله ويظهر بك دين الله ؟ فقال: يا حكم كيف أكون أنا وقد سلقت خمساً وأربعين سنة ؟ وإن صاحب هذا الأمر أقرب عهداً باللبن منّي وأخفّ على ظهر الدابة .

٢- الحسين بن محمد الأشعري ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن أحد بن عاقد عن أبي خديجة ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن القائم فقال: كلنا قائم بأمر الله ، واحد بعد واحد حتى يجي صاحب السيف ، فإذا جاء صاحب السيف جاء بأمر غير الذي كان .

٣- علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن الحسن بن شمعون ، عن عبد الله ابن عبد الرحمن ، عن عبد الله بن القاسم البطل ، عن عبد الله بن سنان قال : قلت

(١) أي جئت قسماً على نصرته وموالاة أوليائه ومجاورة أملاكه .

الأصول

من
الكافي
تأليفمطبعة
وزارة المعارف
اسلامى

تفكر لا مثلاً لا إلى جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليّ بن السريّ عليه السلام

المنوّف سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

صحّح وعلّق عليه على الكبر لغضاري

شماره ثبت ٨٦٠	المجلد الأول
الطبعة الرابعة	الطبعة الأولى
١٤٠١	١٢٤٢/٤/١٦
تاريخ	دار صعب
بيروت	دار المعارف

لأبي عبد الله عليه السلام : يوم ندعو كلّ أناس بإمامهم ^(١) قال: إمامهم الذي بين أظهرهم وهو قائم أهل زمانه ^(٢) .

• امامت نبوت کی طرح عہدہ ہے • امام اللہ کی طرف سے مامور ہوتا ہے • امام دینی مسائل اجتہاد سے نہیں بلکہ اللہ کی رہنمائی سے بتاتا ہے • امام تمام زبانیں جانتا ہے • امام تمام لوگوں کے کفر و ایمان کو پہچانتا ہے • ہر روز امام پر لوگوں کے اچھے و برے اعمال پیش کئے جاتے ہیں

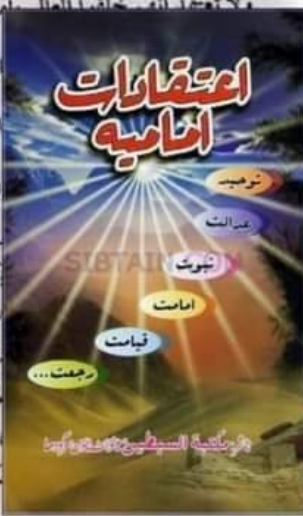
ترجیحات القرب جلد سوم باب ۴۴ ۳ امامت کا برحق خداوندی ہونا

۵۹

و کذا کل لاحق يعلم جميع علم السابق عند امامته و انهم لا يقولون برأى ولا اجتهد بل يعلمون جميع الاحكام من الله و لا يجهلون شيئا يستلون عنه و يعلمون جميع اللغات و جميع اصناف الناس بالايمن و الكفر و يعرض عليهم اعمال هذه الامة كل يوم ابراهما و فتجارها

یہ عقیدہ ہرگز نہ رکھو کہ ان ذوات عالیہ نے خدا کے حکم سے اس کائنات کو پیدا کیا ہے کیونکہ صحیح اللہ اور اخبار و آثار میں ہمیں یہ عقیدہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے شیخ رجب برسی وغیرہ نے اس سلسلہ میں جو بعض ضعیف اخبار نقل کیے ہیں وہ قابل اعتبار نہیں ہیں اور ان کیلئے یہود و نصاریٰ جائز نہیں ہے۔

حقیقت واضح و آشکار ہوتی ہے کہ عامۃ الناس ہمیشہ اپنے رہنے میں معنی حجت کے لفظ جوش و جذبہ میں آکر ان کو ان عقائد جس نے یہودیوں سے جناب عزیمت اور عیسائیوں سے ماریشکی بعض نام نہاد مسلمانوں نے جناب رسول خدا اور علیؑ کے ان ذوات عالیہ کو خدا تو نہ کہا مگر وہ بھی ان کو خدا کی سند دے دی تھی گہرائیوں میں گر گئے۔ فطروا و اشلوا کثیرا۔



اثبات امامت

مفت علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

سید بشارت حسین کامل مرزا پوری

جلسہ علمی اسلامی (پاکستان) ہاشم

ملکانے اور شارب لینے اور بیت الخلا میں داخل ہونے اور باہر آنے کی کیفیت اور پانی اور پتھر سے استنجہ کرنے اور کمال اپنے رُوف و رحیم پر بخوبی واضح و آشکار ہو گیا دین و ملت کے قواعد و طریقہ مخالفت فرمانے جزئیات میں سستی و کوتاہی جائز نہیں ہے جو کچھ پہلو تہی کرے گا۔ ۱۰۱

جناب رسول خدا کو اس امام سے میرا تعلق علیہ السلام ہوئے ہیں۔ چوتھی دلیل۔ باعتراف کے یہ نسبت یہ رہی ہے کہ انبیاء اور جناب رسول خدا کا ہوتے بلکہ ہمیشہ جب آنحضرتؐ رہتے تھے یا کوئی سر یہ اور ایک خود حکم خداوند عالم سے کوئی انتہاء تھی۔ تمام اہل اسلام اور تمام شرائع و احکام کو دیا مت تک کیونکہ عقل اور فہم کے اعتبار میں چھوڑ دیتے۔

پانچویں دلیل۔ منصب امامت مثل عہدہ نبوت ہے کیونکہ یہ دونوں ایک ریاست و حکومت کی دلیل ہیں جو تمام مصنفین پر تمام امور دین و دنیا سے متعلق ہیں۔ اور لوگوں کا ایسے شخص کو پہچانا جو اس منصب میں کے لائق ہو ممکن نہیں باوجود تمام مختلف رایوں کے جامع پر بھی اتفاق کریں گے وہ انکی عقل ناقص کے مطابق اور اعتراض باطلہ کے موافق ہوگا مصمت کی اور حکمت الہی کے مطابق نہیں ہو سکتا ان میں ہر شخص کی رائے متفرق اسی کو بخیر و اختیار کرے گی جس کو اپنے اور اپنی قوم کے لئے بہتر سمجھے گی ہاں ایسے امور پر متفق ہونا جو غلبہ کے سبب ہو سکتا ہے اور بادشاہان جبار کی سلطنت و

ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی کام کو کسی اور بہتی سے انجام دلوانا بھی ایک قسم کی مدد ہے۔ اس لیے بطور وسیلہ یا علی مدد کہنا باوجود اس کی نحوی غامی اور جملہ کے امور ہی ہونے کے جائز ہے۔

امر چہارم، صحیح طریقہ توسل و طلب شفاعت:

مذکورہ بالا بیانات سے ثابت ہو گیا کہ امور تکوینی (خلق و رزق اور امات و احیاء وغیرہ) میں ائمہ اطہار کو خطاب کر کے ان سے بطور وسیلہ و سفارش مدد طلب کرنا جائز ہے۔ مثلاً یوں کہنا کہ یا علی سفارش کر کے مجھے خدا سے اولاد لے دو یا میرا رزق وسیع کرادو یا میرے بیمار کو شفا دلادو، یا استدعا کر کے میری خاں مصیبت دور کرادو، یا شفاعت کر کے میرے گناہ خدا سے بخوادو۔ وغیرہ وغیرہ صحیح ہے۔ یہ طریقہ اعلیٰ بیت علیہم السلام میں وارد ہوا ہے۔ چنانچہ دعا کے توسل میں وارد ہے:

یا سنانق و مولای الی توجہت بکم و توسلت بکم الی اللہ و استشفعت بکم الی اللہ
فاشفعوا لی عند اللہ و استشفعوا لی من ذلوی عند اللہ ۛ

اے میرے آقا یا ان میں آپ کے ذریعہ خدا کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اللہ کی بارگاہ میں آپ کا توسل حاصل کرتا ہوں اور آپ سے طلب شفاعت کرتا ہوں۔ آپ میری شفاعت فرمائیں اور خدا کے ہاں گناہوں سے میری گونہا سی کر لیں (مفاتیح الجنان صفحہ ۱۱۰)

اسی طرح استغاثہ بنام امام زمان علیہ السلام میں وارد ہے: سل اللہ تعالیٰ لی فی حاج طلبی واجلہ دعویٰ و کشف کربتی۔ میرے آقا! آپ بارگاہ خدا میں سوال کریں کہ وہ میرے حاجات بر لائے، میری دعا قبول فرمائے اور میرے رنج و الم کو دور کرے۔ (مفاتیح الجنان صفحہ ۱۱)

زیارت جامعہ میں تمام ائمہ اہل بیت علیہم السلام کو خطاب کر کے اس طرح ان کی بارگاہ میں درخواست پیش کرنے کی تعلیم دی گئی ہے: استوجہم ذلوی و کنت شفعا لی۔ آپ میرے گناہ بخشائیں اور میری شفاعت فرمائیں۔ (مفاتیح الجنان صفحہ ۵۵۰)

یہاں اس بحث میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ بزرگوار ہماری اس نجیت آواز کو براہ راست مہامت فرماتے ہیں یا خدا کے کچھ مخصوص فرشتے ان تک ہماری یہ عرضداشت پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ یہ غیر ضروری بحث ہے۔ اس قدر مسلم ہے کہ ان ذوات مقدسہ کو ہماری اس داد و دریا کی اطلاع ضرور ہو جاتی ہے۔ اور مشیت ایزدی کا مطالعہ کرنے کے بعد شفاعت بھی فرماتے ہیں۔ ولا یشفع الا من ارادہ۔ مگر توسل اور استشفاع کا ایک اور طریقہ ایسا بھی ہے جو مذکورہ بالا طریقہ سے بھی انب و ادنیٰ ہے اور وہ یہ ہے کہ ائمہ اطہار کی ذوات مقدسہ یا ان کی عزت و عظمت کا واسطہ دے کر براہ

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ عقائد الشیعہ

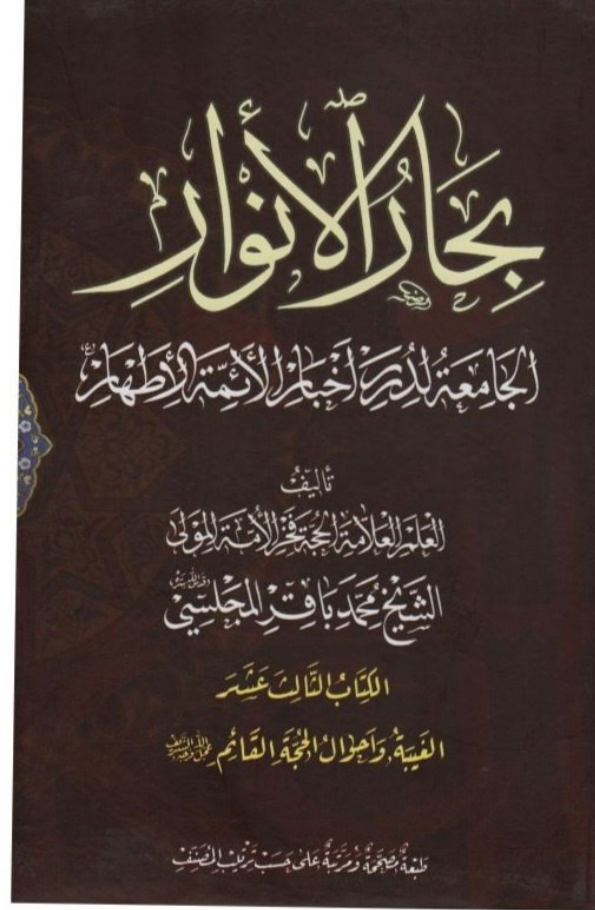
از قلم حقیقہ رقم

صدر المحققین سلطان المتکلمین حجة الاسلام والمسلمین
مرکز حضرت علامہ الشیخ محمد حسین النجفی مدظلہ العالی علی رؤس المنین

ناشر

مکتبۃ السبطين

296/9 بی سٹیا لٹ ڈاٹن امر گودھا



٥٦- ني: [الغيبة للنعماني] الكليني عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد عن علي بن النعمان عن محمد بن مروان عن الفضيل بن يسار قال سمعت أبا جعفر يقول من مات و ليس له إمام مات ميتة جاهلية و من مات و هو عارف لإمامه لم يضره تقدم هذا الأمر أو تأخر و من مات و هو عارف لإمامه كان كمن هو مع القائم في فسطاطه^(١٠).

٥٧- ني: [الغيبة للنعماني] الكليني عن علي بن محمد عن سهل بن زياد عن الحسن بن سعيد عن فضالة عن عمرو^(١١) بن أبان قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول اعرف العلامة فإذا عرفت^(١٢) لم يضرك تقدم هذا الأمر أم تأخر إن الله تعالى يقول ﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمامِهِمْ﴾^(١٣) فمن عرف إمامه كان كمن كان في فسطاط المنتظر^(١٤).

ني: [الغيبة للنعماني] ابن عقدة عن يحيى بن زكريا بن شيبان عن علي بن سيف بن عميرة عن أبيه عن حمران بن أعين عن أبي عبد الله عليه السلام مثله و فيه اعرف إمامك و في آخره كان^(١٥) في فسطاط القائم عليه السلام^(١٦).

ہم وہ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے لوگوں پر فرض کی ہے اور لوگ ہماری نادانی کی وجہ سے عذر نہیں کر سکتے جو ہمیں جانتا ہے وہ مومن ہے اور جو ہمیں نہیں جانتا وہ کافر ہے۔ اور جو ہمیں نہیں جانتا اور ہمارا انکار بھی نہیں کرتا وہ گمراہ ہے جب تک وہ اس ہدایت کی طرف واپس نہ آجائے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کی ہے اگر وہ اپنی گمراہی کے نتیجے میں مر جائے تو وہ جو چاہے کرے گا۔



Khan Khan

الأصول من الكافي تأليف

تَفَاضُلًا لِمَوْلَانَا ابْنِ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ

الْكَلْبِيِّ الرَّائِزِيِّ

أَمْلَوْهُ فِي سَنَةِ ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صَحَّحَ وَعَلَّقَ عَلَيْهِ عَلِيُّ الْكَبِيرُ الْفَهْرَانِيُّ

وَقَدْ نَصَّدَ لَطَبْعَةً كَامِلَةً خَالِفَةً لِمَا فِي

النَّاسِ

مَكْتَبَةُ

طهران - بازار سرای ارشد

جنب مسجد سلطانی تلفن ۶۵۱۳

پایگاه «حیدری» طهران

الجزء الأول

— ۱۸۷ —

كتاب الحجّة

ج ۱

۷- أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن الحسين بن أبي العلاء قال: ذكرت لأبي عبد الله عليه السلام قولنا في الأوصياء، أن طاعتهم مفترضة قال: فقال: نعم، هم الذين قال الله تعالى: «أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم» وهم الذين قال الله عز وجل: «إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا» (۱).

۸- وبهذا الإسناد، عن أحمد بن محمد، عن معمر بن خلاد قال: سألت رجلاً فارسيّاً أبا الحسن عليه السلام فقال: طاعتك مفترضة؟ فقال: نعم، قال: مثل طاعة عليّ ابن أبي طالب عليه السلام؟ فقال: نعم.

۹- وبهذا الإسناد، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألت عن الأئمة هل يجرون في الأمر والطاعة مجرى واحد؟ قال: نعم.

۱۰- وبهذا الإسناد، عن مروي بن عبيد، عن محمد بن زيد الطبري قال: كنت قائماً على رأس الرضا عليه السلام بخراسان وعنده عدة من بني هاشم وفيهم إسحاق بن موسى بن عيسى العباسي فقال: يا إسحاق بلغني أن الناس يقولون: إننا نزعنا من الناس عبيدنا، لا وقرابتي من رسول الله صلى الله عليه وآله ما قلته قط ولا سمعته من آبائي قاله ولا بلغني عن أحد من آبائي قاله؛ ولكني أقول: الناس عبيد لنا في الطاعة، موال لنا في الباطن.

۱۱- علي بن إبراهيم، عن صالح بن السندي، عن جعفر بن بشير، عن أبي سلمة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: نحن الذين فرض الله طاعتنا، لا يسع الناس إلا معرفتنا ولا يعذر الناس بجهالتنا، من عرفنا كان مؤمناً، ومن أنكرنا كان كافراً، ومن لم يعرفنا ولم ينكرنا كان ضالّاً حتى يرجع إلى الهدى الذي افترض الله عليه من طاعتنا الواجبة فإن يمت على ضلالته يفعل الله به ما يشاء.

۱۲- علي بن محمد بن عيسى، عن يونس، عن محمد بن الفضيل (۱) قال: سألت عن أفضل ما يتقرّب به العباد إلى الله عز وجل، قال: أفضل ما يتقرّب به العباد إلى الله (۱) المائدة: ۹۹ و دوى السوطى في تنبيه الدر الثور أخبار كثيرة في نزول الآية في علي عليه السلام وأما إطلاق لفظ الجمع على الواحدة تعظيماً فهو شائع ذائع في اللغة والعرف (آت) (۲) الظاهر أنه معد بن القاسم بن الفضل (آت).

ملا باقر مجلسی بحار الانوار میں ائمہ کی افضلیت پر پورا باب باندھتا ہے اور لکھتا ہے کہ

امام جعفر صادق سے منسوب روایت میں بیان ہے کہ ہمارے ائمہ تمام انبیاء سے افضل ہیں

 Khan Khan

بحار الانوار

الجامعة لذکر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف
العلامة العلامة الحجة فخر الأئمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس سره"

المجلد السادس والعشرون



دار إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

ج ٢٦ باب تفضيلهم ﷺ على الأنبياء - ٢٩٧ -

٦٣ - كثر : الحسن بن أبي الحسن الدلمي باسناده عن فرج بن أبي شيبة قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام وقد تلا هذه الآية : « واذ أخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم

سلي الله عليه وآله » و لتصرته يعني وصيته أمير المؤمنين عليه السلام ، ولم يبعث الله نبياً ولا رسولاً إلا وأخذ عليه الميثاق لمحمد ﷺ بالنبوة وعلوي ﷺ بالامامة (١) .
بيان : يحتدل كون الضمير في الموضعين راجعاً إلى الرسول ﷺ ، لكن يكون نصرته بنصرة أمير المؤمنين عليه السلام (٢) .

٦٤ - عده : يجب أن يعتقد أن الله عز وجل لم يخلق خلقاً أفضل من محمد ﷺ و الأئمة عليهم السلام ، وأنهم أحب الخلق إلى الله عز وجل وأكرمهم وأولهم إقراراً به لما أخذ الله ميثاق النبيين في الذر ، وأن الله تعالى أعلى (٣) كل نبي على قدر معرفته ببيته ﷺ ، سبقه إلى الإقرار به ، ويعتقد أن الله تعالى خلق جميع ما خلق (٤) له ولا أهل بيته ﷺ ، وأنت لولا هم ما خلق السما ، ولا الأرض ولا الجنة ولا النار ولا آدم ولا حواء ولا الملائكة ولا شئاً مما خلق ، صلوات الله عليهم أجمعين (٥) .

نأسيدوناً بآيد : أن ما ذكره رحمه الله من فضل بيتنا وأئمتنا صلوات الله عليهم على جميع المخلوقات وكون أئمتنا ﷺ أفضل من سائر الأنبياء ، هو الذي لا يرتاب فيه من تتبع أخبارهم ﷺ على وجه الأذعان واليقين ، والأخبار في ذلك أكثر من أن تحصى ، وإنما أوردنا في هذا الباب قليلاً منها ، وهي متفرقة في الأبواب لاسيما باب صفات الأنبياء وأصنافهم ﷺ ، و باب أئمتهم ﷺ كلمة الله ، و باب بدء أئمتنا عليه السلام باب أسماء أئمتنا ، و أبواب فضائل أمير المؤمنين وقائمة

(١) كثر جامع الفوائد : ٥٤ و ٥٥ والآية في آل عمران : ٧٦ .

(٢) النسختان الحطيتان اللتان عند خاليتان من البيان .

(٣) في المصدر : أعلى ما أعلى كل نبي على قدر معرفته ومعرفة بيتنا محمد (ص) .

(٤) في المصدر جميع الخلق له .

(٥) اعتقادات الصدوق : ١٠٦ و ١٠٧ .

إماماً ﴿^(١)﴾ وأنما أرادوا أن يبلغوا في الصلاح والتقوى المبلغ الذي يتأسى بهم ﴿^(٢)﴾ قال : ولو كان المراد الإمامة لكان إماماً في الوقت لأنه صلى الله عليه وآله أثبتته كذلك في الحال فأما « سيد المسلمين وقائد الغر المحجلين » فلا شبهة في أنه لا يدل على الإمامة ، وقد بينّا ان وصف عليّ بأنه : (وليّ كلّ مؤمن) لا يدل على الإمامة ، فأما قوله صلى الله عليه وآله (ان علياً مني وأنا منه) فأما يدل ﴿^(٣)﴾ على الاختصاص والقرب ولا مدخل له في الإمامة ، فأما ادّعاؤهم انه صلى الله عليه وآله تقدّم بأن يسلم عليه بإمرة المؤمنين فمما لا أصل له ، ولو ثبت لدلّ على أنه الإمام في الحال لا في الثاني على ما تقدّم القول فيه ، . . . ، ﴿^(٤)﴾ .

يقال له : قد بينّا فيما تقدّم أن الخبر الذي يتضمّن الأمر بالتسليم على أمير المؤمنين عليه السلام بإمرة المؤمنين تتواتر الشيعة بنقله ، وانه أحد ألفاظ النص الجلي الذي دلّلنا على حصول شرائط التواتر فيه وقوله عليه السلام : (أنه سيد المسلمين وإمام المتّقين وقائد الغر المحجلين) ﴿^(٥)﴾ وقوله فيه : (هذا وليّ كلّ مؤمن ومؤمنة بعدي) ﴿^(٦)﴾ جار مجرى الخبر الأول

(١) الفرقان ٧٤ .

(٢) غ « يتأني بهم » وما في المتن أرجح .

(٣) ع « فأما يدخل » .

(٤) المغني ٢٠ ق ١ / ١٩٠ و ١٩١ .

(٥) أخرجه الحاكم في المستدرک ٣ / ١٣٧ وقال : هذا حديث صحيح الاسناد ، والمتّقى في كنز العمال ٦ / ١٥٧ وقال : أخرجه البارودي وابن قانع والبراز والحاكم وأبو نعيم ، والهيثمي في مجمع الزوائد ٩ / ١٢١ وقال : رواه الطبراني في الصغير .

(٦) في مسند أبي داود الطيالسي ٣ / ١١١ « إنّ علياً مني وأنا منه وهو وليّ كلّ مؤمن بعدي » فيه ١١ / ٣٦٠ « أنت وليّ كلّ مؤمن بعدي » وروي بهذا المضمون في مسند أحمد ٤ / ٤٣٧ و ٥ / ٣٥٦ وحلية الأولياء ٦ / ٢٩٤ ، وخصائص النسائي ص ١٩ و ٢٣ و كنز العمال ٦ / ١٥٩ و ٣٩٦ .

الشَّيْخُ فِي الْأَمَامَةِ

لِلشَّيْخِ الْمُتَضَيِّعِيِّ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَوْسَوِيِّ قَدْ سَمِعْتُهُ
الْمُتَوَفَّى ٤٣٦ هـ

مُفَقِّهُ وَفَقَّهِ عِلْمِهِ
السَّيِّدُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُسَيْنِيُّ الْفُضَيْلِيُّ

مُؤَلِّفُهُ
السَّيِّدُ فَاضِلُ الْمِيصْرِيِّ

الْحَفِيزُ الشَّيْخُ تَلَا بِحَدِّ



تبارك وتعالى بطاعتنا ونهى عن معصيتنا ، نحن الحجّة البالغة على من دون السماء و فوق الأرض .

٧- عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عبد الله بن بحر ، عن ابن مسكان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله ، عن محمد بن مسلم قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : الأئمة بمنزلة رسول الله ﷺ إلا أنهم ليسوا بأنبياء ، ولا يحلّ لهم من النساء ما يحلّ للنبي ﷺ ، فأما ما خلا ذلك فهم فيه بمنزلة رسول الله ﷺ .

﴿ باب ﴾

☆ (أن الأئمة عليهم السلام محدثون مفهمون) ☆

١- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحجاج ، عن القاسم بن محمد ، عن عبيد بن درادة قال : أرسل أبو جعفر عليه السلام إلى زرارة أن يعلم الحكم بن عتيبة أن أوصياء محمد عليه وعليهم السلام محدثون .

٢- محمد ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن زياد بن سوقة ، عن الحكم بن عتيبة قال : دخلت على علي بن الحسين عليه السلام يوماً فقال : يا حكم هل تدري الآية التي كان علي بن أبي طالب عليه السلام يعرف قاتله بها ويعرف بها الأمور العظام التي كان يحدث بها الناس ؟ قال الحكم : فقلت في نفسي : قد وقعت على علم من علم علي بن الحسين ، أعلم بذلك تلك الأمور العظام ، قال : فقلت : لا والله لا أعلم ، قال : ثم قلت : الآية تخبرني بها يا ابن رسول الله ؟ قال : هو والله قول الله عزّ ذكره : « وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي » (ولا محدث) ، وكان علي بن أبي طالب عليه السلام محدثاً فقال له رجل يقال له : عبد الله بن زيد ، كان أخا عليّ لأمه ، سبحان الله محدثاً ؟ ! كأنه ينكر ذلك ، فأقبل علينا أبو جعفر عليه السلام فقال : أما والله إن ابن أمتك بعد قد كان يعرف ذلك ، قال : فلمّا قال ذلك سكت الرجل ، فقال : هي التي هلك فيها أبو الخطاب (١) فلم يدر ما تأويل المحدث والنبي .

(١) هو محمد بن مقلّاس الأسدي الكوفي كان غالياً معلوماً ، كان يقول : ان الأئمة أنبياء ، لما سمع أنهم محدثون ولم يفرق بين المحدث والنبي ثم عدل عنه . وكان يقول : انهم آلهة . (ذكره الشهرستاني في الملل والنحل) .

١

الأصول

من
الكافي
تأليف

مطبعة
وزارة المعارف
اسلامى

تفكر لا تسكت لا ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق

الكلي في الرازي

المنو في سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صحيح وعلق عليه على أكبر نقاشي

شماره ثبت ٨٦٠	الطبعة الرابعة
الجزء الأول رده بندي	١٤٠١
تاريخ	١٢٤٢ / ٥ / ١٦
دار صعب	بيروت
دار المعارف	

٢٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ بَشِيرِ النَّبَّالِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ الْحَمَّامِ فَقَالَ : تَرِيدُ الْحَمَّامَ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : فَأَمْرٌ بِإِسْخَانِ الْحَمَّامِ ثُمَّ دَخَلَ فَاتَّزَرَ بِإِزَارٍ وَغَطَّى رِكْبَتَيْهِ وَسَرَّهَ ثُمَّ أَمَرَ صَاحِبَ الْحَمَّامِ فَطَلَى مَا كَانَ خَارِجًا مِنَ الْإِزَارِ ثُمَّ قَالَ : أَخْرَجْ عَنِّي ثُمَّ طَلَى هُوَ مَا تَحْتَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا فافعل .

٢٣ - سَهْلٌ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا يَدْخُلُ الرَّجُلُ مَعَ ابْنِهِ الْحَمَّامِ فَيَنْظُرُ إِلَى عَوْرَتِهِ .

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَنْدَارٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَوْسُفَ بْنِ السَّخْتِ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا تَمْسُكْ فِي الْحَمَّامِ فَإِنَّهُ يَذِيبُ شَحْمَ الْكَلْبَتَيْنِ ، وَلَا تَسْرُحْ فِي الْحَمَّامِ فَإِنَّهُ يَرْقُقُ الشَّعْرَ ، وَلَا تَغْسِلْ رَأْسَكَ بِالطِّينِ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالْغَيْرةِ ، وَلَا تَمْسُكْ بِالْخَرْفِ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرْصَ ، وَلَا تَمْسُحْ وَجْهَكَ بِالْإِزَارِ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ .

٢٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : لَا تَغْسِلُوا رُؤُوسَكُمْ بِطِينِ مِصْرَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالْغَيْرةِ وَ يُوْرِثُ الدِّيَاةَ .

٢٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عليه السلام قَالَ : الْعَوْرَةُ عَوْرَتَانِ الْقَبْلُ وَ الدُّبُرُ ، فَأَمَّا الدُّبُرُ فَسُتُورٌ بِالْأَلْيَتَيْنِ فَإِذَا سَتَرْتَ الْقَضِيبَ وَ الْبَيْضَتَيْنِ فَقَدْ سَتَرْتَ الْعَوْرَةَ .

وَ قَالَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : وَ أَمَّا الدُّبُرُ فَقَدْ سَتَرْتَهُ الْإِلْتَانُ وَ أَمَّا الْقَبْلُ فَاسْتَرَهُ بِيَدِكَ .

٢٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي هَمِيرٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : النَّظَرُ إِلَى عَوْرَةٍ مِنْ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ مِثْلُ نَظَرِكَ إِلَى عَوْرَةِ الْحِمَارِ ^(١)

٢٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ،

(١) يظهر من المؤلف وابن بابويه - رحمهما الله - القول بدلول الغبر ويظهر من الشهيد و جماعة عدم الخلاف في التحريم . (آت)

الفرع
من
الكتاب
تأليف
تفكر لا مثلاً لابي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق
الكليبي الرازي
المنوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة مشروح
بصحف قائلين علو عليه
على الكبر لغفاري
دائرة المعارف
اسلامى
تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية خاصة
في التصحيح
١٢٤٢/١١٦٤
الطبعة الثالثة
١٤٠١
المجلد السادس

حقوق الطبع والتعليق محفوظة لمؤلفه وناشره
دار صعب
بيروت
دار المعارف

میثم بحرانی قواعد المرآة فی علم الکلام میں لکھتا ہے کہ
ائمہ کا معصوم ہونا ہمارے نزدیک بالاتفاق ہے
اور اسی پر تواتر ہے
 Khan Khan

أحدهما: أَنَّ الإمامَ واحدٌ من الأئمة، فَإِنْ جاز أَنْ يكونَ مجموعُ الأئمةَ لطفاً له، فَلْيُجْزَئِ كُلَّ واحدٍ منهم ذلك، وحينئذٍ لا حاجةَ بهم إلى إمامٍ كما سبق.

الثاني: أَنَّ مجموعَ الأئمةِ سوى الإمام لا يكونُ معصوماً بالاتفاق؛ أمّا عندنا فظاهر، وأمّا عند الخصم فلخروج الإمام عن ذلك المجموع، وحينئذٍ يكون ذلك

قواعد الإملاء
في
علم الكلام

تَحْقِيقُ
أَنْمَارِ مَعَادِ الْمَظْفَرِ



المجموع جائز الخطأ، فلا يصلح أن يكون لطفاً في حق الإمام.

الوجه الثاني: أن الشريعة التي جاء بها الرسول ﷺ واجبة على جميع المكلفين إلى يوم القيامة، فلا بد لها من حافظ ينقلها إليهم من غير تغيير ولا تحريف، وإلا لكان التكليف بها تكليفاً بها لا يطاق، فذلك الناقل يجب أن يكون معصوماً وإلا لجاز فيها التغيير والتحريف، وقد أبطلناه. فذلك الحافظ المعصوم إما مجموع الأمة أو أحاد^(١) منها، والأول باطل؛ لأن عصمة مجموع الأمة إنما تُعلم بالنقل، فهي مشروطة بصحته، فلو جعلنا النقل مشروطاً بصحة عصمتهم لزم الدور، وإنه محال، فعين الثاني، وهو مرادنا^(٢) بالأئمة المعصومين^(٣).

سَلَمَناه، لَكِنْ إِنَّمَا^(١) تَكُونُ مَحْفُوظَةً بِنَقْلِ النَّاقلِ الْمُعَصَّومِ أَنْ لَوْ كَانَ ذَلِكَ النَّاقلُ بِحَيْثُ يُرَى وَتُسْتَفَادُ الشَّرِيعَةُ مِنْهُ، أَمَّا إِذَا لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ فَلَا.

شیخ مفید اوائل المقالات میں عصمت ائمہ کے حوالے سے لکھتا ہے کہ
 ائمہ جو احکام کے نفاذ، سزاؤں کے قیام، قوانین کی حفاظت اور لوگوں کو تادیب کرنے
 میں انبیاء کے قائم مقام ہیں وہ ان انبیاء کی طرح ہی معصوم ہیں

 Khan Khan

القول

في عصمة الأئمة عليهم السلام

أقول : إنَّ الأئمة القائمين مقام الأنبياء (ع) في تنفيذ الأحكام وإقامة
 الحدود وحفظ الشرائع وتأديب الأنام معصومون كعصمة الأنبياء ، وإنهم لا

وعقيدة التناسخ قديمة كانت موجودة في معتقدات كثير من الملل السابقة على العصر
 الإسلامي كأهل اليونان والهند وغيرهما وعلمهم سرت إلى الغلاة ومن يحدو حدوهم .
 وأما ما أشار إليه من مخالفة بني نوبخت فقد أشرنا سابقاً إلى أنهم من جهة اشتغالهم
 بعلوم الأوائل ومطالعة كتب الفلسفة ربما كانوا يبتجون إلى بعض آراء شاذة مخالفة لما عليه
 جمهور الشيعة وفقهائهم.

٧١



أوائل المقالات

في المذهب النجاشي

تأليف

نايفه العزاق وخزعة رحمان الدين
 الشيخ الفقيه محمد بن محمد بن النجاشي
 المرفوعة سنة ٨٤١٢



ذكر الكتاب الإسلامي
 بيروت - لبنان

يجوز منهم صغيرة إلا ما قدمت ذكر جوازه على الأنبياء وإنه لا يجوز منهم
 سهو في شيء في الدين ، ولا ينسون شيئاً من الأحكام^(١) ، وعلى هذا
 مذهب سائر الإمامية إلا من شذ منهم وتعلق بظاهر روايات لها تأويلات
 على خلاف ظنه الفاسد من هذا الباب .

والمعتزلة بأسرها تخالف في ذلك ويجوزون من الأئمة وقوع الكبائر
 والردة عن الإسلام .

باب ان الائمة هم اركان الارض

١- أحمد بن مهران، عن محمد بن علي: «و محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن محمد بن سنان، عن الفضل بن عمر، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ما جاء به علي عليه السلام أخذ به وما نهى عنه أنتهى عنه، جرى له من الفضل مثل ما جرى لمحمد عليه السلام ولمحمد عليه السلام الفضل على جميع من خلق الله عز وجل، المتعقب عليه في شيء من أحكامه كالمتعقب على الله وعلى رسوله (١) والراد عليه في صغيرة أو كبيرة على حد الشرك بالله، كان أمير المؤمنين عليه السلام باب الله الذي لا يؤتى إلا منه، وسبيله الذي من سلك بغيره هلك، وكذلك يجري لأئمة المهدي واحداً بعد واحد، جعلهم الله أركان الأرض أن تميد بأهلها وحجته البالغة على من فوق الأرض ومن تحت الثرى، وكان أمير المؤمنين صلوات الله عليه كثيراً ما يقول: أنا قسيم الله بين الجنة والنار (٢) وأنا الفاروق الأكبر وأنا صاحب العصا والميسم ولقد أقرت لي جميع الملائكة والروح والرسل بمثل ما أقرؤا به لمحمد عليه السلام ولقد حملت علي مثل حمله (٣) وهي حمله الرب وإن رسول الله عليه السلام يدعى (٤) فيكسى، وأدعى

(١) الصف: ٨. (٢) المتعقب: الطاعن والمترش والضمير في عليه لعل عليه السلام. (٣) أي قسم من الله بين الجنة والنار أي أهلها وذلك لأن جبه موجب للجنة وبضه موجب للنار، فيه يقسم الفريقان وبه يفرقان واما الفاروق الأكبر إذ به يفرق بين الحق والباطل وأهلها وصاحب العصا أي عصا موسى التي صارت إليه من شيب وإلى شيب من آدم يعني هي معنى أقدر بها على ما قدر عليه موسى والميسم بالكسر: الكواة، لما كان بعبه وبضه (ع) يشبه المؤمن من المنافق مكانه كان يسم على جبين المنافق بكسر التناق. (في) (٤) حملت على التكلم والبناء للمفعول والعلو بالضم: الاحمال، يعني كلفني الله دمي مثل ما كلف معدي من أعباء التبليغ والهداية وهي حولة الرب أي الاحمال التي وردت من الله سبحانه لتربية الناس وتكديهم (في) (٥) يدعى بعينه المجهول أي في إقامته وأدعى واكسى أي مثل دعائه وكساه ويستنطق بعينه المجهول أي المشاهدة أو الشفاعة أو للاحتجاج على الإلزام أو الاعمال والنطق بكسر الطاء، مصدر ميس (آت)

-١٩٧-

كتاب الحجّة

ج ١

فأكسى ويستنطق وأستنطق فأنطق على حد منطق، ولقد أعطيت خصلاً ما سبقني إليها أحذق لي علمت المنايا والبلايا، والأنايب وفصل الخطاب (١)، فلم يفتني ما سبقني، ولم يعزب عني ما غاب عني، أيشتر بأذن الله وأؤذي عنه، كل ذلك من الله مكنتني فيه بعلمه. الحسين بن محمد الأشعري، عن معلى بن محمد، عن محمد بن جمهور العمي، عن محمد بن سنان قال: حدثنا الفضل قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول، ثم ذكر الحديث الأول.

١

الأصول

من
الكافي
تأليف

مطابع
وزارة المعارف
اسلامى

تفان لا يشك إلا أني جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليتي الشرايبي

المنو في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صحيح وعلق عليه على أكبر الفقهاء

شماره ثبت ٨٦٠	الطبعة الرابعة
الجزء الأول رده بندي	١٤٠١
تاريخ	١٣٤٢/٦/١٦
دار صعب	دار المعارف
بيروت	

قُلِي بْنِ الْحُسَيْنِ رَجُلًا وَمَا أَرَادْتُمْ قَالَ : أَتَأْتِكَ بِالَّذِي جَمَلَ بَيْنَكَ مِيثَاقُ الْأَنْبِيَاءِ وَمِيثَاقُ الْأَوْصِيَاءِ
وَمِيثَاقُ النَّاسِ أَجْمَعِينَ لَمَّا أَخْبَرْتَنَا عَنْ الْوُسِيِّ وَالْإِمَامِ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَجُلًا فَقَتَحَرَّكَ
الْحَجَرُ حَتَّى كَلَّا أَنْ يَزُولَ عَنْ مَوْجِعِهِ . ثُمَّ أَطْلَقَهُ عَزَّ وَجَلَّ يِلْسَانِ عَرَبِيَّةٍ مُبِينٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ
إِنَّ الْوُسِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَا إِلَى عَلِيٍّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ أَهْلِ طَالِبٍ
إِنَّ فَاطِمَةَ بِسَبِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : فَالْمَرْفُوقَيْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يَقُولُ عَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَجُلًا
عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ ذَرْدَاةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَجُلًا وَقُلَهُ

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : جب امام حسینؑ شہید ہو گئے تو محمد حنفیہ نے ایک روز غلوت میں ایام
زین العابدین علیہ السلام سے کہا : اسے پھر یاد رکھو کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد وصیت و امامت امیر المؤمنین
کے سپرد کی ، پھر انھوں نے امام حسنؑ کو دی اور امام حسینؑ نے امام حسینؑ کو سپرد کیا اور تمہارے چچ بزرگوار نے خدا کا ورد اور
رحمت جہان پر کہ وہ شہید ہوئے اور انھوں نے اپنا دلی کسی کو نہیں بنایا اور میں تمہارا چچا ہوں تمہارے باپ کا بھائی
ہوں اور علی کا بیٹا بلحاظ قرسم سے بڑا ہوں پس امر وصیت اور امامت میں مجھے جھگڑا نہ کرو ، حضرت علی بن
الحسینؑ نے فرمایا اے چچا ، اللہ سے ڈرو اور اس چیز کا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حق دار نہیں ہو میں نصیحت کرتا ہوں کہ
تم ہاتھوں میں سے نہ بنو ، بد شک لے چچا میرے آپ نے نہ اکی رحمت جہان پر ، عراق جانے سے پہلے میرے لئے وصیت
فرمائی تھی اور شہادت ہے کہ جو ویرقیل یہ عہد میرے سپرد کیا تھا یہ رسول اللہ کے تبرکات ہیں ان میں سے مجھے جھگڑا نہ
کرو ، مجھے ڈر ہے کہ میں تمہاری فکر نہ ہو جاؤں اور حال تباہ نہ ہو ، خدا نے وصیت اور وراثت کو اولاد میں سے فرما
دیا ہے اگر تم یہ ماننا چاہتے ہو تو میرے ساتھ جبراسود کے پاس چلو تاکہ ہم اس کا فیصلہ کر لیں اور اس بارے میں سوال
کریں ، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات مکہ میں ہوئی ، پس دو دن پہلے ، جب جبراسود کے پاس آئے تو علی
الحسینؑ نے فرمایا : اب آپ اللہ کی طرف رجوع کیجئے اور درخواست کیجئے کہ وہ جبراسود کو تاقی کر دے ، پس محمد نے
ہا اور جبر سے سوال کیا ، اس نے کوئی جواب نہ دیا ، تب علی بن الحسینؑ نے فرمایا : لے چچا ، اگر آپ دس دینار دے تو
جواب دوں گا ، انھوں نے کہا اب تم بھی ایسا کرو پس حضرت علی بن الحسینؑ نے خدا سے دعا کی پھر فرمایا :۔

میں مجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذات کے واسطے جس نے فرمادیا : تمہیں ميثاق انبياء و اوصیاء اور تمام
لوگوں کے ميثاق کو کہ خبر دے مجھ کو اس امر کی کہ حسین علیہ السلام کے بعد دس دینار امام کون ہے راوی کہتا ہے کہ جب کہ
اس زمانہ سے حرکت ہوئی ، گویا وہ اپنی جگہ سے ہٹے جانے لگے ، پھر خدا نے اس کو گویا کیا اور اس نے واضح عربی میں کہا :۔
خدا گواہ ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام دس دینار امام ہیں یہ سن کر محمد حنفیہ ، علی بن الحسین کی امامت کے قائل ہو گئے

اور اس حکم میں تمام امت داخل ہے، سن کر میں ہنسا میں نے کہا: اے ابن عباس! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا خدا کے حکم میں اختلاف ہے انھوں نے کہا نہیں، میں نے کہا تم کیا فیصلہ کرو گے ایسے شخص کے بارے میں جس نے حملہ کر کے تلوار سے دوسرے شخص کی انگلیاں کاٹ دیں۔ پھر ایک دوسرے شخص نے بااِدا اس نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا یہ شخص اگر تمہارے پاس لایا جائے تو قاضی بنایا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے؟ انھوں نے کہا: میں قطعاً دست کو نہ دے گا کہ اس مقلوب کے ہاتھ کی دیت در مقلوب سے کہوں گا کہ دوسرے سے جس طرح چاہے صلح کر لے اور اس کو گرجوں گا وہ عادل قاضیوں کے پاس ایمانے کہا حکم خدا میں اتورے اختلاف پیدا ہو گیا اور تمہارا پہلا قول فرٹ گیا (یہ حکم تو لازماً اس کے منہ سے نکلے ہوا نفعی شرع)۔

خدا کو یہ پتہ نہیں کہ وہ مخلوق میں از قسم حدود کوئی ایسی شے حادث کرے جس کا بیان روئے زمین پر نہ ہو فیصلہ کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے ہاتھ قطع کرنے والے کا ہاتھ کاٹو اور دیت دلاؤ (انگلیوں کی یہ ہے اللہ کا وہ حکم جو شب قدر میں ہم پر نازل ہوا) اگر تمہارے رسول اللہ سے سننے کے بعد انکار کیا تو اللہ تم کو دامن جہنم لے گا۔ اسی طرح جیسے تم کو فضیلت علی کے انکار پر مذہب کا رویہ انھوں نے کہا اس پر میری بیٹائی گئی ہے فرمایا: تمہیں اس کا علم ہے واللہ! اللہ کا نہیں جو ان فرشتہ کے پر مارنے سے فرمایا۔ میں اس کی بات پر ہنسا اور میں نے اس کی مکرر عقلی نظر رکھ کر اس روز چھوڑ دیا۔ دوسرے روز میں پھر ان سے ملے میں نے کہا تم نے کل سے نہ یاد کیا؟ کلام پہلے نہیں کہا۔ تم سے پہلے علی ابن ابی طالب نے کہا۔ ہر سال شبِ قدر آتی ہے اس میں خدا کے تمام سال کے معاملات لے کر آتے ہیں بے شک اس امر کے لئے بعد رسول اللہ کہ کچھ ایسا اس پر ہوئے ضروری ہیں تم نے پوچھا تھا وہ کون ہیں حضرت نے فرمایا تھا میں اور میرے طلبہ گیارہ امام جو محدث ہیں تم نے کہا سوائے رسول اللہ کے نماز کے شب قدر کو نہیں دیکھا پس وہ فرشتہ تم پر ظاہر ہوا جو ان سے باتیں کرتا ہے اور اس نے کہا: اے عبد اللہ تو نے جھوٹ بولا، میری آنکھوں نے دیکھا ہے جو تجھ سے نبی نے بیان کی۔ تیری آنکھوں نے اس کو نہیں دیکھا (لیکن اس کے دل میں یہ بات پیش ہوئی تھی اور وہ کانوں سے سن چکا تھا) پس فرشتہ نے اپنا ہاتھ تم پر مارا اور تو اللہ کا ہو گیا ابن عباس نے کہا کہ اگر ہم کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ میں نے کہا تو اللہ کا حکم بھی اس کا حکم ہے جو مختلف دو اردوں کا حکم دیتا ہے انھوں نے کہا یہاں نہیں۔ میں نے کہا ایسے روئے ہے تم بھی جاک ہوئے اور دوسروں کو بھی جاک کیا۔

۳۔ وَ هَذَا الْإِشَارَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَ جَلَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: وَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ بِشَرِّهِ: بِشَرِّ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَ الْمُحْكَمُ لَيْسَ بِشَيْئَيْنِ إِلَّا مَا هُوَ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَمَنْ حَكَمَ بِنَا لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَحُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ اللَّهِ تَعَالَى وَ جَلَّ: وَ مَنْ حَكَمَ بِأَمْرٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ

فوق درجہ نبوت و رسالت و امامت درجہ ولایت ہے
درجہ ولایت مطلقہ رسول ہو یا نبی دامام یہ ان نفوس مقدسہ کے نام ہیں۔
 جن کو خداوند کریم نے ہدایت کا فرائض نام کیلئے بھیجا۔ اور ولی یہ اس کا اپنا نام ہے۔ حقیقتاً
 بالذات ولی مطلق پروردگار عالم ہے۔ ثانیاً بالقبول وہ اولیا ہیں۔ جن کی ولایت کا خود اس
 نے ارشاد فرمایا ہے عام انسانوں پر افضل اہل اسلام یعنی مسلمان اور مسلمانوں سے افضل اہل
 ایمان اور اہل ایمان سے افضل نبی اور نبیوں سے افضل رسول اور رسولوں سے افضل ہے
 امام۔ وہ انبیاء جو منصب امامت پر فائز ہیں۔ تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں وہ نبی
 و رسول بھی ہیں۔ اور درجہ امامت بھی رکھتے ہیں۔ اور ان انبیاء و مرسلین پر جو امام نہیں افضل
 ہیں۔ ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعضی و اتینا داؤد ذبواہ بمقتضی ہم نے بعض نبیوں کو بعض
 نبیوں پر فضیلت دی اور داؤد کو ہم نے زبور بخشی۔ خداوند کریم نے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق

ارشاد فرمایا۔ انی جاعلک للناس
 والاہوں پس مسئلہ امر ہے کہ
 اور اسی طرح بعض انبیاء کرام
 بامدنا وادھینا الیہم فہم
 (انبیاء) ہم نے ان کو امام بنایا
 نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے
 امام انبیاء کو ان انبیاء پر فضیلت
 اور اولوالعزم نبیوں سے
 اور مسلمانوں سے افضل
 رسول اور رسولوں سے
 میں صفات نبوت، رسالت
 مصطفیٰ بمصداق آیت مجیدہ
 امام بھی اور ولی بھی یعنی جو
 بعد خدا تمام کائنات سے خوا
 کو فضیلت نہیں ولی مطلق ہو

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہارہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسی بن علامہ محمد تقی مجلسی

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ



علم رائے اور اجتہاد سے نہیں ہے بلکہ یقین کی صورت سے ہے جس کو اُس سے حاصل کیا ہے جو نفس کے ہوا و ہوس سے بات نہیں کہتا تھا جو کچھ کہتا تھا وہ خدا کی جانب سے اُس پر وحی ہوتی تھی۔ اور ہر امام نے نفسہائے قدسی کے ساتھ امام سابق سے اخذ کیا تھا جو وہ رکھتے تھے اور بعض علم لدنی تھا جو خدا نے تعالیٰ کی جانب سے اُن پر فائز ہوتا تھا یا دوسری جہتوں سے جو اُن کے یقین کا باعث ہوتا تھا جیسا کہ حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ وہ محدث تھے یعنی ایک فرشتہ اُن کے ساتھ ہوتا تھا جو ہر اُس چیز کو جس کی اُن کو ضرورت ہوتی تھی ان کو القاء کرتا تھا اور اُن کے دل میں علوم الہی نقش ہوتا تھا اور یہ کہ کوئی زمانہ اُن میں سے کسی ایک سے خالی نہیں ہوتا اور زمین مع اپنے ساکنین کے دھنس جائے اور یہ کہ اُن کے ختم ہونے کے بعد زمین بھی فنا ہو جائے گی اور اُن سے زیادہ باقی نہ رہے گی اور اُن آئمہ کے آخری مہدی علیہ السلام ہیں۔ وہ زندہ ہیں جب خدا کی جانب سے اجازت پائیں گے ظاہر ہوں گے۔ کیا ایمان کی حقیقت میں ان تمام مراتب کا اعتقاد شرط ہے یا ان کی امامت اور ان کی اطاعت کے واجب ہونے کا اعتقاد کافی ہے۔ وہ دونوں وجہیں جو ہم نے نبوت کے بارے میں بیان کیں اس جگہ بھی قائم ہیں اور قول اول کو ترجیح دی جاسکتی ہے۔ اس پر جو ان کی امامت پر دلالت کرتی ہے وہ ان سب پر دلالت کرتی ہے خاص کر ان کی عصمت پر جو عقل و نقل دونوں سے ثابت ہے اور دوسرا قول جس پر ہم اکتفا کرتے ہیں۔ امامت اور ان کی اطاعت کے اعتقاد کے ساتھ ایمان میں ہے جیسا کہ احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیعہ راویوں کے ایک گروہ نے جو آئمہ کے زمانوں میں تھے اُن کی عصمت پر اعتقاد نہیں رکھتے تھے بلکہ اُن کو نیک عاملوں میں سے جانتے تھے جیسا کہ رجال کشی سے ظاہر ہوتا ہے۔ باوجود اس کے آئمہ نہ صرف اُن کے ایمان کا بلکہ اُن کی عدالت کا حکم کرتے رہے ہیں کیا کافی ہے ہر شخص کے لیے کہ گذشتہ اماموں کو اپنے زمانہ کے امام تک کو امام جانے اگرچہ باقی اماموں کو نہ جانے ظاہر ہے کہ کافی ہے اور بہت سی کتابوں اور حدیثوں میں رجال کے بارے میں روایتیں ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں اور بارہ اماموں کے اعتقاد کا واجب ہونا اُن جماعتوں پر ہے جو تمام آئمہ کی امامت کے بعد ہوئے ہیں۔ جیسے زمانہ قیامت کے لوگ ہیں لہٰذا اس کے بعد فرمایا ہے۔

شیعہ راویوں کا ایک گروہ آئمہ کو نیک عاملوں میں سے جانتے تھے

لہٰذا مؤلف فرماتے ہیں کہ مسئلہ اولیٰ میں جو عام حکم شیخ زین العابدین نے فرمایا ہے کسی جانب سے فقیر (مؤلف) کے نزدیک درست نہیں ہے لیکن امامت اور ان کی اطاعت کے واجب ہونے کا اعتقاد کافی ہے۔ بے وجہ ہے کہ جو

اردو ترجمہ

فی الحقیقۃ

— مصنف —

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

— مترجم —

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

پاکستان

الأرض (و رب البحر) ما علمكما في علم ربكما إلا مثل ما أخذت بمنقاري من هذا البحر قال فقال أبو جعفر ع أما لو كنت عندهما لسألتهما عن مسألة لا يكون عندهما فيها علم.

سید نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: جب موسیٰ عالم سے ملے تو اس سے کلام کیا اور سوال وجواب کئے پس دیکھا کہ ایک پرندہ آواز نکال کر آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ سمندر میں چلا جاتا ہے تو عالم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کیا تم جانتے ہو یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا کہہ رہا ہے؟۔ عالم نے کہا: یہ کہہ رہا ہے قسم آسمان کے رب، زمین کے رب اور سمندر کے رب کی تمہارے علم کی تمہارے رب کے علم سے وہی نسبت ہے جو میری چونچ کے ساتھ لگے ہوئے پانی کی اس سمندر سے۔ پھر امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں ان دونوں کے پاس ہوتا تو ان دونوں سے ایک مسئلہ پوچھتا جس کا علم دونوں کے پاس نہ ہوتا۔

حدیث ⑤ ﴿﴾ حدثنا إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن سيف التمار قال كنا عند أبي عبد الله ع ونحن جماعة (في الحجر) فقال (و رب هذه البنية و رب هذه الكعبة) ثلاث مرات ولو كنت بين موسى و الخضر لأخبرتهما أني أعلم منهما ولأنبأتهما بما ليس في أيديهما.

سیف التمار نے بیان کیا کہ ہم امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک کمرے میں تھے کہ آپؑ نے فرمایا: اس عمارت کے رب کی قسم! اور اس کعبہ کے رب کی قسم!۔ (راوی کہتا) یہ جملہ تین دفعہ کہا پھر فرمایا: اگر میں موسیٰ و خضر علیہ السلام کے درمیان ہوتا تو ان دونوں کو بتاتا کہ میں ان دونوں سے زیادہ علم والا ہوں اور انہیں وہ باتیں بتاتا جو انہیں معلوم نہ ہوتیں۔

حدیث ⑥ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن الحسين (بن سعيد) عن الحسين بن راشد

عن علي بن مهزيار عن الحسن بن سعيد قال وحدثوني جميعاً عن بعض أصحابنا عن عبد الله بن حماد (عن سيف التمار) قال كنا مع أبي عبد الله ع (جماعة من أصحابنا) (في الحجر) (فاقبل علينا) فقال علينا عين؟ فالتفتنا يمنة ويسرة و قلنا ليس علينا عين فقال و رب (هذه) الكعبة ثلاث مرات إن لو كنت بين موسى و الخضر لأخبرتهما أني أعلم منهما ولأنبأتهما بما ليس في أيديهما.

سیف التمار نے بیان کیا کہ ہم امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک حجرہ میں تھے تو آپؑ ہماری طرف مڑے اور فرمایا: یہاں کوئی جاسوس تو نہیں؟۔ ہم نے دائیں بائیں دیکھ کر کہا: جاسوس تو کوئی نہیں۔ آپؑ نے تین دفعہ فرمایا: رب کعبہ کی قسم!۔ (پھر فرمایا) اگر میں موسیٰ و خضر علیہ السلام کے درمیان ہوتا تو انہیں بتاتا کہ میں ان دونوں سے بڑا عالم ہوں اور میں انہیں وہ خبر دیتا جو ان دونوں کے پاس نہیں۔

باب نمبر ﴿٦﴾

ائمہ زیادہ جانتے ہیں یا موسیٰ و خضرؑ

حدیث ① ﴿ حدثنا محمد بن الحسین عن أحمد بن أبي بشر عن (کثیر بن
أبي حمران) قال قال أبو جعفر ع لقد سأل موسى العالم مسألة لم يكن عنده
جوابها و لقد سأل العالم موسى مسألة لم يكن عنده جوابها و لو كنت
عندهما لأخبرت كل واحد منهما بجواب مسألته و لسألتهما عن مسألة لا
يكون عندهما جوابها

کثیر بن ابی عمران نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے عالم سے سوال
کیا تو اس کے پاس اس کا جواب نہ پایا اور عالم نے موسیٰ علیہ السلام سے سوال پوچھا تو اُن کے پاس
بھی اس کا جواب نہ ملا۔ (پھر فرمایا) اگر میں اُن دونوں کے پاس ہوتا تو میں ان میں سے ہر ایک کو
ان کے مسئلے کا جواب دیتا لیکن میں ان سے کسی مسئلے کا جواب پوچھتا تو اس کا جواب ان کے پاس نہ
ہوتا۔

حدیث ② ﴿ حدثنا محمد بن الحسین عن عثمان بن عيسى عن ابن
مسكان عن سدير عن أبي جعفر ع قال لما لقي موسى العالم كلمه وساء له نظر
إلى خطاف يصفر ويرتفع في السماء ويتسفل في البحر فقال العالم لموسى أ
تدرى ما يقول هذا الخطاف؟ قال وما يقول؟ قال يقول ورب السماء ورب

بصائر الدرجات (جلد اول)

تالیف

ابوجعفر محمد بن حسن بن فروخ الصغار

متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی

(ایم اے عربی۔ عربی فاضل)

پبلشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

کہاں سے ضروری قرار دے دی گئی؟ دوسری بات یہ کہ انبیاء کے پاس حکومت اور دنیاوی جاہ و جلال نہ ہونے میں خدا کی یہی مصلحت نظر آتی ہے کہ اگر انبیاء کے پاس نبوت کے ساتھ حکومت بھی ہوتی تو بہت سارے لوگ محض ان کی حکمرانی کی وجہ سے ان کے ساتھ ہو جاتے جیسا کہ دنیاوی رسم چلی آ رہی ہے کہ لوگ حکمرانوں کے منظور نظر بننے کے ضرورت سے زیادہ خواہشمند ہوتے ہیں۔

اس طرح وہ امتحان ختم ہو جاتا جو خدا اپنے بندوں سے لینا چاہتا ہے جب مذکورہ بالا مصلحت خداوندی کے تحت انبیاء حکمران نہ بن سکے تو ان کی نیابت کرنے والے اماموں کے لیے حاکم وقت ہونا کیسے ضروری شرط ہو سکتی ہے۔ قرآن کی رو سے امام بننے کے لیے جو چیزیں ضروری ہیں وہ علم اور عمل ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک امامت کا مستحق کون ہے؟ خلاصہ بحث:

امامت کے بارے میں جو کچھ گذشتہ صفحات میں تحریر کیا جا چکا ہے اس کا خلاصہ ہم علمائے اہل سنت کی زبانی تحریر کر دیتے ہیں۔ خدا کے نزدیک امامت و پیشوائی کے لائق کون لوگ ہیں؟ مفسر قرآن مولانا محمد شفیع مفتی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

امامت و پیشوائی کے لائق اللہ کے نزدیک صرف وہ لوگ ہیں

جو عمل میں بھی کامل ہوں اور علم میں بھی۔

(معارف القرآن ج ۷، ص ۷۴)

امامت کا منصب کن لوگوں کے لیے ہے۔ مولانا مودودی اپنی تفسیر میں

لکھتے ہیں:

امام کا حکم صواب
نہی و
حکمت کی
بنیاد پر

ہم شیعہ بھی یہی بات کہتے ہیں کہ امامت کا معیار یہی ہے کہ امام عمل میں بھی کامل ہو اور علم میں بھی ہم تمام انصاف پسند احباب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ گزشتہ صفحات پر موجود آئمہ اہلبیت کے حالات غور سے پڑھیں تو آپ کو صاف نظر آئے گا کہ یہ ہستیاں علم میں بھی کامل تھیں اور عمل میں بھی اپنی مثال آپ تھیں۔ سورہ سجدہ کی مذکورہ بالا آیت نمبر ۲۴ میں موجود لفظ ”صبر“ کی تشریح کرتے ہوئے مفتی محمد شفیع مرحوم لکھتے ہیں کہ جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام یا مکروہ قرار دیا ہے۔ ان سے اپنے نفس کو روکنا ہے جس میں تمام احکام شریعت کی پابندی آ جاتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس امت میں جن لوگوں نے حرام ہی نہیں مکروہات سے بھی اپنا دامن بچایا وہ آئمہ اہلبیت ہیں۔



کیا سابقہ امتوں میں بھی اماموں کے پاس حکومت بھی ہوتی تھی؟
یہ سوال بھی اپنی جگہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اکثر علمائے اہلسنت تحریر اور تقریر کے ذریعے بیان کرتے رہتے ہیں کہ آئمہ اثنا عشر جن کی امامت کے شیعہ قائل ہیں ان کی بزرگی اپنی جگہ لیکن چونکہ ان آئمہ میں صرف دو کو حکومت مل سکی اور باقی آئمہ حکومت سے محروم رہے ہیں اس لیے انہیں امام کیسے تسلیم کیا جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ بات بھی کیوں نہ قرآن سے ہی معلوم کر لی جائے کہ سابق امتوں میں جو لوگ امام ہوتے تھے کیا ان کے پاس حکومت بھی ہوتی تھی اور کیا کوئی شخص اس وقت تک امام نہیں کہلوا سکتا تھا جب تک اسے حکومت حاصل نہیں ہو جاتی تھی؟ قرآن اس سوال کا جواب بھی نفی میں دیتا ہے۔ کیوں کہ جب نبی کے لیے حکمران ہونا شرط نہیں ہے تو پھر امام تو نبی کا نائب ہوتا ہے۔ اس کے لیے حکومت کی شرط

اول انعام یافتہ ۲۰۰۳ء

شیعیت کا مقدمہ

(مع اضافہ جات)

قرآن حدیث تاریخ کی روشنی میں

مذہب شیعہ

ایک تعارف، ایک مطالعہ

شیعہ کب بنے؟ سنی کب بنے؟ لفظ اہل سنت والجماعت کی ابتداء کس صدی میں ہوئی؟ امام بارہ کیوں ہیں؟ امامت کا مقام قرآن و سنت کی روشنی میں، آنحضرتؐ نے نماز کا کونسا طریقہ بتلایا ہے؟ کیا آپؐ رفع یدین کرتے تھے؟ نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ سجدہ گاہ رکھنا بھی آنحضرتؐ کی سنت ہے یا نہیں؟ جمع بین الصلوٰتین کے سلسلے میں احادیث کیا کہتی ہیں؟ نبی کریمؐ وضو کیسے کرتے تھے؟ روزہ کھولنے کا وقت قرآن و سنت کی روشنی میں کونسا ہے؟ شیعوں پر تحریف قرآن کا الزام کیوں لگایا گیا اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ نکاح متعہ کیا ہے؟ تقیہ کیا ہے؟ نماز جنازہ کا سنت طریقہ کونسا ہے؟

صحابہ کرامؓ کی عظمت و جلالت شیعوں کے نزدیک کس قدر ہے؟

ان تمام سوالوں کا جواب اس کتاب میں انتہائی شائستہ اور مدلل انداز میں دیا گیا ہے اور ہر فرقہ کے بزرگوں کا نام انتہائی احترام سے لیا گیا ہے اور پوری کوشش کی گئی ہے کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو۔

مؤلف: حسین الامینی

امامت

دانشمند معظم
جناب الامام سید محمد اختر رضوی
دام ظلہ العالی

دوسرے : پیغمبرؐ نے اعلان کے فوراً بعد یہ دعا فرمائی ”اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذ من خذلہ“۔ ”خدا یا! تو اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھ جو علیؑ کو دشمن رکھے، اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے اور اس کو چھوڑ دے جو علیؑ کو چھوڑ دے۔“ اس دعا سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس دن علیؑ کو کوئی ایسی اہم ذمہ داری سونپی گئی تھی جس کا فطری نتیجہ یہ تھا کہ کچھ لوگ ان کے دشمن ہو جائیں (اور وہ غیر معمولی ذمہ داری سوائے حکمران بنانے کے اور کوئی نہیں ہو سکتی) اور جس فریضہ کی انجام دہی میں ان کو ناصر و مددگار کی ضرورت پڑے گی کیا کبھی کسی نے سنا ہے کہ دوستی نبھانے کے لئے مددگار کی ضرورت ہو۔

۶۰

دوسری بحث

امامت اور تبلیغ دین:

گزشتہ بحث میں امامت کے مختلف پہلوؤں کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے عرض کیا تھا کہ ان مختلف پہلوؤں کو کامل طور پر مشخص ہونا چاہئے۔ جب تک امامت کے تمام پہلو مشخص و معین نہ ہوں گے، ہم اس مسئلہ پر بخوبی بحث نہیں کر سکتے۔ ہم عرض کر چکے ہیں کہ امامت میں ایک مسئلہ حکومت بھی ہے۔ یعنی پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد حکومت کیسی ہونا چاہئے؟ کیا حکومت کی تعیین خود مسلمانوں کے ذمہ ہے اور عوام کا فریضہ ہے کہ اپنے درمیان کسی کو اپنا حاکم معین کریں یا پیغمبر ﷺ نے اپنے بعد کے لئے اپنا نائب اور حاکم معین کر دیا ہے؟ ان دنوں اس مسئلہ کو کچھ اس ڈھنگ سے پیش کیا جانے لگا ہے کہ قہری طور سے ذہن پہلے اہل سنت کے نظریہ کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور انسان سوچنے لگتا کہ ان کا نظریہ فطرت سے زیادہ فریب ہے۔

امامت ورہبری

آیۃ اللہ شہید مرتضیٰ مطہری رحمہ اللہ



ناشر

شہید مطہری فاؤنڈیشن

حکومت، امامت کی ایک فرع:

ہمیں ہرگز اس اشتباہ اور مغالطہ میں نہیں پڑنا چاہیے کہ جہاں کہیں شیعوں کے نزدیک امامت کا مسئلہ درپیش ہو، اسے حکومت کا مسئلہ قرار دیں۔ نتیجہ میں یہ مسئلہ بہت ہی معمولی صورت اختیار کر لے اور صرف ایک فرعی حیثیت رہ جائے اور یہ کہا جائے کہ اب جبکہ حکومت اور حاکم کا مسئلہ درپیش ہے تو کیا حاکم کو سب سے افضل ہونا چاہیے؟ ممکن ہے جو شخص حاکم ہو وہ کسی طور سے تو افضل ہو واقعی افضل نہ ہو؟ یعنی سیاست اور نظم و تدبیر میں تو دوسروں سے بہتر ہو لیکن دوسرے اعتبارات سے بہت ہی پست ہو۔ ایک اچھا سیاست دان اور منتظم ہو خائن بھی نہ ہو لیکن کیا ضروری ہے کہ وہ معصوم بھی ہو؟ کیا ضروری ہے کہ نماز شب پڑھتا ہے یا نہیں؟ فقہی مسائل جانتا ہے یا نہیں؟ کیا ضروری ہے کہ جانے؟ ان مسائل میں وہ دوسروں سے معلومات حاصل کر لیتا ہے، فقط ایک کسی اعتباری فضیلت اس کے لئے کافی ہے۔ یہ تمام باتیں اس کا نتیجہ ہیں کہ ہم نے مسئلہ امامت کو فقط حکومت کی سطح پر دیکھا اور معمولی قرار دے دیا یہ بہت بڑا مغالطہ ہے اور ایسا مغالطہ ہے جس میں

بعض قدیم (علماء کلام) بھی جتنا ہو چکے ہیں۔ آج اسی مغالطہ کو بار بار دہرایا جاتا ہے اور ہوا دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب بھی امامت کا ذکر آتا ہے اس سے حکومت مراد لی جاتی ہے۔ جبکہ حکومت مسئلہ امامت کی ایک چھوٹی سی شاخ اور معمولی فرع کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان دونوں کو آپس میں مخلوط نہیں کرنا چاہیے۔ پھر امامت کیا ہے؟

امامت دین بیان کرنے میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین:

امامت کے سلسلہ میں جس چیز کو سب سے زیادہ اہمیت ہے وہ یہ ہے کہ امام دین کی تشریح اور اسے بیان کرنے میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہے، فرق صرف یہ ہے کہ امام پر وحی نہیں نازل ہوتی۔ بلاشبہ وحی صرف پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تھی اور ان کی رحلت کے بعد رسالت کا سلسلہ قطعی طور پر بند ہو گیا۔ امت کا مسئلہ یہ ہے کہ کیا

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ تمام آراء کو، ان کا بیان یا تشریح و تبلیغ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تھی کہ جب لوگ جانتے تھے کہ ان کا قول حق درحقیقت ہے جس میں اشتباہ یا غلطی کا امکان نہ ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہرگز یہ ان کا فلاں جواب درست نہیں ہے متاثر ہو گئے ہیں کیونکہ یہ باتیں عقیدہ ہو جائے کہ یہ جملہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہے لیکن اس میں ان سے ممکن ہے اس نے فلاں سوال کے جو

امامت ورہبری

آیہ اللہ شہید مرتضیٰ مطہری مدظلہ



ناشر

شہید مطہری فاؤنڈیشن

سب سے زیادہ عابد ہوتا ہے۔ غنائے کیا ہوا پیدا ہوتا ہے۔ پیدائش پاک و پاکیزہ ہوتی ہے۔ جس طرح اپنے سامنے کی چیزوں کو دیکھتا ہے اسی طرح پشت کی طرف بھی نظر کرتا ہے۔ زمین پر اس کا سایہ نہیں پڑتا۔ جب بطن مادر سے پیدا ہوتا ہے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ کر شہادتیں پڑھتا ہے۔ اس کو احکام ہوتا ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ فرشتوں کی گفتگو سنا ہے۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرہ اس کے جسم پر درست ہوتی ہے۔ اس کا بول و غلط نظر نہیں آتا کیونکہ زمین اس کا اپنے اندر چھپا لیتی ہے۔ اس کی خوشبو منک سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ لوگوں پر ان سے زیادہ اختیار رکھتا ہے اور ماں باپ سے زیادہ ان پر مہربان ہوتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ خاکساری اور تواضع سے پیش آتا ہے۔ جس بات کا حکم دیتا ہے خود بھی اس پر عمل کرتا ہے۔ جس سے منع کرتا ہے خود بھی اس سے باز رہتا ہے۔ اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔ اگر وہ کسی پتھر کے شق ہونے کی دعا کرے تو وہ بھی دو ٹکڑے ہو جائے۔ اس کے پاس سلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں اور حضرت کی تلوار ذوالفقار ہوتی ہے۔ اس کے پاس ایک صحیفہ میں اس کے دوستوں کے نام ہوتے ہیں جو قیامت تک ابتدا سے پیدا ہونے والے ہیں۔ اس کے پاس کتاب یعنی وہ دفتر جس میں اس کے دشمنوں کے نام ہیں ہوتا ہے۔ اس کے پاس جامعہ ہوتا ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور اس میں ہر وہ حکم ہے جس کی ضرورت پیش آتی رہے گی اور جعفر و اکبر و اصغر اباب ماغروا ناب کبش جو ہر علم کا مخزن ہے اور مصحف حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا یہ تمام تبرکات ہوتے ہیں۔

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّ الْإِمَامَ مُؤَيَّدَ رُوحِ الْقُدُسِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عُمُودٌ مِنْ نُورٍ يَرَى فِيهِ أَعْمَالُ الْعِبَادِ وَكُلَّمَا احتاجَ إِلَيْهِ لِدَلَالَةٍ أَظْلَعَ عَلَيْهِ

دوسری حدیث میں ہے کہ امام کے ساتھ روح القدس کی تائید ہوتی ہے اور اس سے سامنے ایک نور کا ستون ہے جس میں ہر بندے کے اعمال نیک و بد نظر آتے ہیں اور جس چیز کی احتیاج ہوتی ہے اس کو نظر آتی ہے۔ اور جس امر سے خدا چاہتا ہے اس کو مطلع کرتا ہے۔

وَقَالَ الصَّادِقُ عليه السلام يُبَسِّطُ لَنَا فَنَعْلَمُ وَيُقْبِضُ عَنَّا فَلَا نَعْلَمُ وَالْإِمَامُ يُوَلِّدُ وَيَلِدُ وَيَصْخُ وَ يَمْرُضُ وَيَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَبُولُ وَيَتَغَوَّطُ وَيَفْرَحُ وَيَحْزَنُ وَيَضْحَكُ وَيَبْكِي وَيَمُوتُ وَيُقْبَرُ وَيَزَادُ فَيَعْلَمُ وَدَلَالَتُهُ فِي خَصَلَتَيْنِ فِي الْعِلْمِ وَاسْتِجَابَةِ الدَّعْوَةِ وَكُلَّمَا أَخْبَرَ بِهِ مِنَ الْخَوَادِثِ الَّتِي تَخْدُثُ قَبْلَ كَوْنِهَا كَذَلِكَ بَعْدُ مَعَهُ دِلَالَةٌ إِلَى مَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله تَوَارَتْهُ مِنْ آبَائِهِ عليهم السلام.

و کون ذلك مما عهدہ إلیہ جبرئیل عن علام الغیوب و جمیع الأئمة الأحد عشر بعد النبی صلى الله عليه وآله قتلوا منهم بالسيف و هو أمير المؤمنین و الحسین عليهما السلام و الباقر عليه السلام قتلوا بالسم و جرى ذلك علیهم علی الحقیقة و الصحة لا كما یقولہ الغلاة و المفوضة لعنهم الله بأنهم یقولون

الخصال

جلد دوم

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین قر، سید ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

لاہور پاکستان

يَأْمُرُهُمْ بِهِ ، وَأَكْفَ النَّاسِ عَمَّا يَنْهَى عَنْهُ ، وَيَكُونُ دُعَاؤُهُ مُسْتَجَاباً ،
حَتَّى لَوْ أَنَّهُ دَعَا عَلَى صَخْرَةٍ لَانْشَقَّتْ نِصْفَيْنِ ، وَيَكُونُ عِنْدَهُ سِلَاحُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَيْفُهُ ذُو الْفَقَارِ ، وَيَكُونُ عِنْدَهُ
صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْمَاءُ شِيعَتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَصَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْمَاءُ
أَعْدَائِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَيَكُونُ عِنْدَهُ الْجَامِعَةُ ، وَهِيَ صَحِيفَةٌ
طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً ، فِيهَا جَمِيعُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَلَدُ آدَمَ ، وَيَكُونُ
عِنْدَهُ الْجَفَرُ الْأَكْبَرُ وَالْأَصْغَرُ ، إِهَابُ مَا عِزِّ ، وَإِهَابُ كَبِشٍ ، فِيهِمَا
جَمِيعُ الْعُلُومِ ، حَتَّى أَرْشُ الْخَدِشِ ، وَحَتَّى الْجِلْدَةُ وَنِصْفُ الْجِلْدَةِ
وَتِلْكَ الْجِلْدَةُ ، وَيَكُونُ عِنْدَهُ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ (١) .

(١١٤٢) ٢- وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ : أَنَّ الْإِمَامَ مُوَيَّدَ بِرُوحِ الْقُدُسِ ،
وَبَيَّنَهُ وَبَيَّنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَمُودٌ مِنْ نُورٍ يَرَى فِيهِ أَعْمَالُ الْعِبَادِ ،
وَ كُلَّمَا احْتَاجَ إِلَيْهِ لِدَلَالَةٍ أَطْلَعَ عَلَيْهِ (٢) .

(١١٤٣) ٣- وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : « يُبَسِّطُ لَنَا فَتَعْلَمُ ،
وَيُقَبِّضُ عَنَّا فَلَا نَعْلَمُ » (٣) .

(١) وسنده صحيح ، رجاله ثقات أجلاء عيون كبار .

(٢) بصائر الدرجات : ٤٥٤ ، بأسانيد متعددة .

(٣) بصائر الدرجات : ٥٣٣ ، بسند صحيح عن معمر عن الرضا عليه السلام .

الخطب الالهية

تأليف
إمام المحدثين
الشيخ محمد بن علي بن بابويه القمي
المعروف بالشيخ الصدوق

الجزء الثاني

حَقَّقَهُ وَصَحَّحَ أَسَانِيدَهُ
سَمَاحَةُ الْحُجَّةِ الشَّيخِ أَحْمَدُ الْمَاجُوزِي

ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله (عليه السلام) ، قال : لما ولي أمير المؤمنين (عليه السلام) شريعاً القضاء اشترط عليه أن لا ينفذ القضاء حتى يعرضه عليه .

ورواه الشيخ بإسناده عن علي بن إبراهيم مثله^(١) .

[٣٣٠٩١] ٢ - وعن محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن يعقوب ابن يزيد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبد الله بن جبلة ، عن أبي جميلة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله (عليه السلام) ، قال : قال أمير المؤمنين (عليه السلام) لشريح : يا شريح ! قد جلست مجلساً لا يجلسه^(٢) إلا نبي أو وصي نبي ، أو شقي .

ورواه الصدوق مرسل^(٣) ، وكذا رواه في (المقنع)^(٤) .

ورواه الشيخ بإسناده عن محمد بن أحمد بن يحيى مثله^(٥) .

[٣٣٠٩٢] ٣ - وعن عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن عيسى ، عن أبي عبد الله المؤمن ، عن ابن مسكان ، عن سليمان بن خالد ، عن أبي عبد الله (عليه السلام) ، قال : اتقوا الحكومة ، فإن الحكومة إنما هي للإمام العالم بالقضاء ، العادل في المسلمين لني^(٦) ، أو وصي نبي .

ورواه الصدوق بإسناده عن سليمان بن خالد^(٧) .

(١) التهذيب ٦ : ٢١٧ / ٥١٠ .

٢ - الكافي ٧ : ٤٠٦ / ٢ .

(٢) في الفقيه : ما جلسه (هامش المخطوط) .

(٣) الفقيه ٣ : ٨ / ٤ .

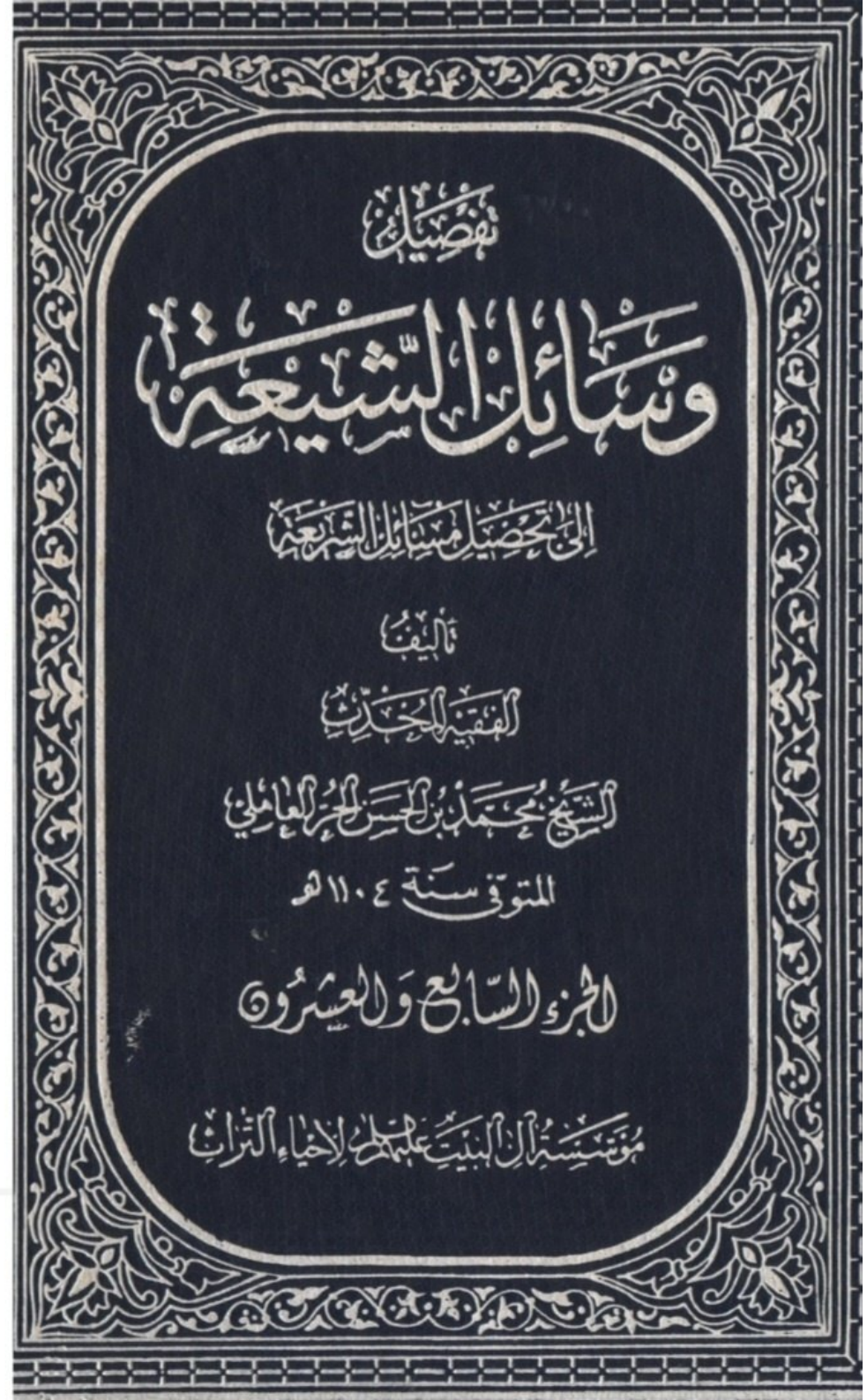
(٤) المقنع : ١٣٢ .

(٥) التهذيب ٦ : ٢١٧ / ٥٠٩ .

٣ - الكافي ٧ : ٤٠٦ / ١ .

(٦) في التهذيب : كني (هامش المخطوط) .

(٧) الفقيه ٣ : ٧ / ٤ .



بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب القضاء والاحكام

باب

(ان الحكومة انما هي للإمام عليه السلام)

١ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن عيسى ، عن أبي عبد الله المؤمن عن ابن مسكان ، عن سليمان بن خالد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اتفقوا الحكومة فإن الحكومة إنتماهي للإمام العالم بالقضاء العادل في المسلمين للنبي أو وصي النبي (١).

٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبد الله بن حبله ، عن أبي جميلة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام لشریح : يا شريح قد جلست مجلساً لا يجلسه إلا نبي أو وصي نبي أو شقي (٢).

(١) لا يخفى أن هذه الاخبار تدل بظواهرها على عدم جواز القضاء لنير المصوم عليه السلام ولا ريب أنهم عليهم السلام كان يبعثون القضاة الى البلاد فلا بد من حلها على ان القضاء بالامالة لهم ولا يجوز لنيرهم تصدى ذلك الا باذنهم وكذا في قوله : « لا يجلسه الا نبي » اي بالامالة والعامل أن العصر اضافى بالنسبة الى من جلس فيها بفير اذنهم وتصميم عليهم السلام (آت)
(٢) يحتمل أن يكون الغرض بيان صوبة القضاء وانه لنير المصوم غالباً يستلزم الشقاء أو بيان انه من زمن النبي صلى الله عليه وآله الى هذا الزمان ما جلس في الا هذه الثلاثة الامتاف . و يؤيده ما في الفقيه « ما جلس » (آت)

الفرع

الكافي

تأليف

تفكر لا مثلاً إلى جعفر بن محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليني الرازي

أتمنى في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

٨٦٦

شماره ثبت

ردده بندی

صححه قائله علقه عليه

على الكبر لغفاري

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تأمله ينج

في التتميع

١٣٤٢/٤/١٦

بنياو
وزارة المعارف
اسلامي

الطبعة الثالثة

١٤٠١

المجلد السابع

- ٤٠٧ -

كتاب القضاء والاحكام

ج ٧

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لما ولي أمير المؤمنين صلوات الله عليه شريحاً القضاء اشترط عليه أن لا ينفذ القضاء حتى يعرضه عليه .

حقوق الطبع والتقليد محفوظة لهذا الناشر

دار المعارف

بيروت

دار صعب

ورواه الشيخ بإسناده عن سهل بن زياد مثله^(٣) .

[٣٣٠٩٣] ٤ - وعن علي بن محمد ، (وغيره)^(١) ، عن سهل بن زياد ، وعن محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى جميعاً ، عن ابن محبوب^(٢) ، عن هشام بن سالم ، عن أبي حمزة ، عن أبي إسحاق السبيعي ، عن حدثه ممن يوثق به ، قال : قال أمير المؤمنين (عليه السلام) : إن الناس ألوا^(٣) بعد رسول الله (صلى الله عليه وآله) إلى ثلاثة : ألوا إلى عالم على هدى من الله ، قد أغناه الله بما علم عن^(٤) غيره ، وجاهل مدع للعلم ، لا علم له ، معجب بما عنده ، قد^(٥) فتته الدنيا ، وفتن غيره ، ومتعلم من عالم على سبيل هدى من الله ونجاة ، ثم هلك من ادعى ، وخاب من افترى .

[٣٣٠٩٤] ٥ - وعن علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن جميل ، عن أبي عبد الله (عليه السلام) ، قال : سمعته يقول : يغدو الناس على ثلاث أصناف : عالم ، ومتعلم ، وغثاء ، فنحن العلماء ، وشيعتنا المتعلمون ، وسائر الناس غثاء .

[٣٣٠٩٥] ٦ - وعن الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد عن الوشاء ، عن أبان بن عثمان ، عن عبد الله بن سليمان ، قال : سمعت أبا جعفر (عليه السلام) ، وعنده رجل من أهل البصرة^(١) ، وهو يقول : إن الحسن البصري

(٣) التهذيب ٦ : ٢١٧ / ٥١١ .

٤ - الكافي ١ : ٢٦ / ١ .

(١) ليس في المصدر

(٢) في المصدر زيادة : عن أبي أسامة

(٣) آل : رجع « الصحاح » (أول) ٤ : ١٦٢٨ .

(٤) في المصدر زيادة : علم .

(٥) في المصدر : وقد .

٥ - الكافي ١ : ٢٦ / ١ .

٦ - الكافي ١ : ٤٠ / ١٥ .

(١) في المصدر زيادة : يقال له : عثمان الاعمى .

يزعم أن الذين يكتمون العلم تؤذي ريح بطونهم أهل النار ، فقال أبو جعفر (عليه السلام) : فهلك إذا مؤمن آل فرعون^(٢) ، ما زال العلم مكتوماً منذ بعث الله نوحاً ، فليذهب الحسن يميناً وشمالاً ، فوالله ما يوجد العلم إلا ههنا .

[٣٣٠٩٦] ٧ - وعن أبي عبد الله الأشعري^(١) ، رفعه عن هشام بن الحكم ، عن أبي الحسن موسى بن جعفر (عليه السلام) - في حديث طويل - قال : لا نجاة إلا بالطاعة ، والطاعة بالعلم ، والعلم بالتعلم ، والتعلم بالعقل يعتقد ، ولا علم إلا من عالم رباني

[٣٣٠٩٧] ٨ - محمد بن محمد المفضل الله عليه وآله ، قال : من جعل قاضياً فقد

[٣٣٠٩٨] ٩ - محمد بن الحسن بن فضالة بن أيوب ، عن داود بن فرق الخصب^(١) ، عن جعفر بن محمد (عليه

أبي ليلى : بأي شيء تقضي ؟ قال : عليه وآله) ، وعن علي (عليه السلام) : فبلغك عن رسول الله (صلى الله عليه وآله) قال : نعم ، قال : فكيف تقضي بغير بلغك هذا ؟! فما تقول : إذا جيء بأرض أخذ رسول الله (صلى الله عليه وآله) وقال : يا رب إن هذا قد قضى بغير ما قضيت ؟!

(٢) مؤمن آل فرعون : حبيب النجار (هامش المخطوط) .

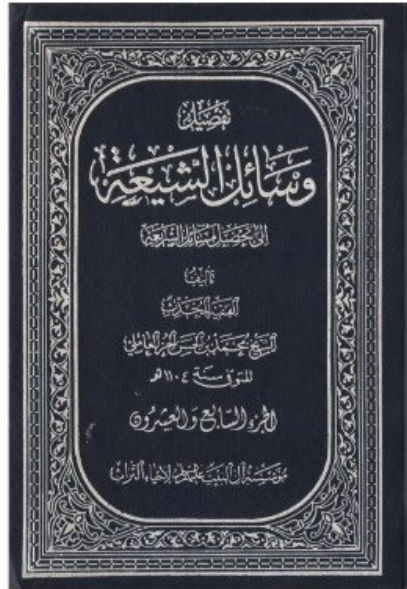
٧ - الكافي ١ : ١٣ / ١٢ .

(١) في المصدر زيادة : عن بعض أصحابنا .

٨ - المقنعة : ٧٢١ .

٩ - التهذيب ٦ : ٢٢٠ / ٥٢١ .

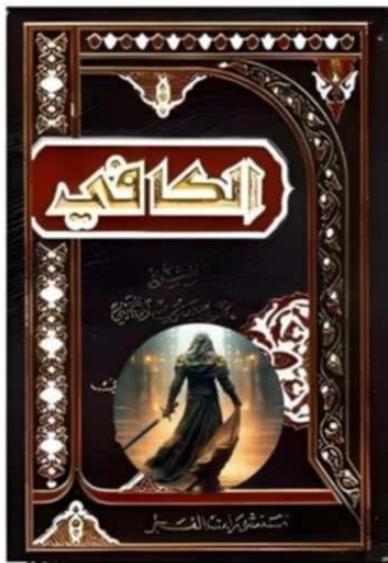
(١) في المصدر : سعيد بن أبي الحبيب المجلي



امام قائم غائب اس لیے ہوا کیوں کہ اسے اپنے قتل ہو جانے کا خوف تھا۔

زرارہ کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق کو کہتے سنا کہ غلام یعنی امام مہدی کے لیے ظاہر ہونے سے قبل غائب رہنا ہے میں نے پوچھا کیوں؟ فرمایا وہ ڈرتا ہے اور یہ کہتے ہوئے امام جعفر نے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا زرارہ وہی منتظر ہے۔

(اصول الکافی 1/207)



الْمُفَضَّلُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّا كُنْمْ دَعَرَكُمْ، وَلَتَمَحْضُنَّ حَتَّى يُقَالَ: مَاتَ، قُتِلَ، هَلَكَ، بِأَيِّ وَاسْمٍ تَكُونُونَ كَمَا تُكْفَى السُّفْنُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ، فَلَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ وَأَيْدِهِ بِرُوحٍ مِنْهُ، وَلَتَرْفَعَنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً، لَا يُدْرَى نَضَعُ؟ قَالَ: فَتَنْظُرُ إِلَى شَمْسٍ دَاخِلَةٍ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا مَرُونا أَبِينِ مِنْ هَذِهِ الشَّمْسِ.

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ابْنِ أَبِي الصَّرِيحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي صَلَاةِ الْقَائِمِ قَوْلًا: كَأَنَّكَ تَذْكُرُهُ حَيَاتَهُ أَوْ غَيْبَتَهُ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي الْخَنَازِيرُ، إِنَّ إِخْوَةَ يُوسُفَ عليه السلام كَانُوا أَسْبَاطًا أَوْلَادَ الْأَنْبِيَاءِ إِخْوَتُهُ وَهُوَ أَخُوهُمْ، فَلَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى قَالَ: أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُجَّتِهِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ كَمَا فَعَلَ يُوسُفُ، إِنَّ يُوسُفَ عليه السلام كَانَ إِلَيْهِ مَلِكٌ مِصْرَ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدِهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ يَوْمًا، فَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُعْلِمَهُ لَقَدَّرَ عَلَى ذَلِكَ، لَقَدْ سَارَ يَعْقُوبُ عليه السلام وَوَلَدُهُ عِنْدَ الْبِشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلَى مِصْرَ، فَمَا تَنَكَّرَ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ يَفْعَلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ بِحُجَّتِهِ كَمَا فَعَلَ يُوسُفُ، أَنْ يَمِشِيَ فِي أَسْوَاقِهِمْ وَيَطَأُ بُسْطَهُمْ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ لَهُ كَمَا أَذِنَ لِيُوسُفَ قَالُوا إِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ؟ قَالَ: أَنَا يُوسُفُ.

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْحَشَابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَّارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ لِلْغُلَامِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ. قَالَ: قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: يَخَافُ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ - ثُمَّ قَالَ: يَا زُرَّارَةُ: وَهُوَ الْمُتَنَظِّرُ، وَهُوَ الَّذِي يُشَكُّ فِي وَلَا دَيْتِهِ، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: مَاتَ أَبُوهُ بِلَا خَلْفٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: حَمَلٌ. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: إِنَّهُ وَلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسِتِّينَ، وَهُوَ الْمُتَنَظِّرُ، غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يَمْتَحِنَ الشَّيْعَةَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُونَ يَا زُرَّارَةُ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ: إِنْ أَذْرَكْتُ ذَلِكَ الزَّمَانَ أَيَّ شَيْءٍ أَعْمَلُ؟ قَالَ: يَا زُرَّارَةُ إِذَا أَذْرَكْتَ هَذَا الزَّمَانَ قَادَعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ، اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ، اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ صَلَلْتُ عَنْ دِينِي» ثُمَّ قَالَ: يَا زُرَّارَةُ: لَا بُدَّ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ بِالْمَدِينَةِ، قُلْتُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ، أَلَيْسَ يَقْتُلُهُ جَيْشُ الشَّيْطَانِيِّ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ جَيْشُ آلِ بَنِي فُلَانٍ يَجِيءُ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ، فَيَأْخُذُ الْغُلَامَ فَيَقْتُلُهُ، فَإِذَا قَتَلَهُ بَغِيًّا وَعَدُوًّا وَظُلْمًا لَا يُمَهِّلُونَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَوَقَّعُ الْفَرَجَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۶ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُنْتَنَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ رضہ نے فرمایا کہ
صاحب الامر کو ان کے نام سے نہ پکارے گا مگر کافر۔

نوٹ: اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آل رسول کے لیے وہ اتنا
خوفناک دور تھا کہ حضرت صاحب الامر کا نام لینا اور ان کو موجود کہنا جان
جوکھوں کا معاملہ تھا۔

(اصول الکافی 1/204)

اصول الکافی ۳

۲۰۴



کان

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ النَّيْسَابُورِيِّ، عَنْ
بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرٍ ظَرِيفِ الْخَادِمِ أَنَّهُ رَأَى.

۱۴ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ ابْنِ
وِثَالَتَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ
أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَاهُ إِثَاءً.

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ بَعْضِ
لِي، قَوَّافِنَا إِلَى الْمُؤَقِفِ فَإِذَا شَابَّ قَاعِدٌ عَلَيْهِ إِذَا وَرَدًا، وَفِي
بِمَائَةٍ وَخَمْسِينَ دِينَارًا وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، قَدْنَا مِنَّا سَائِلٌ قَرَدًا
مِنَ الْأَرْضِ وَنَاوَلَهُ، قَدَعَا لَهُ السَّائِلُ وَاجْتَهَدَ فِي الدَّعَاءِ وَأَطَاعَ
السَّائِلِ فَقُلْنَا لَهُ وَيَحَكَ مَا أَغْطَاكَ؟ فَأَرَانَا حَصَاةً ذَهَبٍ مُضْرَمَةً،
مَوْلَانَا عِنْدَنَا وَنَحْنُ لَا نَذَرِي، ثُمَّ ذَهَبْنَا فِي طَلَبِهِ قَدَرْنَا الْمُؤَقِفَ
حَوْلَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَقَالُوا شَابَّ عَلَوِيٌّ يَحُجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَا شَاءَ.

۱۳۵ - باب فِي النُّهْيِ عَنِ الْإِسْمِ

۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ:
سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ عليه السلام يَقُولُ: الْخَلْفُ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلْفِ مِنْ بَعْدِ
الْخَلْفِ؟ قُلْتُ: وَلِمَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ شَخْصَهُ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، قُلْتُ:
فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ.

۲ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّالِحِيِّ قَالَ: سَأَلَنِي أَصْحَابُنَا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنْ
أَسْأَلَ عَنِ الْإِسْمِ وَالْمَكَانِ، فَخَرَجَ الْجَوَابُ: إِنْ دَلَّلْتُمْ عَلَى الْإِسْمِ أَذَاعُوهُ وَإِنْ عَرَفُوا الْمَكَانَ دَلُّوا عَلَيْهِ.

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ قُضَالٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا
الْحَسَنِ الرُّضَا عليه السلام يَقُولُ - وَسُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ - فَقَالَ: لَا يُرَى جِسْمُهُ، وَلَا يُسَمَّى اسْمُهُ.

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْذُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ
اللَّهِ عليه السلام قَالَ: صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ لَا يُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ إِلَّا كَافِرٌ.

۱۳۶ - باب نَادِرٌ فِي حَالِ الْغَنِيَّةِ

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ
يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ
اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعِبَادُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَأَرْضَى مَا يَكُونُ عَنْهُمْ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّةَ اللَّهِ جَلَّ

فرمان امام جعفر الصادق

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کن مصائب اور حالات سے واسطہ پڑنے والا ہے اور وہ کدھر کا رخ اختیار کرے گا تو ایسا امام لوگوں پر اللہ کی طرف سے حجت نہیں ہے یعنی وہ امامت کے لائق نہیں ہے جس عنوان کے تحت یہ عبارت درج کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ یقیناً ائمہ کرام اپنی موت کے وقت کو جانتے ہیں اور وہ اپنے اختیار سے ہی مرتے ہیں۔

(اصول الکافی 1/153)

کتاب الحجۃ

۱۵۳



فَلَمَّا أَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَصَارَ فِي مَنْزِلِهِ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَصِيرٍ وَمِيسِرٌ
تَقُولُ كَذَا وَكَذَا فِي أَمْرِ جَارِيَتِكَ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ كَثِيرًا
يَا سَدِيرُ: أَلَمْ تَقْرَأِ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهِمَا
عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا مَا يَكُ بِهِ، قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرَفُكَ؟ [النمل: ١٠٠]
قَالَ: فَهَلْ عَرَفْتَ الرَّجُلَ؟ وَهَلْ عَلِمْتَ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ
فَطَرِقَ مِنَ الْمَاءِ فِي الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ فَمَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ
هَذَا، فَقَالَ: يَا سَدِيرُ: مَا أَكْثَرَ هَذَا؛ أَنْ يَنْسِبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى
وَجَدْتَ فِيهِمَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْضًا: «قُلْ كَفَى
الْكِتَابِ» [الرعد: ٤٣] قَالَ: قُلْتُ: قَدْ قَرَأْتُهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ. قَالَ:
عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ بَعْضُهُ؟ قُلْتُ: لَا، بَلْ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ
عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللَّهُ كُلُّهُ عِنْدَنَا، عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللَّهُ كُلُّهُ عِنْدَنَا.

٤ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ
مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ عَمَارِ السَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِمَامِ يَغْلَمُ الْغَيْبُ؟ فَقَالَ:
لَا، وَلَكِنْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْلَمَ الشَّيْءَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ ذَلِكَ.

١٠٣ - بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ إِذَا شَاؤُوا أَنْ يَغْلَمُوا عُلُمُوا

١ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ابْنِ
مُسْكَانَ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِمَامِ إِذَا شَاءَ أَنْ
يَغْلَمَ عُلِمَ.

٢ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ،
عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِمَامِ إِذَا شَاءَ أَنْ يَغْلَمَ أَعْلِمَ.

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ
أَبِي عُبَيْدَةَ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِمَامِ إِذَا أَرَادَ الْإِمَامُ أَنْ يَغْلَمَ شَيْئًا أَعْلَمَهُ اللَّهُ ذَلِكَ.

١٠٤ - بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ يَغْلَمُونَ مَتَى يَمُوتُونَ، وَأَنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ إِلَّا بِاخْتِيَارٍ مِنْهُمْ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْقَاسِمِ الْبَظَلِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِمَامِ لَا يَغْلَمُ مَا يُصِيبُهُ وَإِلَى مَا يَصِيرُ،
فَلَيْسَ ذَلِكَ بِحُجَّةٍ لِي عَلَى خَلْقِهِ.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ

راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری کے انتقال کے بعد ہمارے اصحاب نے کہا کہ میں حضرت صاحب الامر سے ان کا نام اور جگہ معلوم کروں جواب آیا کہ تم نام معلوم کرو گے تو لوگ اسے شہرت دیں گے اور یہ ہمارے خاندان کے لیے مضرت رساں ہو گا اور اگر مکان کا پتہ چل گیا تو چڑھ دوڑیں گے۔

(اصول الکافی 1/204)

اصول الکافی ۳

۲۰۴



۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ النَّيْسَابُورِيِّ، عَنْ
بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرٍ ظَرِيفٍ الْخَادِمِ أَنَّهُ رَأَاهُ.

۱۴ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ ابْنِ
وَمِائَتَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ
أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَاهُ إِثْبَاهُ.

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ بَعْضِ
لِي، قَوَّامُنَا إِلَى الْمُؤَقِّفِ فَإِذَا شَابَّ قَاعِدٌ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ، وَفِي
بِمِائَةٍ وَخَمْسِينَ دِينَارًا وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّعْرِ، قَدْنَا مِنَّا سَائِلٌ قَرَدْنَا
مِنَ الْأَرْضِ وَنَاوَلَهُ، قَدْعَا لَهُ السَّائِلُ وَاجْتَهَدَ فِي الدَّعَاءِ وَأَطْلَعَ
السَّائِلُ قُلْنَا لَهُ وَنَحَكَ مَا أَغْطَاكَ؟ فَأَرَانَا حَصَاةً ذَهَبٍ مُضْرَسَةً،

مَوْلَانَا عِنْدَنَا وَنَحْنُ لَا نَدْرِي، ثُمَّ ذَعَبْنَا فِي طَلْبِهِ قَدْرُنَا الْمُؤَقِّفِ
حَوْلَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَقَالُوا شَابَّ عَلَوِيٌّ يُحْجِجُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَا شِيبَا.

۱۳۵ - باب فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِسْمِ

۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ:
سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ عليه السلام يَقُولُ: الْخَلْفُ مِنْ بَغْدِي الْحَسَنِ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلْفِ مِنْ بَغْدِ
الْخَلْفِ؟ قُلْتُ: وَلِمَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ شَخْصَهُ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، قُلْتُ:
فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ.

۲ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّالِحِيِّ قَالَ: سَأَلَنِي أَصْحَابُنَا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنْ
أَسْأَلَ عَنِ الْإِسْمِ وَالْمَكَانِ، فَمَخَّرَجَ الْجَوَابَ: إِنَّ دَلَلْتُمْ عَلَى الْإِسْمِ أَذَاعُوهُ وَإِنْ عَرَفْتُمُ الْمَكَانَ دَلُّوا عَلَيْهِ.

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْبِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا
الْحَسَنِ الرُّضَا عليه السلام يَقُولُ - وَسُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ - فَقَالَ: لَا يَرَى جِسْمَهُ، وَلَا يُسَمَّى اسْمُهُ.

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ
اللَّهِ عليه السلام قَالَ: صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ لَا يُسَمَّى بِاسْمِهِ إِلَّا كَافِرٌ.

۱۳۶ - باب نَادِرٌ فِي حَالِ الْغَيْبَةِ

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَمْرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ
يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَمْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ
اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعِبَادُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَأَرْضَى مَا يَكُونُ عَنْهُمْ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّةَ اللَّهِ جَلَّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الشانی

کتاب الحجت کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت ثقل الاسلام ملا فدا مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی مدظلہ العالی

مفسر قرآن جامعہ ادبیہ اعظم مولانا السید ظفر حسین صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الابرہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی



ظفر شمیم سلیم ظلم آباد نمبر ۱ کراچی

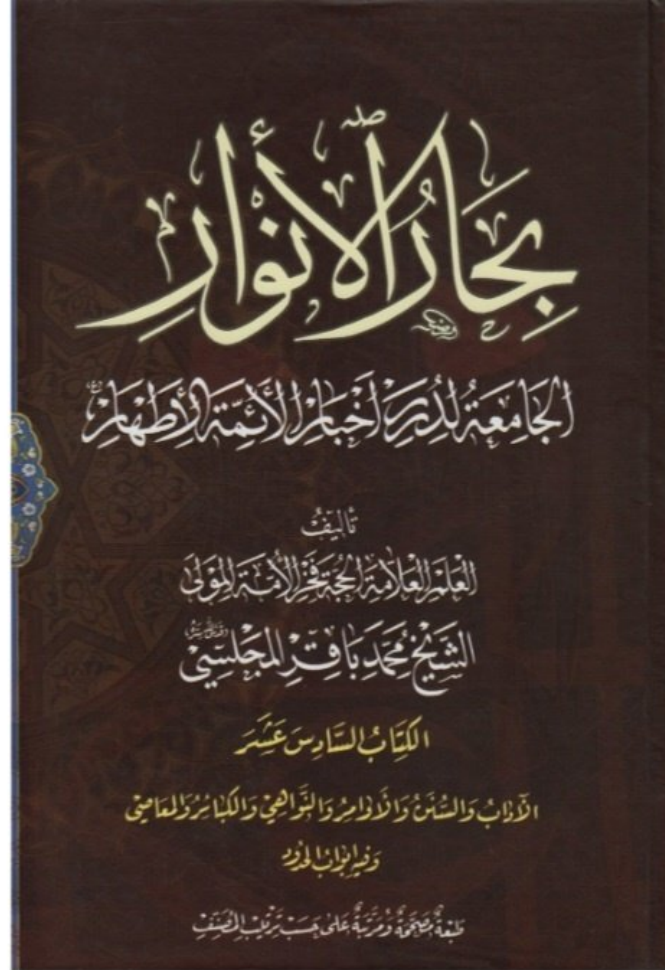
قُلْتُ : هَذَا دَوْلَةٌ بِالْمَدِينَةِ وَلَمْ يَظْهَرْ لِأَحَدٍ حَتَّى مَضَى أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا ذَاَهُ أَحَدٌ فَكَيْفَ هَذَا ؟
- أَحَدٌ ثَقَفِي بِذَلِكَ - فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَيَّنَّ حُجَّتَهُ مِنْ سَائِرِ خَلْقِهِ بِكُلِّ
شَيْءٍ وَيُعْطِيهِ اللُّغَاتِ وَمَعْرِفَةَ الْأَنْسَابِ وَالْأَجَالِ وَالْحَوَادِثِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحُجَّةِ وَ
الْمُخْجُوجِ فَرْقٌ .

۱۱۔ ارادی کہتا ہے میں نے بار بار لوگوں سے سنا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے غلاموں سے ان کی زبانوں میں جو
ترکی، رومی اور صقلابی ہیں کلام کرتے ہیں مجھے اس بات پر بڑا تعجب تھا دل میں کہتا تھا یہ پیدا ہوئے مدینہ میں اور امام علی نقی
علیہ السلام کمرے تک گھر سے نکلے نہیں اور نہ کوئی ان کے پاس آیا انہوں نے یہ زبانیں سیکھیں کہاں سے یہ میں نے اپنے دل میں کہا حضرت
ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ نے ظاہر کیا ہے اپنی حجت کو تمام مخلوق پر اور عطا کیا ہے اس کو علم لغات و انسب و
أعمال و حوارث . اگر ایسا نہ ہو تو کیا فرق رہے حجت خدا اور عام لوگوں میں۔

۱۲ - إِسْحَاقُ ، عَنْ الْأَفْزَعِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْأَنْبَاءِ هَلْ يَخْتَلِمُ؟ وَقُلْتُ
فِي نَفْسِي بَعْدَ مَا قُصِّلَ الْكِتَابُ : الْأَخْلَامُ شَيْطَانَةٌ وَقَدْ أَغَادَا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَوْلِيَاءَهُ مِنْ ذَلِكَ ، فَوَدَّ
الْجَوَابُ : حَالُ الْأَيْمَةِ فِي الْمَنَامِ خَالَهُمْ فِي الْبَقْعَةِ لَا يَغْيُرُ النَّوْمُ مِنْهُمْ شَيْئاً وَقَدْ أَغَادَا اللَّهُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ
لُغَةِ الشَّيْطَانِ كَمَا حَدَّثَكَ نَفْسُكَ .

۱۲۔ ارادی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کیا امام کو خواب میں اختلام ہوتا ہے اس خط کو رد اند کرنے
کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ اختلام تو کاشیطان ہے اور خدا نے اپنے اولیاء کو اس سے ہٹا دیا میں رکھا ہے حضرت نے جواب
دیا کہ ائمہ کا حال خواب و بیداری میں برابر ہے خواب کی حالت میں کوئی تبدیلی ان میں نہیں ہوتی اور جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے خدا اپنے
اولیاء کو شیطان سے بچاتا ہے۔

۱۳ - إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ طَرِيفٍ قَالَ : اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي مَسْأَلَانِ أَرَدْتُ
الْكِتَابَ فِيهِمَا إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَكَتَبْتُ سَأَلَهُ عَنِ الْغَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَامَ بِنَا يَقْضِي وَابْنُ مَجْلِسُهُ
الَّذِي يَقْضِي فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ وَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأَغْفَلْتُ خَبَرَ الْحُمَّى فَجَاءَ
الْجَوَابُ سَأَلْتُ عَنِ الْغَائِمِ فَإِذَا قَامَ قَضَى بَيْنَ النَّاسِ بِعِلْمِهِ كَقَضَاءِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَسْأَلُ الْبَيْتَةَ وَكُنْتُ
أَرَدْتُ أَنْ تَسْأَلَ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأَنْبَيْتَ ، فَأَكْتُبُ فِي وَدْفَةٍ وَعَلَيْتُهُ عَلَى الْمُحْمُومِ فَإِنَّهُ يَبْرَأُ



فقلت له جعلت فداك إذا أنا سمعت منه أو ليس حلال لي دمه مباح كما أبيع دم السباب لرسول الله ﷺ والإمام فقال نعم حل والله حل والله دمه وأباحه لك ولمن سمع ذلك منه قلت أو ليس ذلك بساب لك فقال هذا سباب الله

٢٢٥
٧٩

- (١) من المصدر.
(٢) مناقب آل أبي طالب ج ٤ ص ٢٦٢.
(٣) الصدرة - بالضم - من الإنسان: ما أشرف من أعلى صدره، ومنه الصدرة التي تلبس. الصحاح ج ٢ ص ٧٠٩.
(٤) التعيط: الجلبة والصباح، أو صباح الأثير. القاموس المحيط ج ٢ ص ٣٨٩. علماً بأنه جاء في المصدر: «يعيطون بك».
(٥) في المصدر: «صيرك».
(٦) كلمة «هو» ليست في المصدر.
(٧) رجال الكشي ص ٣٤٢ و ٣٤٣، الرقم ٦٣٤.

و سباب لرسول الله ﷺ و سباب لآبائي و أي سب ليس يقصر عن هذا و لا يفوقه هذا القول؟ قلت أرأيت إذا أنا لم أخف أن أغمر بذلك بريئا ثم لم أفعل و لم أقتله ما علي من الوزر فقال يكون عليك وزره أضعافا مضاعفة من غير أن ينقص من وزره شيء أما علمت أن أفضل الشهداء درجة يوم القيامة من نصر الله و رسوله بظهر الغيب و رد عن الله و رسوله ﷺ^(١).

١٣- ختص: [الإختصاص] عن أبي أيوب عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر^(٢) قال عورة المؤمن على المؤمن حرام و قال من اطلع على مؤمن في منزله فعيناه مباحتان للمؤمن في تلك الحال و من جحد نبيا مرسلًا نبوته فكذبه قدمه مباح.

قال قلت أرأيت من جحد الإمام منكم ما حاله قال فقال من جحد إماما من الله و برئ منه و من دينه فهو كافر مرتد عن الإسلام لأن الإمام من الله و دينه دين الله و من برئ من دين الله فهو كافر دمه مباح في تلك الحال إلا أن يرجع و يتوب إلى الله مما قال.

قال و من فتك بمؤمن يريد ماله و نفسه قدمه مباح للمؤمن في تلك الحال^(٣).



أبواب حد المرتد

١ - باب أن المرتد عن فطرة قتله مباح لكل من سمعه ،
وذكر جملة من أحكامه

[٣٤٨٦٣] ١ - محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أيوب ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر (عليه السلام) - في حديث - قال : ومن جحد نبياً مرسلأ نبوته وكذبه فدمه مباح ، قال : فقلت : أرأيت من جحد الإمام منكم ما حاله ؟ فقال : من جحد إماماً من الله وبريء منه ومن دينه فهو كافر مرتد عن الإسلام ، لأن الإمام من الله ودينه من دين الله ، ومن بريء من دين الله فهو كافر ودمه مباح في تلك الحال ، إلا أن يرجع ويتوب إلى الله ممأ قال ، وقال : ومن فتك بمؤمن يريد نفسه وماله فدمه مباح للمؤمن في تلك الحال .

[٣٤٨٦٤] ٢ - محمد بن يعقوب ، عن علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وعن عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن العلاء ابن رزين ، عن محمد بن مسلم ، قال : سألت أبا جعفر (عليه السلام) عن

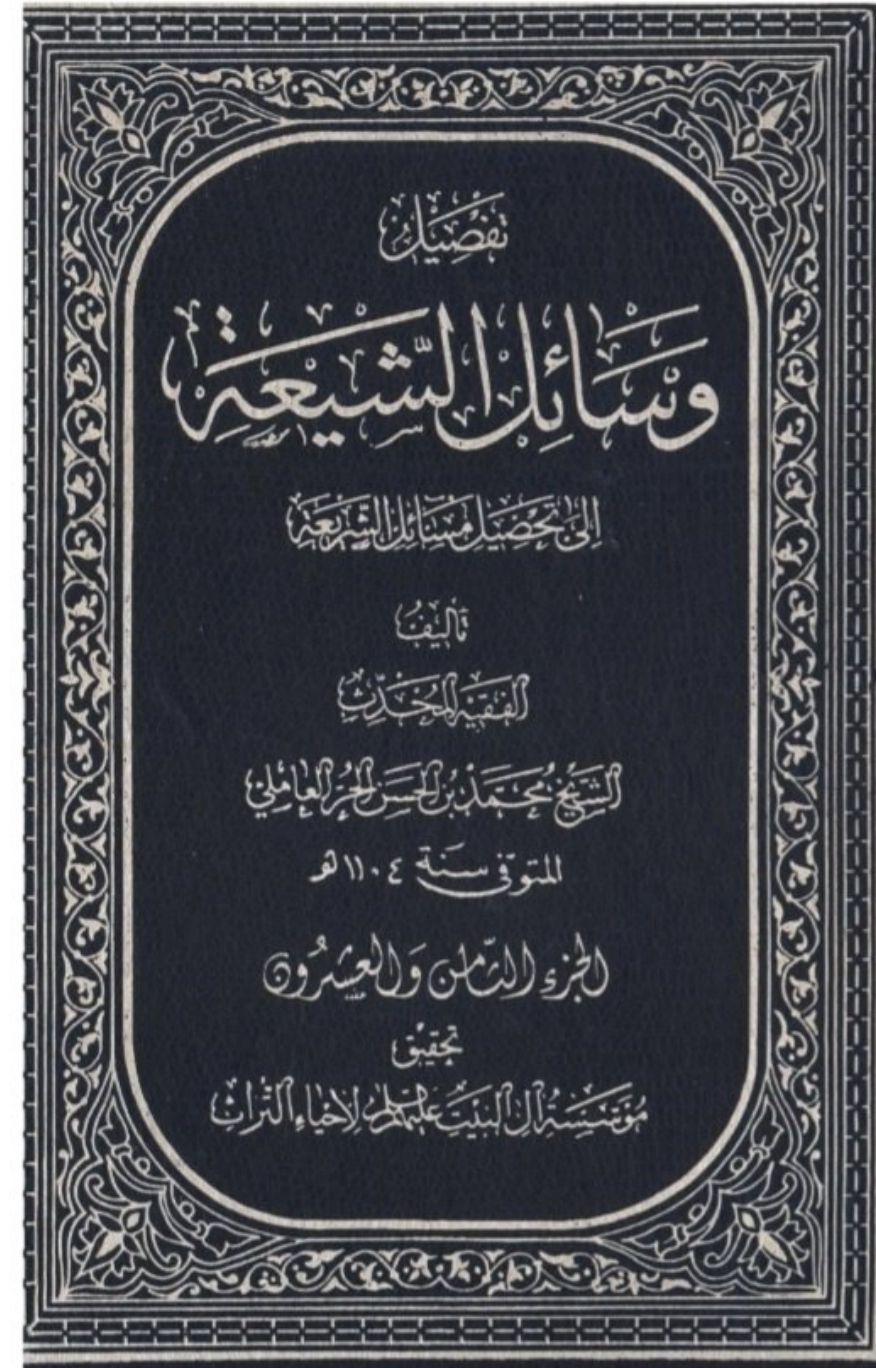
أبواب حد المرتد

الباب ١

فيه ٧ أحاديث

١ - الفقه ٤ : ٧٦ / ٢٣٦ .

٢ - الكافي ٧ : ٢٥٦ / ١ .



كِتَابُ مِنْ لَحْظَةِ الْفَقِيهِ

لِلشَّيْخِ الْجَلِيلِ الْأَفْتَدِمِ الصَّالِقِ

أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ
(المتوفى ٢٨١هـ)

اشرف على تصحيحه طبعه والتعليق عليه
العلامة الشيخ حسين الاعلمي

الجزء الرابع

منشورات
مؤسسة الأعلی للطبوعات
بيروت - لبنان
ص.ب. ٧١٢٠

قال : « سألت أبا جعفر عليه السلام عن رجل قتل مجنوناً ، قال : إن كان أرادَه فدفعه عن نفسه فقتله فلا شيء عليه من قود ولا دية ، ويُعطى ورثته ديته من بيت مال المسلمين ، قال : فإن كان قتله من غير أن يكون المجنون أرادَه فلا قود لمن لا يقاد منه ، وأرى أن على قاتله الدية في ماله يدفعها الى ورثة المجنون ويستغفر الله عز وجل ويتوب إليه » .

٥١٩١ - وروى جعفر بن بشير ، عن معلى أبي عثمان عن أبي عبد الله عليه السلام قال : « سألت عن رجل غشيته دابة فأرادت أن تطأه وخشي ذلك منها فزجر الدابة فنفرت بصاحبها فصرعته فكان جرح أو غيره ، فقال : ليس عليه ضمان إنما زجر عن نفسه وهي الجبار » (١) .

٥١٩٢ - وروى الحسن بن محبوب ، عن أبي أيوب ، عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : « عورة المؤمن على المؤمن حرام ، وقال : من أطلع على مؤمن في منزله فعيناه مباحتان للمؤمن في تلك الحال ، ومن دمر (٢) على مؤمن في منزله بغير إذنه فدمه مباح للمؤمن في تلك الحال ، ومن جحد نبياً مرسلًا نبوته وكذبه فدمه مباح ، قال : فقلت له : رأيت من جحد الإمام منكم ما حاله ؟ فقال : من جحد إماماً برأ من الله وبرأ منه ومن دينه فهو كافر مرتد عن الإسلام لأن الإمام من الله ، ودينه دين الله ، ومن برأ من دين الله فهو كافر ، ودمه مباح في تلك الحال إلا أن يرجع ويتوب إلى الله عز وجل مما قال ، قال : ومن فتك بمؤمن يريد ماله ونفسه فدمه مباح للمؤمن في تلك الحال » .

٥١٩٣ - وروى ابن فضال ، عن ابن بكير عن أبي عبد الله عليه السلام « في الرجل يقع على الرجل فيقتله فمات الأعلى ، قال : لا شيء على

(١) الجبار - بالضم - : الهدر الذي لا قود فيه .
(٢) دمر يدمر دموماً : دخل بغير إذن .

أقر له بعلمه ولم يحسده كما حسدنا هذه الأمة بعد رسول الله ﷺ علمنا وماورثنا عن رسول الله ﷺ ولم يرغبوا إلينا في علمنا كما رغب موسى إلى العالم وسأله الصلبة فيتعلم منه العلم ويرشده ، فلما أن سأل العالم ذلك علم العالم أن موسى لا يستطيع صحبته ولا يحتمل علمه ولا يصبر معه فعند ذلك قال له العالم : إني لك لن تستطيع معي صبراً فقال له موسى عليه السلام : ولم لا أصبر ؟ فقال له العالم : وكيف تصبر على ما لم تحط به خبراً ؟ فقال له موسى وهو خاضع له يستعطفه على نفسه كي يقبله : ستجدني إن شاء الله صابراً ولا أعصي لك أمراً ، وقد كان العالم يعلم أن موسى لا يصبر على علمه وكذلك والله يا إسحاق حال قضاة هؤلاء وفقهائهم وجماعتهم اليوم لا يحتملون والله علمنا ، ولا يقبلونه ، ولا يطبقونه ولا يأخذون به ، ولا يصبرون عليه كماله يصبر موسى صلى الله عليه على علم العالم حين صحبه ورأى ما رأى من علمه ، وكان ذلك عند موسى مكروهاً وكان عند الله رضى وهو الحق و كذلك علمنا عند الجهلة مكروه لا يؤخذ به وهو عند الله الحق (١) .

أبو أيوب ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : غورة المؤمن على المؤمن حرام وقال : من أطلع على مؤمن في منزله فعينه مباحتان للمؤمن في تلك الحال ؛ ومن دخل على مؤمن في منزله بغير إذنه فدمه مباح للمؤمن في تلك الحال ؛ ومن جحد نبياً مرسلأ نبوته وكذب به فدمه مباح . قال : قلت : أرأيت من جحد الإمام منكم ما حاله ؟ قال : فقال : من جحد إماماً من الله وبرى منه ومن دينه فهو كافر مرتد عن الإسلام لأن الإمام من الله ودينه دين الله ومن برى من دين الله فهو كافر دمه مباح في تلك الحال إلا أن يرجع ويتوب إلى الله مما قال ، قال : ومن قتل بمؤمن يريد ماله ونفسه فدمه مباح للمؤمن في تلك الحال .

محمد بن الحسين ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن حبيب السجستاني ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال الله تبارك وتعالى : لا عذب بن كل رعية في الإسلام أطاعت كل

(١) روى العياشي - رحمه الله - ونقله البحراني - قدس سره - في تفسيره ج ٢ ص ٤٧٤ والجلسي - رحمه الله - في البحار ج ١ ص ١٣٤ من الاختصاص وتفسير العياشي والمحدث النوري في مستدرک الوسائل ج ٣ ص ١٧٧ من الاختصاص .



٢٥٩

الْأَخْبَرِيَّةُ

تأليف

بإشراف الشيخ محمد باقر المجلسي

المفتي الشيخ المفيد

الطبعة الأولى

رَبِّ قَهَارِ سَمَوَاتٍ
مُسْتَدِيرُ عَرْشِ الرَّبِّ الْعَلِيِّ

صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
عَلَى أَكْبَرِ الْغَفَّارِينَ

مؤسسة النشر الإسلامية (الطبعة)

للمعاهد الدينية بجمهورية إيران

اليه الحكم الشرعي لا مكان الجهل بالضرورات لكثير من الناس ؛ خصوصا اهل القرى
والصحارى ، ويؤيده قوله عليه السلام الناس في سعة مقاما لم يعلموا فاذا عرفت هذا فنقول
ان الحر لما خرج من الكوفة ما كان قصده القتال مع الحسين عليه السلام واما
أمره صيد الله بن زياد لعنه الله بأن يأتي به الى الكوفة ؛ واما منعه له عن الرجوع الى
المدينة بعد ان طلب الحسين عليه السلام ان يأذن له فيه فقد كان جاهلا بأن مثل هذا يخرج
من الدين ويكون الرجل مرتدا به ، ومن ثم لما رجع الى الحسين عليه السلام وتاب حلف
بأنى ما كنت أعلم ان القوم يفعلون بك هذا ، وقد كان صادقا في يمينه ، وحينئذ فالذى
صدر منه نوع من أنواع الكبائر فلما تاب منها قبل الحسين عليه السلام توبته منها ، ويؤيده ان
كثيرا من الشيعة ومن أقارب الأئمة عليهم السلام كانوا يؤذون أئمتهم عليهم السلام بأنواع الاذى
مثل العباس أخو الرضا عليه السلام ومثل أقارب مولانا الصادق عليه السلام ؛ وقد كان جماعة منهم
يسعون بقتلهم وإهانتهم عند خلفاء الجور ومع هذا كله اذا أراد أحد من الشيعة ان
يفذ كرههم بسوء في مجالس الأئمة عليهم السلام بغضبهم عليهم السلام ، ويبالغون في نفيه ؛ ويقولون ان
هؤلاء أقاربنا دعونا معهم لا نتعرضوا لهم بسوء من كلام خبيث وغيره ؛ فالذى صدر من الحر على
تهديد العلم منه مثل الذى صدر من هؤلاء مع ان الأئمة عليهم السلام قبلوا احوالهم قبل التوبة فكيف لو تابوا
الثانى ان المزاد من الدين المأخوذ في التعريف انما هو دين الاسلام على ما
صرحوا به لادين الشيعة قط ؛ وذلك انه لو كان المراد بالمرتد من انكر ما علم ثبوته
من دين الشيعة ضرورة لكان مخالفا لكلهم مرتدين في هذه الدنيا ؛ لأن كون على بن
ابي طالب عليه السلام هو الخليفة الاول بالنص والاستحقاق مما ثبت من دين الشيعة ضرورة ،
فكان يجب ان يحكم على عامة أهل الخلاف بالارتداد والمصرح به من علما لنا بخلافه
في هذه الدنيا ، واما في الآخرة فعذابهم أشد من المرتد وغيره ، وحينئذ منع الحسين
عليه السلام عن الرجوع الى المدينة وان كان حراما الا انه ليس ضروريا من دين الاسلام
ولا يقول مخالفا لولا بكفر مثل هذا ، نعم قالوا بكفر كل من خرج على إمام عادل وحاربه
والحر في وقت الحرب كان للإمام عليه السلام لا عليه ، فلم يصدق عليه من هذه الجهة ايضا

الجزء الثالث الأنوار النعمانية

تأليف

الغلام الجليل المجدد الميرزا محمد باقر الموسوي الخراساني

المنوف ١١١٢

بنفقيد

الحاج سيد هادي بن فائز

سوق المجدد الجامع

يران

مطبعة «شركت چاپ»

الحاج محمد باقر كاشي حقيقت

سوق شيشه كخانه

شبكة كتب الشيعة



shiabooks.net

رابطہ پیدل < mktba.net

تبارك وتعالى بطاعتنا ونهى عن معصيتنا ، نحن الحجّة البالغة على من دون السماء و
نوف الأرض .

٧- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عبد الله بن بحر ،
عن ابن مسكان ، عن عبد الرّهمن بن أبي عبد الله ، عن محمد بن مسلم قال : سمعت أبا عبد الله
عليه السلام يقول : الأئمة بمنزلة رسول الله ﷺ ، إلا أنهم ليسوا بأنبياء ، ولا يحلّ لهم من
لنساء ما يحلّ للنبي ﷺ ، فأما ما خلا ذلك فهم فيه بمنزلة رسول الله ﷺ .

﴿ باب ﴾

﴿ أن الأئمة عليهم السلام محدثون مفهمون ﴾

١- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحجاج ، عن القاسم بن محمد ، عن
سيد بن زرارة قال : أرسل أبو جعفر عليه السلام إلى زرارة أن يعلم الحكم بن عتيبة أن
وصيائه محمد عليه وعليهم السلام محدثون .

٢- محمد ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن زياد بن
موقه ، عن الحكم بن عتيبة قال : دخلت على علي بن الحسين عليه السلام يوماً فقال : يا حكم
هل تدري الآية التي كان علي بن أبي طالب عليه السلام يعرف قاتله بها ويعرف بها الأمور
لعظام التي كان يحدث بها الناس ؟ قال الحكم : فقلت في نفسي : قد وقعت على علم
من علم علي بن الحسين ، أعلم بذلك تلك الأمور العظام ، قال : فقلت : لا والله لا
علم ، قال : ثم قلت : الآية تخبرني بها يا ابن رسول الله ؟ قال : هو والله قول الله
بن ذكره : « وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي » (ولا محدث) ، وكان علي بن أبي طالب
عليه السلام محدثاً فقال له رجل يقال له : عبد الله بن زيد ، كان أخا علي لأمه ، سبحان الله
وعداً ؟ كأنه ينكر ذلك ، فأقبل علينا أبو جعفر عليه السلام فقال : أما والله إن ابن أمك
مد قد كان يعرف ذلك ، قال : فلمّا قال ذلك سكت الرجل ، فقال : هي التي هلك
فيها أبو الخطاب (١) فلم يند ما تأويل المحدث والنبي .

(١) هو محمد بن مفضل الأسدي الكوفي كان غالباً ملحوناً ، كان يقول : ان الأئمة أنبياء ، لا سمح
انهم محدثون ولم يفرق بين المحدث والنبي ثم عدل عنه . وكان يقول : انهم آلهة . (ذكره الشهرستاني
في الملل والنحل) .

الأصول

الكافي

مطبوع
وزارة المعارف
اسلامى

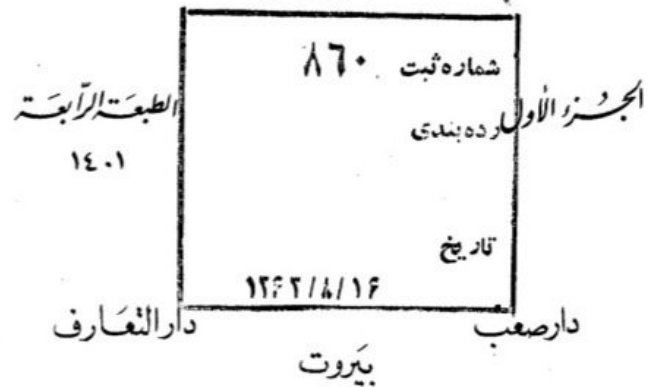
تفكر لا مثلاً لا إلى جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكافي للشيخ الرضا بن أبي

المنوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صحيح وعلق عليه على الكبريتي



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الشانی

کتاب فضیلت

اصول کافی جلد دوم

محدثات و احادیث

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

عبدالحسن بن علی

امام، خدا اس نور سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ کے ذریعہ سے اور انہوں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے فرمایا اول اس کا صاحب جس کو ڈھانپ لیا۔ ثانی پھر چھٹی ہوئی ہیں اور وہ معاد یہ اور اس کے زمرے کے فتنے ہیں اور اس میں لم یجعل اولاد فاطمہ زہرا کے نور سے ہدایت ہوئی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آپ سائنے اور دامنہ طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

» ایسی ہی حدیث حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے بھی مروی ہے

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَسَنِ وَمُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْمُضَلِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ» قَالَ: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَفْوَاهِهِمْ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «وَاللَّهُ مُنِمْ نُورِهِ» قَالَ: يَقُولُ: وَاللَّهُ مُنِمْ الْإِمَامَةَ وَالْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» قَالَ: النُّورُ هُوَ الْإِمَامُ.

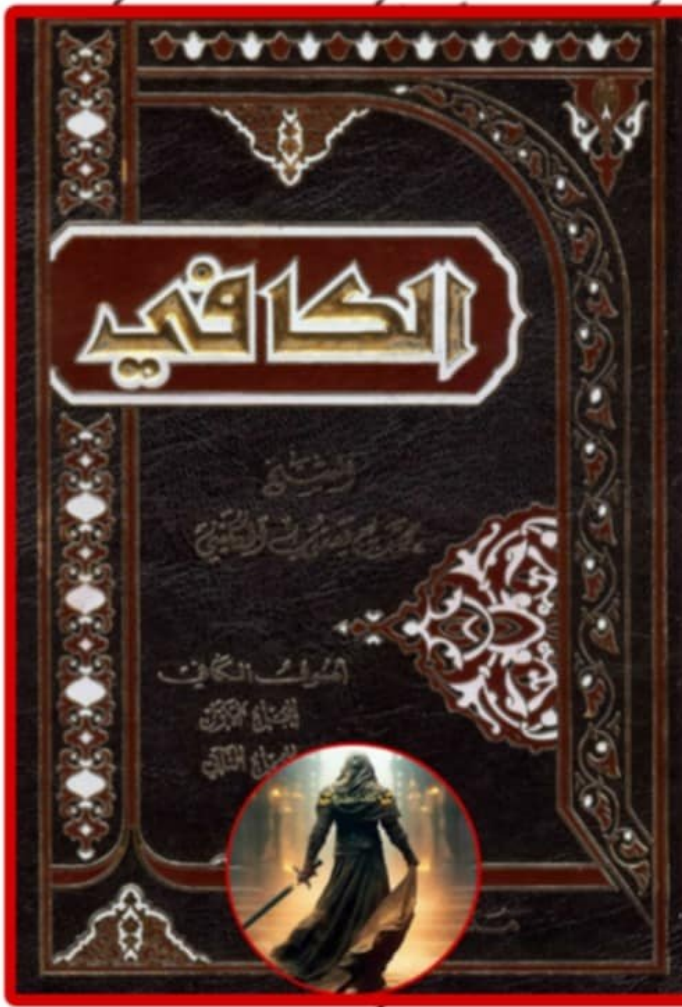
۶۔ ابی الحسن امام رضا علیہ السلام سے میں نے، آئیہ وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں اور اس آیت کے متعلق خدا اپنے نور کا تمام کرنے والے پوچھا یہ کیا فرمایا وہ کہتا ہے کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والے امامت نور ہے اور ایسا ہی قول باری تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا۔ نور سے مراد امام ہے۔

پتہ دہواں باب

آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ هُمْ أَرْكَانُ الْأَرْضِ)

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَلِيٍّ، وَشُعْبَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شُعْبَةَ جَمِيعًا، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ



فَقُلْتُ: فَتَقُولُ: نَبِيٌّ؟ قَالَ: فَحَرَّكَ يَدَهُ هَكَذَا، ثُمَّ قَالَ الْقُرَظْنَيْنِ أَوْ مَا بَلَغَكُمُ أَنَّهُ قَالَ: وَفِيكُمْ مِثْلُهُ.

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا مَنَزِلَتُكُمْ؟ وَالْقُرَظْنَيْنِ، كَأَنَّا عَالِمَيْنِ وَلَمْ يَكُونَا نَبِيِّنِ.

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ قَوْمًا يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ آلُ اللَّهِ، يَتْلُونَ إِلَهُ عليه السلام [الزخرف: ٨٤]. فَقَالَ: يَا سَدِيدُ سَمْعِي وَبَصَرِي اللَّهُ مِنْهُمْ، مَا هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِي وَلَا عَلَى دِينِ آبَائِي، وَوَعَلَيْهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: وَعِنْدَنَا قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ رُسُلُ الطَّيِّبَتِ وَأَعْمَلُوا صَلَاحًا إِنِّي يَمَّا تَعْمَلُونَ عَلَيْهِمُ عليهم السلام [المؤمنون] وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي مِنْ هَؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبَرِيءُ اللَّهِ مِنْهُمْ وَاللَّهُ لَا يَجْمَعُنِي اللَّهُ وَإِبَائُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاحِخٌ عِلْمُ اللَّهِ، نَحْنُ تَرَاجِمَةٌ أَمْرُ اللَّهِ، نَحْنُ قَوْمٌ مَغْضُومُونَ نَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ دُونَ السَّمَاءِ وَفَوْقَ الْأَرْضِ.

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَخْرِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: الْأَئِمَّةُ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا يَجِلُّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَا يَجِلُّ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَأَمَّا مَا خَلَا ذَلِكَ فَهُمْ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله.

١١١ - بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام مُحَدَّثُونَ مُفَهَّمُونَ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُيَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى زُرَّارَةَ أَنْ يُعْلِمَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ أَنَّ أَوْصِيَاءَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ.

٢ - مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوْقَةَ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَوْمًا فَقَالَ: يَا حَكَمُ هَلْ تَذَرِي الْآيَةَ الَّتِي كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَعْرِفُ قَاتِلَهُ بِهَا وَيَعْرِفُ بِهَا الْأُمُورَ الْعِظَامَ الَّتِي كَانَ يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ؟ قَالَ الْحَكَمُ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: قَدْ وَقَعْتُ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَعْلَمُ بِذَلِكَ تِلْكَ الْأُمُورَ

﴿ باب ﴾

﴿ من ادعى الإمامة وليس لها باهل و من جحد الأئمة أو بعضهم ومن ﴾
﴿ أثبت الإمامة لمن ليس لها باهل ﴾

١ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن أبي سلام، عن سورة ابن كليب، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قلت له: قول الله عز وجل: «و يوم القيامة ترى الذين كذبوا على الله وجوههم مسودة» (٢)؟ قال: من قال: إنني إمام وليس بإمام قال: قلت: وإن كان علويًا؟ قال: وإن كان علويًا، قلت: وإن كان من ولد علي؟ ابن أبي طالب عليه السلام؟ قال: وإن كان.

٢ - محمد بن يحيى، عن عبد الله بن محمد بن عيسى، عن علي بن الحكم، عن أبان عن الفضيل، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من ادعى الإمامة وليس من أهلها فهو كافر. ٣ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن محمد بن جمهور، عن عبد الله بن عبد الرحمن، عن الحسين بن المختار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: جعلت فداك «و يوم القيامة ترى الذين كذبوا على الله»؟ قال: كل من زعم أنه إمام وليس بإمام، قلت: وإن كان فاطميًا علويًا؟ قال: وإن كان فاطميًا علويًا.

(١) في بعض النسخ: [اعرف الغلام] (٢) الزمر: ٦١.

الأصول

الكافي

دائرة المعارف
الإسلامية

تفكر لا سيما في جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكافي

المنشور سنة ١٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

٣٧٣-

كتاب الحجّة

ج ١

٤ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الوشاء، عن داود الحمار، عن ابن أبي يعفور، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزيّنهم ولهم عذاب أليم: من ادعى إمامة من الله ليست له، ومن جحد إماماً من الله، ومن زعم أن لهما في الإسلام نصيباً.

٥ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن سنان، عن يحيى أخي أديم، عن الوليد بن صبيح قال: سمعت أبا عبد الله يقول: إن هذا الأمر لا يدعيه غير صاحبه إلا تبرأ الله منه.

٦ - محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن محمد بن سنان، عن طلحة بن زيد عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من أشرك مع إمام إمامته من عند الله من ليست إمامته من الله كان مشركاً بالله.

٧ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعيل، عن منصور بن يونس، عن محمد بن مسلم قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل قال لي: اعرف الآخر من الأئمة ولا يضرّك إن لا تعرف الأول، قال: فقال: لعن الله هذا، فأنّي أبغضه ولا أعرفه، وهل عرف الآخر إلا بالأول.

٨ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن محمد بن جمهور، عن صفوان، عن ابن مسكان قال: سألت الشيخ عليه السلام (١)، عن الأئمة عليهم السلام قال: من أنكر واحداً من الأحياء فقد أنكر الأموات.

صحيح وعلق عليه على كبر لغفاري



٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن سعيد ، عن أبي وهب عن محمد بن منصور قال : سألت عن قول الله عز وجل : « وإذا فعلوا فاحشة قالوا وجدنا عليها آباءنا والله أمرنا بها قل إن الله لا يأمر بالفحشاء أتقولون على الله ما لا تعلمون » (١) ، قال فقال : هل رأيت أحداً زعم أن الله أمر بالزنا وشرب الخمر أو شيء من هذه المحارم ؟ فقلت : لا ، فقال : ما هذه الفاحشة التي يدعون أن الله أمرهم بها قلت : الله أعلم ووليته ، قال : فإن هذا في أئمة الجور ، ادعوا أن الله أمرهم بالانتماء بقوم لم يأمرهم الله بالانتماء بهم ، فرد الله ذلك عليهم فأخبر أنهم قد قالوا عليه الكذب وسمى ذلك منهم فاحشة .

(١) ينسب به الكامل عليه السلام . (٢) الامراف ٢٧ .

الأصول

الكافي

مجلد
دائرة المعارف
اسلامی

تفكر لا سيما في جعفر محمد بن يعقوب بن سحاق

الكلي في الزبيري

المؤلف سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات ناهضة ماخوذة من عدة شروح

صحيح وعلق عليه الكبري



ج ١

كتاب الحجّة

- ٣٧٤ -

١٠ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أبي وهب عن محمد بن منصور قال : سألت عبداً صالحاً (١) عن قول الله عز وجل : « قل إنما حرم ربي الفواحش ما ظهر منها وما بطن » (٢) ، قال : فقال : إن القرآن له ظهر وبطن فجميع ما حرم الله في القرآن هو الظاهر ، والباطن من ذلك أئمة الجور ، وجميع ما أحل الله تعالى في الكتاب هو الظاهر ، والباطن من ذلك أئمة الحق .

١١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن عمرو بن ثابت ، عن جابر قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل : « ومن الناس من يتخذ من دون الله أنداداً يحبونهم كحب الله » (٣) ، قال : هم والله أولياء فلان وفلان ، اتخذوهم أئمة دون الإمام الذي جعله الله للناس إماماً ، فلذلك قال « ولو ترى الذين ظلموا إذ يرون العذاب أن القوة لله جميعاً وأن الله شديد العذاب إذ تبرأ الذين اتبعوا من الذين اتبعوا وأروا العذاب وتقطعت بهم الأسباب » وقال الذين اتبعوا لو أن لنا كرة فنتبرأ منهم كما تبرؤوا منا كذلك يريهم الله أعمالهم حسرات عليهم وما هم بخارجين من النار (٤) ، ثم قال أبو جعفر عليه السلام : هم والله يا جابر أئمة الظلمة وأشياءهم .

١٢ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن أبي داود المسترق ، عن علي بن ميمون ، عن ابن أبي يعفور قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : ثلاثة لا ينظر الله إليهم يوم القيامة ولا يزكّيهم ولهم عذاب أليم : من ادّعى إمامة من الله ليست له ، ومن جحد إماماً من الله ، ومن زعم أن لهما في الإسلام نصيباً .

كان لله مطيعاً فهو لنا ولي، ومن كان لله عاصياً فهو لنا عدو. ولا تنال ولايتنا إلا بالورع والعمل»^(١).

وقال نوح - عليه السلام -: ﴿رَبِّ إِنِّي ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَكَمِينَ﴾ قال يا نوح إنه ليس من أهلك إنه عمل غير صالح فلا تستلن ما ليس لك به علم إني أعظك أن تكون من الجاهلين * قال رب إني أعوذ بك أن أسئلك ما ليس لي به علم وإلا تغفر لي وترحمني أكن من الخسرين»^(٢).

وسئل الصادق - عليه السلام - عن قوله تعالى: ﴿وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وَجُوهَهُمْ مُسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ﴾ قال: «من زعم أنه إمام وليس بإمام» قيل: وإن كان علوياً فاطمياً؟ قال: «وإن كان علوياً فاطمياً»^(٣).

وقال الصادق - عليه السلام - : «ليس بينكم وبين من خالفكم إلا المطمّر». قيل: فأَيُّ شيء المطمّر؟ قال: الذي تسمّونه الثّر، فمن خالفكم وجازه فابروا منه وإن كان علوياً فاطمياً»^(٤).

وقال الصادق - عليه السلام - لأصحابه^(٥) في ابنه عبد الله: «إنه ليس على شيء مما أنتم عليه، وإني أبرأ منه، برئ الله منه».

(١) رواه مسنداً المصنّف في أماليه: ٤٩٩ المجلس الحادي والتسعين ح ٣، والكليني في الكافي ٢: ٦٠ باب الطاعة والتقوى ح ٣.

(٢) هود ١١: ٤٥ - ٤٧.

(٣) رواه مسنداً المصنّف في ثواب الأعمال: ٢٥٤ باب عقاب من ادّعى الإمامة ح ١. والآية الكريمة في سورة الزمر ٣٩: ٦٠.

(٤) رواه مسنداً المصنّف في معاني الأخبار: ٢١٢. وفي النسخ كافة: «المضمّر» بدل «المطمّر»، و«البراءة» بدل «الثّر» وهو تصحيف بيّن. والمطمّر - بكسر الميم الأولى وفتح الثانية - الخيط الذي يقوم عليه البناء، ويسمى الثّر أيضاً. مجمع البحرين ٣: ٣٧٧، النهاية لابن الأثير ٣: ١٣٨.

(٥) أثبتناها من ر، ج.

مُصَنَّفَاتُ الشَّيْخِ الْمُفِيدِ

(العدد ٤١٣ هـ)

٥

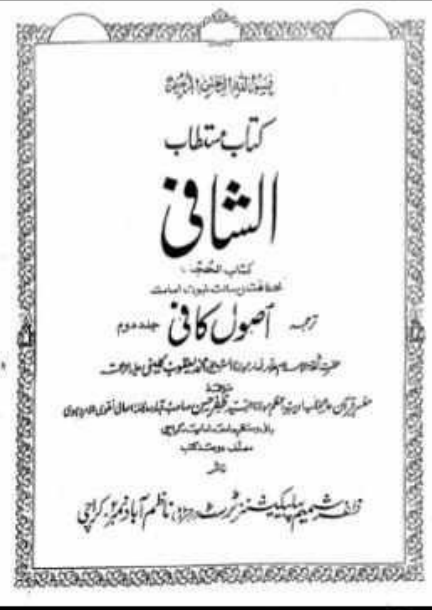


1000th ANNIVERSARY
INTERNATIONAL CONGRESS
OF
(SHEIKH MOFEEDEI)

الْإِعْنَقَادَاتُ

لِلشَّيْخِ الصَّدُوقِ

المؤيد العالمي لنبينا الذي لا نبي بعده والشيخ المفيد



قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَلْ تَعْرِفُ يَا أَخِي ! مِنْ نَفْسِكَ شَيْءٌ بِشَاهِدٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَوْ حُجَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ تَضْرِبُ بِهِ حَلَالًا وَحَرَامًا وَفَرَضًا وَفَرَايِضَ وَضَرَبَ أَمَثَالًا وَسَنَنًا فِيمَا فَرَضَ لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ أَنْ يَسْبِقَهُ بِأَمْرٍ قَبْلَ مَحَلِّهِ أَوْ يُجَاهِدَ وَجَلَّ فِي الصَّيْدِ : «لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ» أَفَقَتْلُ الصَّيْدَ وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ مَحَلًّا وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا» وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَجَعَلَ الشُّهُورَ عِدَّةً مَعْلُومَةً فَسَبَّحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنْكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَجَلًا وَقَالَ : «وَلَا تَعَزَّمُوا عَقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ» فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَجَلًا وَ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابًا .

فَإِنْ كُنْتَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ وَيَقِينُ مِنْ أَمْرِكَ وَتَبَيَّنَ مِنْ شَأْنِكَ ، فَشَأْنُكَ وَ الْإِفْلَاحُ وَ النَّفْسُ أَمْرًا أَنْتَ مِنْهُ فِي شَيْءٍ وَ شُبْهَةٍ وَ لَا تَتَعَاطَ زَوَالُ مُلْكٍ لَمْ تَنْقُضِ أَكُلُهُ وَلَمْ يَنْقَطِعْ مَدَاؤُهُ وَلَمْ يَبْلُغِ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ، فَلَوْ قَدْ بَلَغَ مَدَاؤُهُ وَ انْقَطَعَ أَكُلُهُ وَ بَلَغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ لَأَنْقَطَعَ التَّصَيُّلُ وَ تَتَابَعَ النِّظَامُ وَ لَا عَقَبَ اللَّهُ فِي التَّابِعِ وَ الْمَتَّبُوعِ الدَّلَّ وَ الصَّغَارَ ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ إِمَامٍ ضَلَّ عَنْ وَقْتِهِ فَكَفَنَ التَّابِعُ فِيهِ أَعْلَمَ مِنَ الْمَتَّبُوعِ ، أُرِيدُ يَا أَخِي ! أَنْ تُحْيِيَ مِلَّةَ قَوْمٍ قَدْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَ عَصَوْا رَسُولَهُ وَ اتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ وَ آذَعُوا الْخِلَافَةَ بِلَا بُرْهَانٍ مِنَ اللَّهِ وَ لَا عَهْدٍ مِنْ رَسُولِهِ ، أَعِيدُكَ بِاللَّهِ يَا أَخِي ! أَنْ تَكُونَ غَدًا الْمَصْلُوبَ بِالْكُنَاسَةِ ، ثُمَّ أَرَفَضْتَ عَيْنَاهُ وَ سَأَلْتَ دُمُوعَهُ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَنْ هُنَاكَ سَرْنَا وَ جَعَدْنَا حَقًّا وَ أَفْشَى سِرًّا نَا وَ نَسَبْنَا إِلَى غَيْرِ جَدِّ نَا وَ قَالَ فِينَا مَا لَمْ تَقُلْهُ فِي أَنْفُسِنَا .

۱۶۔ زید بن علی ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس اہل کوفہ کے کچھ خطوط لے کر آئے۔ جس میں انھوں نے زید کو اپنی طرف آنے کی دعوت دی تھی اور لکھا تھا کہ لوگ ان کی مدد کے لئے جمع ہیں اور خروج کرنے کی ترغیب دی تھی امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ان خطوط کی ابتداء انھوں نے کی ہے یا تم نے جو لکھا تھا اور ان کو اپنی طرف بلایا تھا یا اس کا جواب ہے انھوں نے کہا اس کی ابتداء انھوں نے ہی کی ہے ہمارے حق کو اور رسول اللہ سے ہماری قربت کو بچانے ہوئے اور اس لئے کہ انھوں نے کتاب خدا میں ہماری مودت کے رُجوب کو اور ہماری اطاعت کو فرض پایا اور اس لئے کہ انھوں نے

نے ہماری پریشاں حالی تا نگدستی اور حکومت کے مظالم کو دیکھ لیا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اطاعت تو اللہ کی طرف سے فرض کی ہوئی ہے اور یہ وہ طریقہ ہے کہ جو اولین کے لئے تھا اور یہی آخرین کے لئے ہے اور اطاعت تو ہم میں سے صرف ایک کے لئے ہے البتہ صورت سب کے لئے ہے اور امر خدا جاری ہوتا ہے اس کے اولیاء میں بالاتصال حکم کے ساتھ (حضرت علیؓ سے بارہویں امام تک) اور یہ کہ ان کی طرف رجوع فیصلہ شدہ ہے اور ایک یقینی امر ہے اور ایک وقت معلوم تک اس کی مدت معین ہے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ جو خدا کی رُبوبیت پر یقین نہیں رکھتے تمہیں بے وقوف بنائیں (چونکہ تم امام منصوص اللہ نہ ہوتے ہوئے خود پر حاکم ارادہ رکھتے ہو لہذا) یہ لوگ تم کو عذاب الہی سے نہیں بچا سکتے پس جلدی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بندوں کی جلدی کرنے پر جلدی نہیں کرتا۔ اور تم اللہ پر سبقت نہ کرو ورنہ مصیبت تم کو عاجز بنا دے گی اور گرا دے گی یہ سن کر زید کو غصہ آیا اور کہنے لگے وہ امام نہیں ہو سکتا جو گھر میں پرے پھوڑ کر بیٹھے اور جہاد فی سبیل اللہ سے کنارہ کش ہو بلکہ امام وہ ہے جو حدود اسلام سے دشمنوں کو روکے اللہ کی راہ میں ڈٹ کر جہاد کرے اور رعیت سے ظالموں کو دفع کرے اور اپنے حرم کی حفاظت کرے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بھائی جس چیز (امامت کی طرف) تم اپنے کو نسبت دے رہے ہو اس کے متعلق کوئی گواہی تمہارے پاس کتاب خدا سے یا طریقہ رسولؐ سے ہے یا زمانہ سابق کی کوئی مثال ایسی دے سکتے ہو جس سے معلوم ہو کہ تلوار چلائے بغیر کوئی امام نہیں ہوتا یا علوم دین سے جاہل امام ہو سکتا ہے خدا نے بعض چیزوں کو حلال کیا ہے۔

بعض کو حرام، اسی نے فرائض بتائے ہیں اسی نے مثالیں قائم کی ہیں اور طریقہ بنائے ہیں ہم کو ان امور میں دخل نہیں کہ وہ اپنی طرف سے جو چاہیں کر لیں، خدا نے اپنے امر پر قائم رہنے والا کوئی امام ایسا نہیں بنایا جو طاعت کے فرائض میں شک و شبہ رکھتا ہو اور وہ کسی امر میں وقت سے پہلے سبقت کرنے لگے اور جہاد کا وقت آنے سے پہلے جہاد پر تیار ہو جائے۔

خدا نے فرمایا ہے کہ احرام کی حالت میں شکار نہ کرو، تو آیا شکار کا قتل زیادہ بُرا ہے یا اس نفسِ انسانی کا جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے اور قتل حرام قرار دیا ہے (یعنی ناوقت جب خدا نے شکار کرنے کی اجازت نہیں دی تو آدمیوں کے قتل کا تو ذکر ہی کیا۔

ہر شے کا ایک محل ہوتا ہے فرماتا ہے جب تم احرام کھول دو تو شکارِ اجازت ہوگی) اور خدا نے فرمایا کہ ترک نہ کرو حرمت کو صاحبِ احترام کی۔ (سوال، ذیقعد، ذالحجہ اور محرم) خدا نے بارہ مہینے رکھے ہیں ان میں جنگ کرنے سے منع کیا ہے) اور فرمایا کہ ان چار مہینوں میں روئے زمین کی سر کرنے والے نہیں۔

پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا۔ جب یہ حرمت کے مہینے گزر جائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب محتاج

الشانى

کتاب تحقیق

حکومت و سیاست و اخلاق

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

مترجم علامہ محمد باقر مجلسی

مترجم علامہ محمد باقر مجلسی

مترجم علامہ محمد باقر مجلسی

مترجم علامہ محمد باقر مجلسی

مترجم علامہ محمد باقر مجلسی

رَجُلٌ: وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ يَغْصِيهِ.

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: لَا وَإِلَى الْأَيْمَةِ، قَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي جَارِيَةٍ فِي الْأَوْصِيَاءِ ﷺ﴾.

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِنِ الْحَسَنِ الْمِثْمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَا أَرَادَ، ثُمَّ قَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ وَذَكَرَهُ فَمَا قَوَّضَ اللَّهُ إِلَى رَسُولِهِ ﷺ فَقَدْ قَوَّضَ. ١٠ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ [٣٩] قَالَ: أَعْطَى سُلَيْمَانَ مُلْكًا عَظِيمًا، ثُمَّ مَنْ شَاءَ وَيَمْنَعُ مَنْ شَاءَ، وَأَعْطَاهُ اللَّهُ أَفْضَلَ عَنْهُ فَأَنْتَهُوْا.

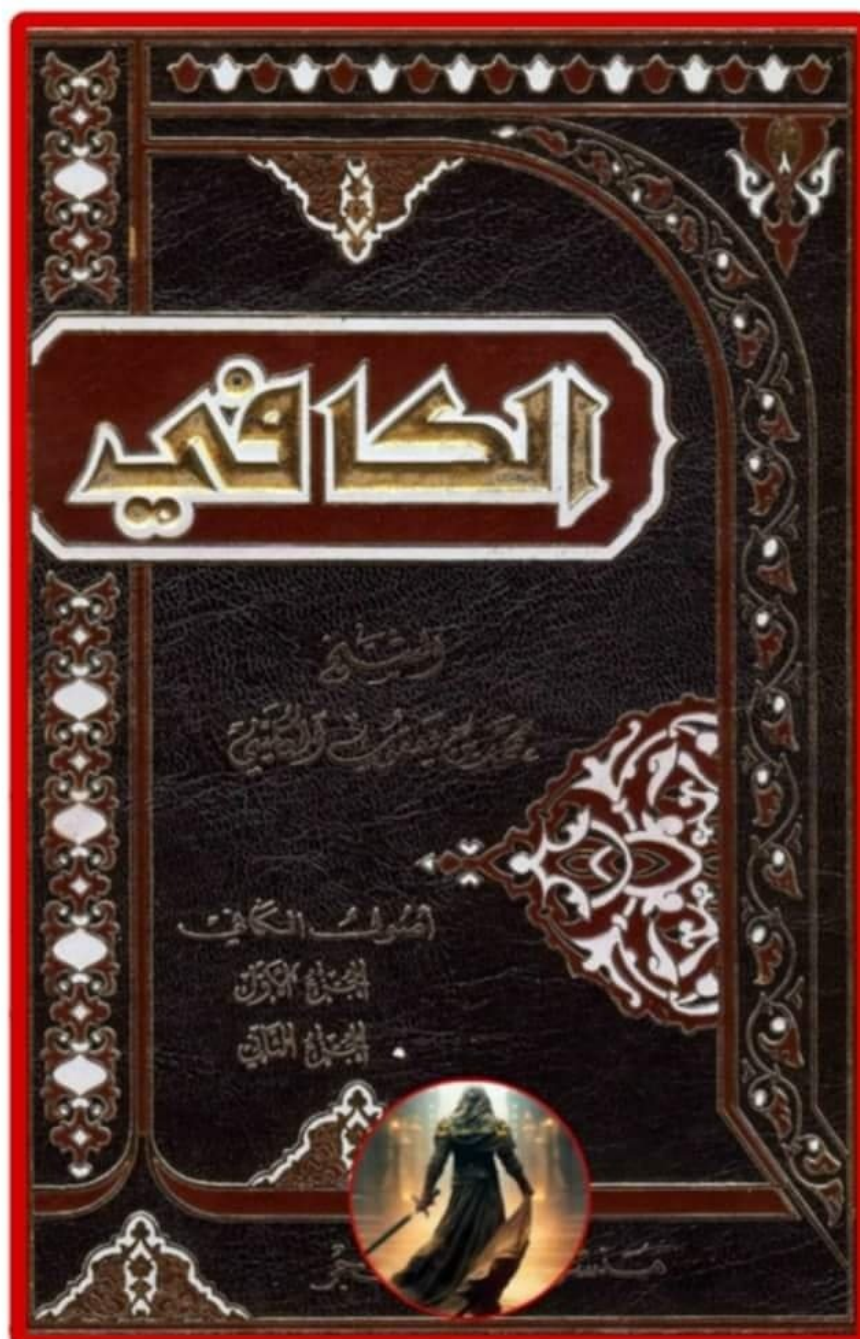
١١ - باب في أن الأئمة بهم

١ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ﷺ: مَا مَوْضِعُ مُوسَى ﷺ.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا الْوُقُوفُ عَلَيْنَا فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ قَامَا التَّبَوُّهُ فَلَا.

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَشْعَرِيُّ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَذَكَرَهُ خَتَمَ بَنِيكُمْ النَّبِيِّينَ فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَخَتَمَ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ فَلَا كِتَابَ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَأَنْزَلَ فِيهِ تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ وَخَلَقَكُمْ وَخَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَنَبَأَ مَا قَبْلَكُمْ وَفَضَلَ مَا بَيْنَكُمْ وَخَبَرَ مَا بَعْدَكُمْ وَأَمَرَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَمَا أَنْتُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ.

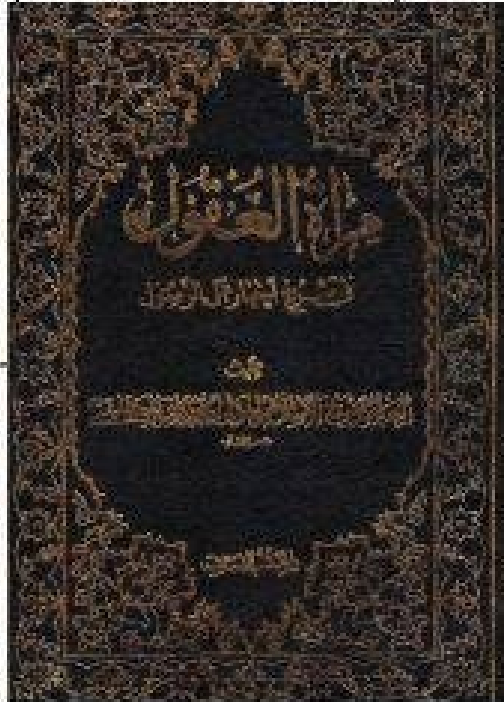
٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ: إِنَّ عَلِيًّا ﷺ كَانَ مُحَدَّثًا.



﴿ باب ﴾

﴿ مائص الله عز وجل ورسوله على الأئمة عليهم السلام واحداً فواحداً ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن علي بن محمد ، عن سهل ابن زياد أبي سعيد ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل : « أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم » ^(١) فقال : نزلت في علي بن أبي طالب والحسن والحسين عليه السلام : فقلت له : إن الناس يقولون : فماله لم يسم علياً وأهل بيته عليه السلام في كتاب الله عز وجل ؟ قال : فقال : قالوا لهم : إن رسول الله ﷺ نزلت عليه الصلاة ولم يسم الله لهم ثلاثاً ولا أربعاً ، حتى كان رسول الله ﷺ هو الذي فسر ذلك لهم ، ونزلت عليه الزكاة ولم يسم لهم من كل أربعين درهماً درهم ، حتى كان لهم ، ونزل الحج فلم يقل لهم : طوفوا أسبوعاً حتى فسر ذلك لهم ، ونزلت « أطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم » فقال رسول الله ﷺ : في علي والحسن والحسين .



باب مائص الله عز وجل ورسوله على
واحداً فواحداً

الحديث الاول : صحيح بسنده وقدمه

عليه السلام ولاية الامر في باب فرض طاعة الأئمة عليه السلام ،
موجودين عند نزول الآية .

« فماله لم يسم » أي لو كانوا مقصودين بالآية لسمّاهم بخصوصهم وأسمائهم
« قولوا لهم » هذا نقض إجمالي « من كل أربعين درهماً » أي بعد الوصول إلى
النصاب ، والحاصل أنه لم يبين لهم القدر الذي يجب إخراجه « طوفوا أسبوعاً »
ذكره على المثال .

الزنديق ابن مطهر الحلبي: (لأن الاتحاد بينهما محال فعليّ مساو للنبي بالكامل!!)

مسألة (٥٨)

ما يقول سيدنا فيما ورد أن آدم ونوح علي نبينا وعليهما السلام ضجعا مولانا أمير المؤمنين عليه السلام ، هل يصح ذلك أم لا .
الجواب هذا شيء مشهور والاعتماد فيه على النقل ، ومع ذلك فأني فضيلة لأمير المؤمنين عليه السلام ، فإن الشيعة استدلوا بالقرآن على أن أمير المؤمنين

(١) الظاهر أن مراده قدس سره إذا وقع ما يعتد به من الجبهة على ما يعتد به من السبحة ، فلا يصح السجود على الحبة الواحدة الصغيرة من السبحة .

- ٥٠ -

عليه السلام مساو للنبي عليه السلام لقوله تعالى « وأنفسنا وأنفسكم »^(١) والمراد به علي والاتحاد محال ، فينبغي أن يكون المراد المساواة ، لأن محمداً صلى الله عليه وآله أشرف من غيره فيكون مساو به كذلك .

مسألة (٥٩)

ما يقول سيدنا في قول الأصحاب أنه لا يحسن الابتداء بالنفع المقارن للتعظيم والتبجيل ، مع ما قص الله سبحانه من قصة آدم ، فإنها تتضمن غاية التعظيم والتبجيل ودخول الجنة ولا تتضمن تكليفاً تقدم على ذلك بل تتضمن أن التكليف كان في الجنة والجنة لا تكليف فيها ، وتضمن أن الجنة موجودة في وقتنا وهذا وبعض الناس ينكر ذلك .

أجوبة المسائل الخمسة

شبكة الدفاع عن السنة
جمال الدين أبو منصور

الحسن بن يوسف بن المطهر
المعروف بالعلامة الحلبي
(٦٤٨ - ٧٣٦)

رافضیوں کا عقیدہ امامت

عقیدہ نمبر 2

امام باقرؑ کے بقول: امامت تھا ایک راز جس کو کر دیا گیا فاش

ترجمہ: امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ولایت یعنی امامت بطور راز کے خدا نے جبریل سے بیان کی اور جبریل نے بطور راز کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اور محمد نے بطور راز کے علی سے بیان کی اور علی نے بطور راز کے جن لوگوں سے چاہا بیان کیا اور اب تم لوگ اس کو مشہور کئے ہو۔

حَوَاجِكُمْ، فَإِنْ هُوَ قَبْلَ بَيْنِكُمْ وَإِلَّا فَادْفِنُوا كَلَامَهُ نَحْتُ أَفْدَامِكُمْ وَلَا تَقُولُوا: إِنَّهُ يَقُولُ وَيَقُولُ، فَإِنْ ذَلِكَ يُعْمَلُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا أَقُولُ لَأَفْرَزْتُ أَنْتُمْ أَصْحَابِي، هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ لَهُ أَصْحَابٌ، وَهَذَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ لَهُ أَصْحَابٌ، وَأَنَا امْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ، قَدْ وَلَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَعِلْمْتُ كِتَابَ اللَّهِ وَفِيهِ نَبَأُ كُلِّ شَيْءٍ، بَدَأَ الْخَلْقَ وَأَمَرَ السَّمَاءَ وَأَمَرَ الْأَرْضَ وَأَمَرَ الْأَوَّلِينَ وَأَمَرَ الْآخِرِينَ، وَأَمَرَ مَا كَانَ وَأَمَرَ مَا يَكُونُ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَلِكَ نُصَبُ عَيْنِي.

۶- عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ، الْمُسَلِّبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِيمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي: مَا زَالَ يَبْرُنَا مَكْتُومًا حَتَّى صَارَ فِي يَدَيَّ وَلَدٌ كَيْسَانٌ فَتَحَدَّثُوا بِهِ فِي الطَّرِيقِ وَقَرَى السَّوَادَ.

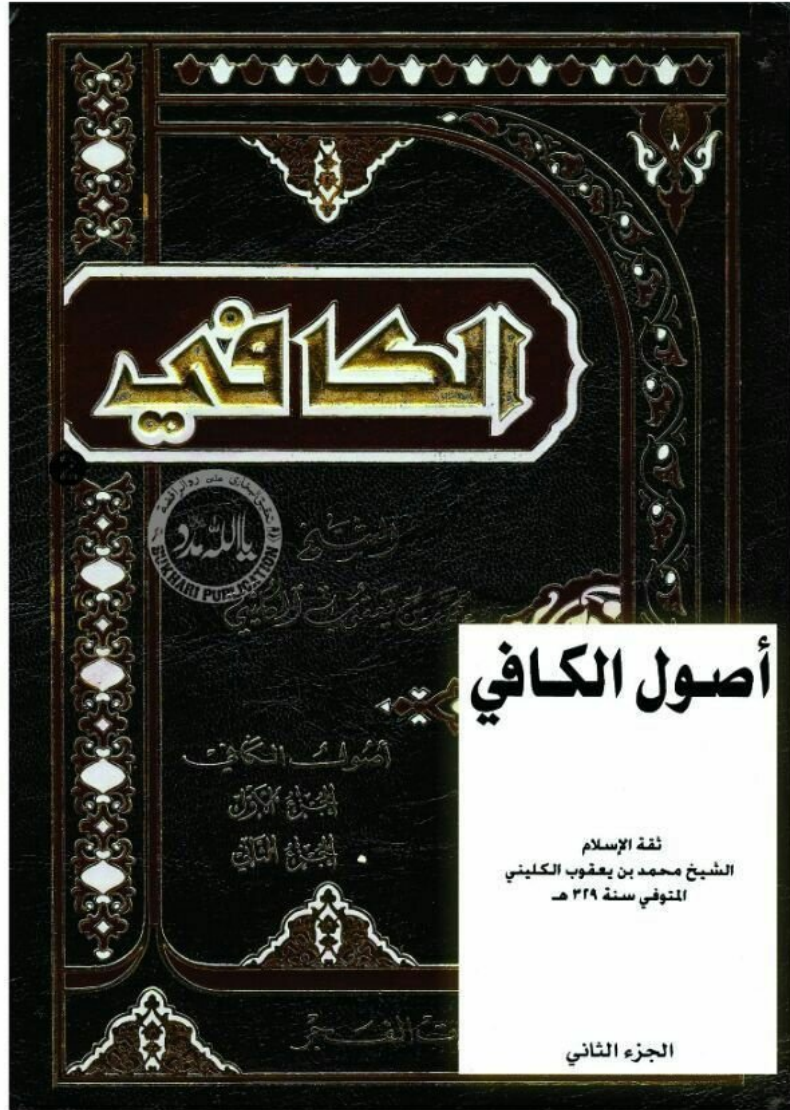
۷- عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ جَبْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ الْحَدَّادِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنْ أَحَبَّ أَصْحَابِي إِلَيَّ أَوْزَعُهُمْ وَأَقْفَهُمْ وَأَكْثَمَهُمْ لِحَدِيثِنَا، وَإِنْ أَسْأَلُهُمْ عِنْدِي خَالًا وَأَمَقَّتَهُمْ لِلَّذِي إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ يُنْسَبُ إِلَيْنَا وَيُرَوَّى عَنْنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ، اشْمَأَزَّ مِنْهُ وَجَعَدَهُ، وَكَثُرَ مَنْ ذَاكَ بِهِ، وَهُوَ لَا يَذَرِي لَعَلَّ الْحَدِيثَ مِنْ عَيْنِنَا خَرَجَ وَإِلَيْنَا أَسْنَدَ، فَيَكُونُ بِذَلِكَ خَارِجًا عَنْ وَلَانِنَا.

۸- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حُرَيْرٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: يَا مُعَلَّى! ائْتُمْ أَمْرَنَا وَلَا تُدْعُهُ، فَإِنَّهُ مَنْ كَتَمَ أَمْرَنَا وَلَمْ يَدْعُهُ أَعَزَّهُ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا، وَجَعَلَهُ نُورًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ، يَقُودُهُ إِلَى الْجَنَّةِ، يَا مُعَلَّى! مَنْ أَذَاعَ أَمْرَنَا وَلَمْ يَكْتُمْهُ أَذَلَّهُ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَنَزَعَ النُّورَ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَجَعَلَهُ ظُلْمَةً تَقُودُهُ إِلَى النَّارِ، يَا مُعَلَّى! إِنَّ التَّحِيَّةَ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَحِيَّةَ لَهُ، يَا مُعَلَّى! إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي السَّرِّ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي الْعَلَانِيَةِ، يَا مُعَلَّى! إِنْ الْمُلُوبِعَ لِأَمْرِنَا كَالْحَاجِدِ لَهُ.

۹- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: أَخْبِرْتِ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ أَحَدًا؟ قُلْتُ: لَا إِلَّا سَلِيمَانَ بْنَ خَالِدٍ، قَالَ: أَحْسَنْتِ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ الشَّاعِرِ:

قَلَّا يَغْدُونَ سِرِّي وَسِرُّكَ نَالِشَا أَلَا كُنَّا سِرَّ جَاوَزَ اثْنَيْنِ شَابِعَ

۱۰- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرُّضَا ﷺ عَنْ مَسْأَلَةٍ قَائِي وَأَمْسَكَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَغْلَبْتَانِي كُنْتُمْ تُرِيدُونَ كَانَ شَرًّا لَكُمْ وَأَجَدَ بِرَقَبَةٍ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ: وَلَا يَأْتِي اللَّهُ أَسْرَهَا إِلَى جَبْرِائِيلَ ﷺ وَأَسْرَهَا جَبْرِائِيلَ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَسْرَهَا مُحَمَّدٌ إِلَى عَلِيٍّ ﷺ وَأَسْرَهَا عَلِيٌّ إِلَى مَنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَنْتُمْ تَذِيعُونَ ذَلِكَ، مَنْ الَّذِي أَمْسَكَ حَرْفًا سَمِعَهُ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ: فِي جَنَّةِ آلِ دَاوُدَ: يَنْتَبِئُ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ مَالِكًا



رافضیوں کا عقیدہ امامت

عقیدہ نمبر ③

شیعوں نے عقیدہ امامت کو جب قرآن سے ثابت نہ کر سکے تو تحریف قرآن کا عقیدہ بنالیا۔

ہائلائٹ عبارت کا ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اگر قرآن اسی طرح پڑھا جائے جیسا کہ نازل کیا گیا تھا تو یقیناً تم، ہم لوگوں کا اس میں نام بنام پائیگا۔

(تفسیر عیاشی جلد اول صفحہ ۲۵)

۲۵

فی علم الأئمة بالتأویل

۴۔ عن داود بن فرقد عن ابن جعفر عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لو قد قرء القرآن كما أنزل لألفيتنا فيه مسمين^(۱) .

۵۔ وقال سعيد بن الحسين الكندي عن أبي جعفر عليه السلام بعد مسمين كما سمي من قبلنا^(۲) .

۶۔ عن ميسر عن أبي جعفر عليه السلام قال: لولا أنه زيد في كتاب الله ونقص منه ما خفي حقنا على ذي حجب، ولو قد قام قائمنا فنطق صدقه القرآن^(۳) .

۷۔ عن مسعدة بن صدقة عن أبي جعفر عليه السلام عن أبيه عن جده قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام سموهم بأحسن أمثال القرآن يعني عترة النبي صلى الله عليه وآله، هذا عذب فرات فاشربوا، وهذا ملح أجاج فاجتنبوا^(۴) .

۸۔ عن عمر بن حنظلة عن أبي عبد الله عليه السلام عن قول الله ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ فلما رأي أن تبع هذا وأشباهه من الكتاب قال: حسبك كل شيء في الكتاب من فاتحته إلى خاتمته مثل هذا فهو في الأئمة عني به^(۵) .

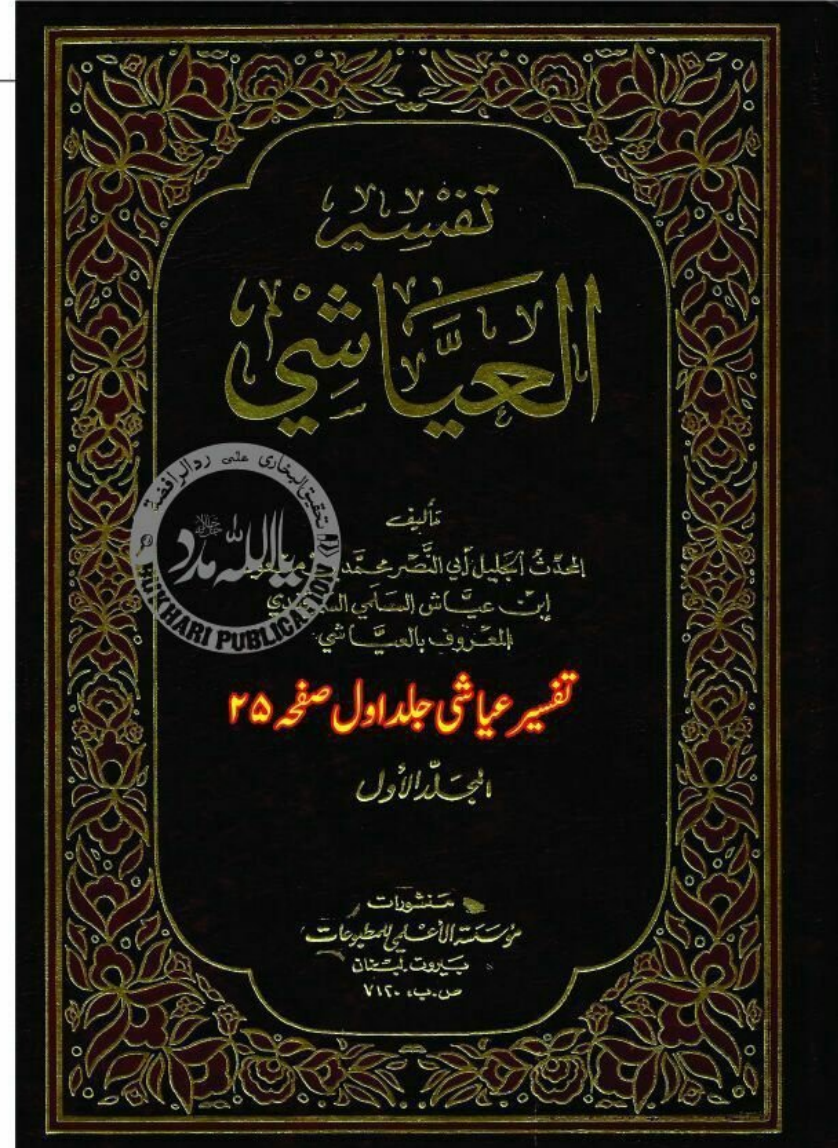
علم الأئمة بالتأویل

۱۔ عن الاصمعي بن نباتة قال: لما قدم أمير المؤمنين عليه السلام الكوفة صلى بهم أربعين صباحاً يقرأ بهم ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ قال: فقال المنافقون: لا والله ما يحسن ابن أبي طالب أن يقرأ القرآن ولو أحسن أن يقرأ

(۱-۲) البحار ج ۱۹: ۳۰ . البرهان ج ۱: ۲۲ . الصافي ج ۱: ۱۴ و ۲۵ . إثبات الهداة ج ۳: ۴۳ . والفاء: وجده .

(۳-۴) البحار ج ۱۹: ۳۰ . البرهان ج ۱: ۲۲ . إثبات الهداة ج ۳: ۴۳-۴۴-۴۵ . للمحدث الحر العاملي (ره) في هذه الأخبار بيان فراجع وسيأتي في ذيل ص ۲۴ أيضاً بيان لهذه الأحاديث .

(۵) البحار ج ۱۹: ۳۰ . البرهان ج ۱: ۲۲ . إثبات الهداة ج ۳: ۴۳-۴۴-۴۵ . للمحدث الحر العاملي (ره) في هذه الأخبار بيان فراجع وسيأتي في ذيل ص ۲۴ أيضاً بيان لهذه الأحاديث . الصافي ج ۱: ۱۴ ولمؤلفه (ره) في بيان الخبر تحقيق رشيق فراجع .



رافضیوں کا عقیدہ امامت اور نبوت میں فرق کرنا مشکل ہے عقیدہ نمبر 8

شیعہ بظاہر ختم نبوت کو مانتے ہیں اور کسی امام کو نبی نہیں کہتے لیکن اپنے تحریروں سے امام کو نبوت سے افضل مانتے ہیں۔ ایسی روایات پڑھ کر شیعہ مولوی ملا باقر مجلسی کا دماغ کام کرنا چھوڑ گیا۔ اور کہا کہ امامت اور نبوت میں فرق کرنا مشکل ہے۔

لکھا ہے کہ ان سب احادیث کے مطابق نبی و امام میں فرق کرنا مشکل ہے بس خاتم الانبیاء کی رعایت کرتے ہوئے انہیں نبی نہیں کہتے ورنہ ہماری عقل شریف تو یہ فرق کر ہی نہیں سکتی۔

فقال زرارة فحمدت الله تعالى وأنتيت عليه فقلت الحمد لله فقال هو الحمد لله فقلت أحمدته وأستعينه فقال هو أحمدته وأستعينه فكتبت كل ما ذكرت الله في كلام ذكر معي كما أذكره حتى فرغت من كلامي.^(١)

مع القوائد وتأويل الآيات الظاهرة محمد بن العباس عن جعفر بن محمد الحسيني عن إدريس بن محبوب عن جميل بن صالح عن ابن سقفة عن ابن عبيدة قال قال لي علي بن الحسين رضي الله عنه الآية التي كان يعرف بها علي صاحب قتله ويعرف بها الأمور العظام التي كان يحدث بها رثي بها يا ابن رسول الله قال هي قول الله عز وجل هو ما أرسلنا من قبلك من رسول إلا أنا الذي آتينا كل نبي ما آتيناك علي بن محمدنا قال نعم وكل إمام منا أهل البيت محدث.^(٢)

روائد وتأويل الآيات الظاهرة محمد بن العباس عن الحسين بن عامر عن محمد بن الحسين بن داود بن فرقد عن الحارث النضري قال قال لي الحكم بن عبيدة إن مولاي علي بن الحسين قال لي إنما علم علي كلفه في آية واحدة.

قال فخرج حمران بن أعين ليسأله فوجد علياً قد قبض فقال لأبي جعفر إن الحكم حدث عن علي بن الحسين أنه قال إن علم علي كلفه في آية واحدة فقال أبو جعفر وما تدري ما هي قلت لا قال هي قوله تعالى هو ما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث.^(٣)

٤٥- كنز: جامع القوائد وتأويل الآيات الظاهرة محمد بن العباس عن الحسين بن أحمد عن محمد بن عيسى عن القاسم بن عروة عن بريد العجلي قال سألت أبا جعفر عن الرسول والنبي والمحدث فقال الرسول الذي تأتيه الملائكة ويعاينهم تبلغه الرسالة من الله والنبي يرى في المنام فما رأى فهو كما رأى والمحدث الذي يسمع كلام الملائكة وحديثهم ولا يرى شيئاً بل ينقر في أذنه وينكت في قلبه.^(٤)

بيان:

استنباط الفرق بين النبي والإمام من تلك الأخبار لا يخلو من إشكال وكذا الجمع بينها مشكل جداً والذي يظهر من أكثرها هو أن الإمام لا يرى الحكم الشرعي في المنام والنبي قد يراه فيه وأما الفرق بين الإمام والنبي وبين الرسول أن الرسول يرى الملك عند إلقاء الحكم والنبي غير الرسول والإمام لا يريانه في تلك الحال وإن رآه في سائر الأحوال ويمكن أن يخص الملك الذي لا يريانه بجبرئيل عليه السلام ويعم الأحوال لكن فيه أيضاً منافاة لبعض الأخبار. و مع قطع النظر عن الأخبار لعل الفرق بين الأئمة وغير أولي العزم من الأنبياء أن الأئمة نواب للرسول لا يبلغون إلا بالنبأية وأما الأنبياء وإن كانوا تابعين لشرعية غيرهم لكنهم مبعوثون بالأصالة وإن كانت تلك النبأية أشرف من تلك الأصالة.

و بالجملة لا بد لنا من الإذعان بعدم كونهم أنبياء وبأنهم أشرف وأفضل من غير نبينا من الأنبياء الأوصياء ولا نعرف جهة لعدم انتصافهم بالنبوة إلا رعاية جلالة خاتم الأنبياء ولا يصل عقولنا إلى فرق بين بين النبوة والإمامة وما دلت عليه الأخبار فقد عرفته والله تعالى يعلم حقائق أحوالهم صلوات الله عليهم أجمعين.

٤٦- الكافي: علي عن أبيه عن ابن أبي عمير عن الحسين بن أبي العلاء قال قال أبو عبد الله إنما الوقوف علينا في الحلال والحرام فاما النبوة فلا.^(٥)

بيان: أي إنما يجب عليكم أن تقوموا عندنا وتحققوا على أبوابنا والكون معنا لاستعلام الحلال والحرام لأن قولوا بنبوتنا وإنما لكم أن تقفوا علينا في إثبات علم الحلال والحرام وأننا نواب الرسول في بيان ذلك لكم ولا تتجاوزوا بنا إلى إثبات النبوة.

(٢) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٥ - ٣٤٦ سورة الحج ح ٣٠
(٤) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٦ - ٣٤٧ ح ٣٢

(١) اختيار معرفة الرجال: ٤١٤ - ٤١٥ ح ٣٠٨
(٣) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٦ ح ٣١
(٥) الكافي: ١: ٣٦٨ ب ١١١ ح ٢

بحار الانوار ج ٢٦ ص ٨٢

بَحَارُ الْاَنْوَارِ

لِلْجَامِعَةِ لِلدِّعَةِ الْخَبَرِ الْاَثَمَةِ لِطَهْرَةِ

تأليف

العلامة العلامة الخبيرة الفاتحة للوقوف
الشيخ محمد باقر المجلسي

الكتاب السابع

الامامة وفيه مواضع احوالهم عليهم السلام

طبعة مطبعة دار الكتب في طهران

رائسیوں کا عقیدہ امامت ختم نبوت کے دشمن عقیدہ نمبر 9

مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں آئمہ کے متعلق لکھتا ہے کہ: ائمہ علیہ السلام تمام انبیاء سے اور تمام مخلوق سے افضل ہیں ائمہ کے بارے میں تمام انبیاء سے، ملائکہ سے اور ساری مخلوق سے عہد لیا گیا۔

اولو العزم انبیاء صرف ائمہ کی محبت کی وجہ سے اولو العزم بنے۔ (معاذ اللہ)

نوٹ: یاد رہے علامہ مجلسی نے تمام انبیاء لکھا ہے اور تمام انبیاء میں حضور ﷺ بھی آتے ہیں۔

الرحمة وقطرة من بحر الحكمة وكتب الحسن بن علي العسكري في سنة أربع وخمسين ومائتين (۱۸۸) أقول: روى البرقي أيضا مثل الخبرين وسيأتي تأويل آخر الخبر الثاني في باب النهي عن التوقيت من كتاب الغيبة إن شاء الله تعالى.

۵۲۔ نوادر الراوندي: بإسناده عن موسى بن جعفر عن أبياته قال قال رسول الله ﷺ: أعطينا أهل البيت سبعة (۱۹) لم يعطهن أحد كان قبلنا ولا يعطاهن أحد بعدنا الصباحة والقصاحة والسجدة والشجاعة والعلم والحلم المحبة في النساء. (۲۰)

۵۳۔ نهج: [نهج البلاغة] قال أمير المؤمنين: نحن شجرة النبوة ومحطة الرسالة ومختلف الملائكة ومعادن العلم ونبات الحكم ناصرنا ومحينا ينتظر الرحمة وعدونا ومبغضنا ينتظر السطوة. (۲۱)

۵۴۔ وقال: في بعض خطبه نحن الشعار والأصحاب والخونة والأبواب لا تؤتى البيوت إلا من أبوابها فمن أتاه من غير أبوابها سمي سارقا فيهم كرائم القرآن وهم كنوز الرحمن إن نطقوا صدقوا وإن صمتوا لم يسبقوا. (۲۲)

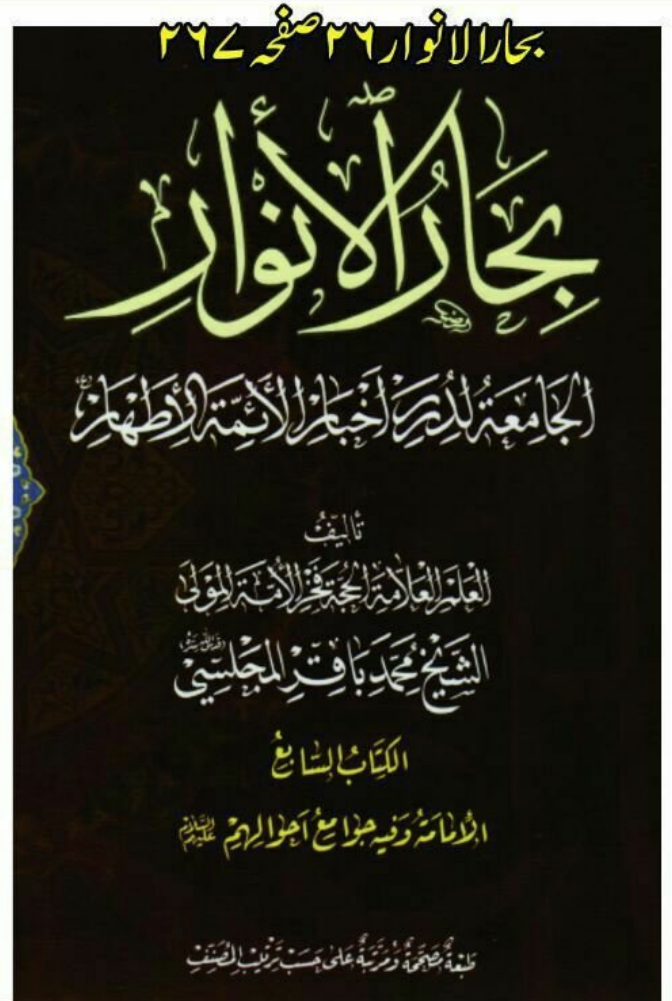
۵۵۔ وقال: في خطبة يذكر فيها آل محمد هم عيش العلم وموت الجهل يخبركم حلمهم عن علمهم (۲۳) صمتهم عن حكم منطقهم لا يخالفون الحق ولا يمانعون منه هم دعائم الإسلام وولائج الاعتصام بهم عاد الحق في نصابه انزاع الباطل عن مقامه وانه من الله عن مبدئه (۲۴) رواه الدين عقل وعناية ورعاية لا عقل سماع ورواية وإن (۲۵) رواة العلم كثير ورعايته قليل.



تفضيلهم على الأنبياء وعلى جميع الخلق وأخذ ميثاقهم عنهم وعن الملائكة وعن سائر الخلق وأن أولى العزم إنما صاروا أولى العزم بحبهم صلوات الله عليهم

باب 6

۱۔ فس: [تفسير القمي] أبي عن الأصهباني عن المنقري عن حفص عن أبي عبد الله: قال كان مما ناجى الله موسى: إني لا أقبل الصلاة إلا ممن (۲۶) توضح لعظمي وأزعم قلبه خوفي وقطع نهاره بذكره ولم يبت مصرا على خطيئته (۲۷) وعرف حق أوليائي وأحبائي فقال موسى يا رب تعني بأوليائك وأحبائك إبراهيم وإسحاق ويعقوب فقال هم كذلك (۲۸) إلا أنني أردت بذلك من من أجله خلقت آدم وحواء ومن من أجله (۲۹) خلقت الجنة والنار فقال ومن هو يا رب؟ فقال: محمد أحمد شققت اسمه من اسمي لأنني أنا المحمود وهو محمد فقال موسى يا رب اجعلني من أمة فقال له يا موسى أنت من أمة إذا عرفت (۳۰) منزلته ومنزلة أهل بيته إن مثله ومثل أهل بيته فيمن خلقت كمثل الفردوس في الجنان لا ينتشر (۳۱) ورقها ولا يتغير طعمها فمن عرفهم وعرف حقهم جعلت له عند الجهل علما وعند الظلمة نورا أجيبه قبل أن يدعوني وأعطيه (۳۲) قبل أن يسألني الخبر. (۳۳)



رافضیوں کا عقیدہ امامت

عقیدہ نمبر 5

شیعوں کا اپنے ائمہ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ

ائمہ اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

اصول کافی (اردو) ج ۲ ص ۱۵۴

کتابت

۱۵۴

اثانی

چھبیسواں باب

ائمہ علیہم السلام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

(باب ۴۶)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ مَتَى يَمُوتُونَ وَأَنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ إِلَّا بِاخْتِيَارٍ مِنْهُمْ

۱۔ عَمْرِو بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَاسِ الْبَطِّي، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّ إِمَامٍ لَا يَعْلَمُ مَا يَصْبِيهِ وَ إِلَى مَا يَصِيرُ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِحَقٍّ [۱] لَوْ عَلَى خَلْفِهِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا تو مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور خدا کی رحمت نہیں ہو سکتی

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ قَطِيفَةَ الرَّبِيعِ مِنَ الْعَمَةِ بِغَدَاةٍ مِمَّنْ كَانَ يُنْقَلُ عَنْهُ، قَالَ لِي: قَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ مَنْ يَقُولُونَ بِفَضْلِهِ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْهُ قَطُّ فِي فَضْلِهِ وَ سُكُوهِ. فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ؟ وَ كَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: جُوعْنَا أَثَامَ الشَّيْطَانِ بْنِ شَاهَكَ الثَّنَدِيِّ رَجُلًا مِنْ الْوُجُوهِ الْمَسْئُومِينَ إِلَى الْخَيْرِ، فَأَذَلَّنَا عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَنَا الشَّيْطَانِيُّ: يَا هَؤُلَاءِ انظُرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ هَلْ حَدَّثَ بِهَ حَدَّثٌ؟ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ فُيِّلَ بِهِ وَ يَكْتُمُونَ فِي ذَلِكَ وَ هَذَا مَثَرُهُ وَ فِرَاشُهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَزِدْ بِهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سُوءًا وَ إِنَّمَا يَنْتَظِرُ بِهِ أَنْ يَقْدَمَ فَيُنَاطِرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ هَذَا هُوَ صَبِيحُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَبْعِ أُمُورِهِ، فَسَلُّوهُ، قَالَ: وَ تَخْشَى لَيْسَ لَنَا خَيْرٌ إِلَّا النَّظَرُ إِلَى الرَّجُلِ وَ إِلَى فَضْلِهِ وَ سَمْعِهِ: فَقَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَمَّا مَا ذَكَرَ مِنَ التَّوْبَةِ وَ مَا أَشْبَهَهَا فَهُوَ عَلَى مَا ذَكَرَ غَيْرُ أَتَيْتُ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّهَا التَّغَرُّ أَيْتِي قَدْ سَعَيْتُ النَّفْسَ فِي سَبْعِ تَمَارِبٍ أَنَا عَدَا أَخَصَرُ وَ بَعْدَهُ أَمُوكُ قَالَ: فَتَنَظَّرْتُ إِلَى الشَّيْطَانِيِّ بْنِ شَاهَكَ يَسْطَرِبُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



کتاب مستطاب الثنائی

کتاب الحجۃ
خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام و مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن عالمیاب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسین صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیت کراچی

مستند دوستدکتاب

ناشر

دفتر شریعت و تعلیم و تربیت (پبلیکیشنز ٹرسٹ) ناظم آبا و اجداد کراچی

رافضیوں کا عقیدہ امامت

انبیاء کی توہین

عقیدہ نمبر 10

شیعہ مولوی مجلسی کہتا ہے کہ امام باقرؑ کا علم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ تھا۔ ترجمہ: امام باقرؑ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک علام سے ایک مسئلہ پوچھا جس کا جواب اس سے نہ پڑا تو اس عالم نے موسیٰ سے سوال پوچھا جس کا جواب موسیٰ سے نہ بن پڑا۔ اگر میں ان دونوں کے پاس ہوتا تو دونوں کو اپنے اپنے سوالوں کا جواب دیتا اور پھر میں سوال کرتا تو وہ دونوں جواب نہ دے پاتے۔

مجلد ۱۹۵

تمصون الشام وتدعون النهر الأعظم (۱) فقال الرجل ما تعني بهذا يا ابن رسول الله فقال علم النبي ﷺ علم النبي بأسره وأوحى الله إلى محمد ﷺ فجعله محمد عند علي ﷺ.

فقال له الرجل فعلي أعلم أو بعض الأنبياء فنظر أبو عبد الله ﷺ إلى بعض أصحابه فقال إن الله يفتح مسامع من يشاء أقول له إن رسول الله ﷺ جعل ذلك كله عند علي ﷺ فيقول علي أعلم أو بعض الأنبياء. (۲)
بيج: الخراج والخراج | مرسل مثله وزاد في آخره وتلا وقال الذي عنده علم من الكتاب (۳) ثم فرق بين أصحابه فوضعها على صدره وقال عندنا والله علم الكتاب كله. (۴)

۴- يروى: (بصائر الدرجات) محمد بن الحسين عن أحمد بن بشير (۵) عن كثير عن أبي عمران (۶) قال قال أبو جعفر: لقد سألت موسى العالم مسألة لم يكن عنده جوابها ولقد سئل العالم موسى مسألة لم يكن عنده جوابها ولو كنت بينهما لأخبرت كل واحد منهما بجواب مسأله ولستأتهما عن مسألة لا يكون عندهما جوابها. (۷)

بيج: الخراج والخراج | محمد بن إسماعيل المشهدي عن جعفر الدورستى عن الشيخ المغيرة عن الصدوق عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين مثله. (۸)

۵- يروى: (بصائر الدرجات) محمد بن الحسين عن عثمان بن عيسى عن ابن مسكان عن سدير عن أبي جعفر: قال لما لقي موسى العالم كلمه وسأله نظر إلى خطاف يصفر يرتفع في السماء ويتسفل في البحر فقال العالم لموسى أتدري ما يقول هذا النبي ﷺ؟ ما يقول قال يقول ورب السماء ورب الأرض ما علمكما في علم ربكما إلا مثل ما أخذت بمقاري. (البحر فان) أبو جعفر: أما لو كنت عندهما لستأتهما عن مسألة لا يكون عندهما فيها علم. (۹)

۶- يروى: (بصائر الدرجات) إبراهيم بن محمد بن الحسين عن عبد الله بن حماد عن سيف التمار قال كنا عند أبي عبد الله ﷺ نحن جماعة من أصحابه فقال ورث هذه الكعبة ثلاث مرات لو كنت بين موسى والخضر لأخبرتكما أني أعلم منها ولأنبأتكما بما ليس في أيديهما. (۱۰)

۷- يروى: (بصائر الدرجات) أحمد بن محمد بن الحسين عن راشد عن علي بن مهزيار عن الأهوازي قال وحدوثي جميعا عن بعض أصحابي عن أبي عبد الله بن حماد عن سيف التمار قال كنا مع أبي عبد الله ﷺ في الحجر فقال علينا عين فالتفتنا يمنة ويسرة وقلنا ليس علينا عين فقال ورث الكعبة ثلاث مرات أن لو كنت بين موسى والخضر لأخبرتكما أني أعلم منها ولأنبأتكما بما ليس في أيديهما. (۱۱)

۸- يروى: (بصائر الدرجات) عباد بن سليمان عن محمد بن سليمان عن أبيه عن سدير قال كنت أنا وأبو بصير يحيى البرزاري وداد بن كثير الرقي في مجلس أبي عبد الله ﷺ إذ خرج إلينا وهو مغضب فلما أخذ مجلسه قال يا عبياء أقوام يزعمون أنا نعلم الغيب ما يعلم الغيب إلا الله لقد هممت بضرب جاريتي فلانة فهرت مني فما علمت في أي بيوت الدار هي.

قال سدير فلما أن قام عن مجلسه وصار في منزله وأعلمت دخلت أنا وأبو بصير وميسر وقلنا له جعلنا الله فداك سمعناك أنت تقول كذا وكذا في أمر خادمك ونحن نزعم أنك تعلم علما كثيرا ولا تنسبك إلى علم الغيب.

قال فقال لي يا سدير ألم تقرأ القرآن قال قلت بلى قال فهل وجدت فيما قرأت من كتاب الله ﷻ الذي عنده علم من الكتاب أنا أنيك به قبل أن يوتد إليك طرؤك؟ (۱۲) قال قلت جعلت فداك قد قرأت قال فهل عرفت الرجل وهل علمت ما كان عنده من علم الكتاب قال قلت فأخبرني أفهم قال قدر قطرة الثلج في البحر الأخضر فما يكون ذلك من علم الكتاب قال قلت جعلت فداك ما أقل هذا؟

جَنَازَةُ الْأَنْبِيَاءِ

الجامع للدرر والخبر الأئمة الأطهار

تأليف
العلامة العالمية المحقق الميرزا محمد باقر المجلسي
الشيخ محمد باقر المجلسي

الكتاب الثاني
الأمانة وفيه مواضع أهل البيت عليهم السلام

تأليف العلامة والميرزا محمد باقر المجلسي

رافضیوں کا عقیدہ امامت عبد اللہ بن سبا یہودی عقیدہ نمبر 7

بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن سبا یہودی تھا اسلام لے آیا اور پھر حضرت علی کی ولایت کا قائل ہوا۔ اس سے پہلے جب یہ یہودی تھا تو حضرت یوشع کے بارے میں غلو کرتا تھا کہ وہ موسیٰ کے وصی ہیں اسلام لانے بعد اس قسم کی بعد حضرت علیؑ کے بارے میں کی یہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے حضرت علیؑ کی امامت کا قائل ہونا فرض ہے اور ان کے دشمنوں پر اعلانیہ تبرک کیا اور مخالفوں کو کافر کہا۔

۳۷۔ وعنه يهلك في رجلا من رجلان محب مفرط يقرظني بما ليس لي ومبغض يحمله شن آني على أن يبهنتي^(۱)
بیان: قال في النهاية التريظ مدح الحي ووصفه^(۲) ثم روى هذا الخبر عنه^(۳)

۳۸۔ المناقب لابن شهر آشوب [روي أن سبعين رجلا من الرط أتوه يعني أمير المؤمنينؑ بعد قتال أهل
انهم وسجدوا له فقال لهم ويلكم لا تفعلوا إنما أنا مخلوق مثلكم فأبوا عليه فقال لمن لم
وا إلى الله لاقتلنكم قال فأبوا فعدنهم لهم أخايد^(۴) وأوقد ناراً فكان قبر يحمل الرجل
نه في النار ثم قال:

أوقدت ناراً ودعوت قتيلاً
مرت أمراً منكراً
و قبر يحطم حطماً منكراً^(۵)

۳۹۔ محمد بن نصير التميري البصري زعم أن الله تعالى لم يظهره إلا في هذا العصر وأنه علي
وحده ساربه النصرية ينتمون إليه وهم قوم إباحية تركوا العبادات والشرعيات واستحلّت^(۶) المنهيات المحرمات
و من مقاوم أن اليهود على الحق ولسنا منهم وأن النصاري على الحق ولسنا منهم^(۷)

۴۰۔ کش: [رجال الكشي] محمد بن قولويه عن سعد عن محمد بن عثمان عن يونس عن عبد الله بن سنان عن
أبيه عن أبي جعفر أن عبد الله بن سبا كان يدعي النبوة ويزعم أن أمير المؤمنينؑ هو الله تعالى عن ذلك فبلغ ذلك
أمير المؤمنينؑ فدعا وسأله فأقر بذلك وقال نعم أنت هو وقد كان ألقى في روعي أنك أنت الله وأنت نبي
فقال له أمير المؤمنينؑ ويلك قد سخر منك الشيطان فارجع عن هذا تكلتك أمك وتب فأبى فحبسه واستأبده
ثلاثة أيام فلم يتب فأحرقه بالنار وقال إن الشيطان استهواه فكان يأتيه ويلقي في روعه ذلك^(۸)
قبح: [المناقب لابن شهر آشوب] عن ابن سنان مثله^(۹)

۴۱۔ کش: [رجال الكشي] محمد بن قولويه عن سعد عن ابن يزيد ومحمد بن عيسى عن علي بن مهزيار عن
فضالة بن أيوب الأزدي عن أبيان بن عثمان قال سمعت أبا عبد اللهؑ يقول لعن الله عبد الله بن سبا إنّه ادعى
الربوبية في أمير المؤمنين وكان والله أمير المؤمنينؑ عبداً لله طامعاً الويل لمن كذب علينا وإن قوماً يقولون فينا ما
لا نقوله في أنفسنا نبراً إلى الله منهم نبراً إلى الله منهم^(۱۰)

۴۲۔ کش: [رجال الكشي] بهذا الإسناد عن ابن يزيد عن ابن أبي عمير وابن عيسى عن أبيه والحسين بن سعيد عن
ابن أبي عمير عن هشام بن سالم عن الثمالي قال قال علي بن الحسينؑ لعن الله من كذب علينا إني ذكرت عبد الله
بن سبا فقامت كل شعرة في جسدي لقد ادعى أمراً عظيماً ما له لعنة الله.
كان عليؑ والله عبداً لله صالحاً أخو رسول اللهؐ ما نال الكرامة من الله إلا بطاعته لله ولرسوله وما نال
رسول اللهؐ الكرامة من الله إلا بطاعته لله^(۱۱)

۴۳۔ کش: [رجال الكشي] بهذا الإسناد عن محمد بن خالد الطيالسي عن ابن أبي نجران عن عبد الله قال قال أبو
عبد اللهؑ إنا أهل بيت صديقون لا نخلو من كذاب يكذب علينا ويسقط صدقتنا يكذب علينا عند الناس.
كان رسول اللهؐ أصدق الناس لهجة وأصدق البرية كلها وكان مسليمة يكذب عليه وكان أمير المؤمنينؑ
أصدق من برأ الله بعد رسول الله وكان الذي يكذب عليه ويعمل في تكذيب صدقه ويفترى على الله الكذب عبد
الله بن سبا.

و ذكر بعض أهل العلم أن عبد الله بن سبا كان يهودياً فأسلم ووالى علياً وكان يقول وهو على يهوديته في يوشع
بن نون وصي موسى بالغلو فقال في إسلامه بعد وفاة رسول اللهؐ في عليؑ مثل ذلك.

و كان أول من أشهر بالقول بفرض إمامة عليؑ وأظهر البراءة من أعدائه وكاشف مخالفيه وأكثرهم^(۱) ممن هاجموا
قال من خالف الشيعة أصل التشيع والرفض مأخوذ من اليهودية^(۲)

اصول کافی (اردو) ج ۲ ص ۱۵۴

جَنَابُ الْأَنْبَاءِ

الْجَامِعَةِ لِلدِّينِ الْخَبِيرِ الْأَشْمَةِ الْأَطَهَرِ

تأليف

العلامة العلامة الخبيرة الأستاذ المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي

الكتاب الثاني

الامامة وفيه مزاج أهل البيت

تأليف العلامة الخبيرة الأستاذ المولى

لکھا ہے کہ ان سب احادیث کے مطابق نبی و امام میں فرق کرنا مشکل ہے بس خاتم الانبیاء کی رعایت کرتے ہوئے انہیں نبی نہیں کہتے ورنہ ہماری عقل شریف تو یہ فرق کر ہی نہیں سکتی۔

(٥) الكافي: ١: ٢٦٨ ب ١١١ ح ٢.

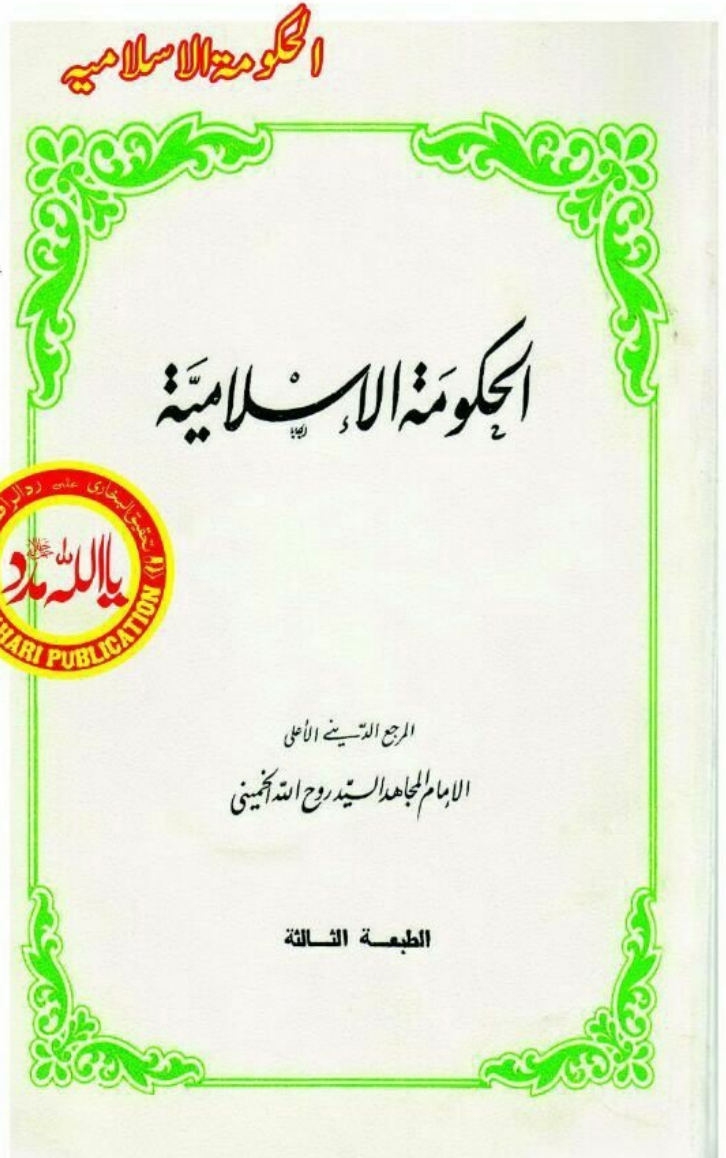
”خمینی“ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

اماموں کے رتبہ ہر نبی اور ہر فرشتہ سے بلند ہے

عدم امکان تشکیل تلك الحكومة ، فالولاية لا تسقط ، لان الفقهاء قد ولاهم الله ، فيجب على الفقيه ان يعمل بموجب ولايته قدر المستطاع ، فعليه ان يأخذ الزكاة والخمس والخراج والجزية ان استطاع ، لينفق كل ذلك في مصالح المسلمين وعليه ان استطاع ان يقيم حدود الله . وليس العجز المؤقت عن تشكيل الحكومة القوة المتكاملة يعني بأي وجه ان نزوي بل ان التصدي لحوائج المسلمين ، وتطبيق ما تيسر تطبيقه فيهم من الاحكام ، كل ذلك واجب بالقدر المستطاع .

الولاية التكوينية :

وثبوت الولاية والحاكمية للامام (ع) لا تعني تجرده عن منزلته التي هي له عند الله ، ولا تجعله مثل من عداه من الحكام . فان للامام مقاما محمودا ودرجة سامية وخلافة تكوينية تخضع لولايتها وسيطرتها جميع ذرات هذا الكون . وان من ضروريات مذهبنا ان لا ثبتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ، ولا نبي مرسل . وبموجب ما لدينا من الروايات والاحاديث فان الرسول الاعظم (ص) والائمة (ع) كانوا قبل هذا العالم انوارا فجعلهم الله بعرشه محدقين ، وجعل لهم من المنزلة والزلقى ما لا يعلمه الا الله . وقد قال جبرئيل — كما ورد في روايات المعراج — : لو دنوت اثملة لاحترقت . وقد ورد عنهم (ع) : ان لنا مع الله حالات لا يسعها ملك مقرب ولا نبي مرسل . ومثل هذه المنزلة



الصلاة ، والصوم ، والزكاة ، والحج ، والجهاد .

وبالنظر إلى هذا قالوا : الإيمان إعتقاد بالجنان ، وإقرار باللسان ، وعمل بالأركان^١ ، { من آمن بالله ورسوله وعمل صالحا } .

فكل مورد في القرآن اقتصر على ذكر الإيمان بالله ورسوله ، واليوم الآخر ، وبالله به الإسلام والإيمان بالمعنى الأول ، وكل مورد أضيف إليه ذكر العمل . { قالت الأعراب آمنا قل لم تؤمنوا بأشياء إنما يؤمنوا بالآيات التي يبعث الله بها الرسل وما يدرى أنهم يفتنون } .^٢

وزاده تعالى إيضاحاً بقوله بعدها : { إنما المؤمنون الذين آمنوا بالله ورسوله ثم لم يرتابوا وجاهدوا بأموالهم وأنفسهم في سبيل الله أولئك هم الصادقون }^٣ يعني : أن الإيمان قول ويقين وعمل .

فهذه الأركان الأربعة هي أصول الإسلام والإيمان بالمعنى الأخص عند جمهور المسلمين .
ولكن الشيعة الإمامية زادوا (ركناً خامساً) وهو : الإعتقاد بالإمامة .

أصل الشيعة وأصولها

تأليف

الإمام المصلح

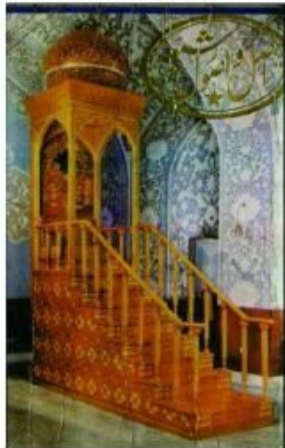
الشيخ محمد الحسين آل كاشف الغطاء

الطبعة : ١٣٧٣ هـ

الطبعة

علاء آل جعفر

مؤسسة الإمام علي (عليه السلام)



^١ انظر : نهج البلاغة ٣ : ٢٠٣ | ٢٢٧ ، عيون أخبار
جامع الأخبار : ١٠٣ | ١٧٢ ، سنن ابن ماجه ١ : ٢٥ | ١

^٢ الحجرات ٤٩ : ١٤ .

^٣ الحجرات ٤٩ : ١٥ .

رأفشیوں کا عقیدہ امامت

4 شیعہ امامت کا ڈھونگ اور تضاد بیانی

شیعوں نے عقیدہ امامت خود بڑھایا ہے

اصل الشیعہ و اصولها صفحہ ۲۱۱

شیعہ مذہب کے اصول دین پانچ ہیں ان میں سے پانچواں خود ساختہ اصول امامت ہے لیکن یہ پانچواں اصول نہ اللہ نے بتایا نہ اللہ کے نبی ﷺ نے بتایا بلکہ شیعوں نے یہ پانچواں اصول خود بڑھایا ہے اور اس بات کا اقرار بھی اپنی اصولی کتاب میں کیا ہے۔

رافضیوں کا عقیدہ امامت

عقیدہ نمبر ③

شیعوں نے عقیدہ امامت کو جب قرآن سے ثابت نہ کر سکے تو تحریف قرآن کا عقیدہ بنالیا۔

ہائلائٹ عبارت کا ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اگر قرآن اسی طرح پڑھا جائے جیسا کہ نازل کیا گیا تھا تو یقیناً تم، ہم لوگوں کا اس میں نام بنام پائیگا۔

(تفسیر عیاشی جلد اول صفحہ ۲۵)

۲۵

فی علم الأئمة بالتأویل

۴۔ عن داود بن فرقد عن ابن جعفر عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لو قد قرء القرآن كما أنزل لألفيتنا فيه مسمين^(۱) .

۵۔ وقال سعيد بن الحسين الكندي عن أبي جعفر عليه السلام بعد مسمين كما سمي من قبلنا^(۲) .

۶۔ عن ميسر عن أبي جعفر عليه السلام قال: لولا أنه زيد في كتاب الله ونقص منه ما خفي حقنا على ذي حجب، ولو قد قام قائمنا فنطق صدقه القرآن^(۳) .

۷۔ عن مسعدة بن صدقة عن أبي جعفر عليه السلام عن أبيه عن جده قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام سموهم بأحسن أمثال القرآن يعني عترة النبي صلى الله عليه وآله، هذا عذب فرات فاشربوا، وهذا ملح أجاج فاجتنبوا^(۴) .

۸۔ عن عمر بن حنظلة عن أبي عبد الله عليه السلام عن قول الله ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ فلما رأي أن تبع هذا وأشباهه من الكتاب قال: حسبك كل شيء في الكتاب من فاتحته إلى خاتمته مثل هذا فهو في الأئمة عني به^(۵) .

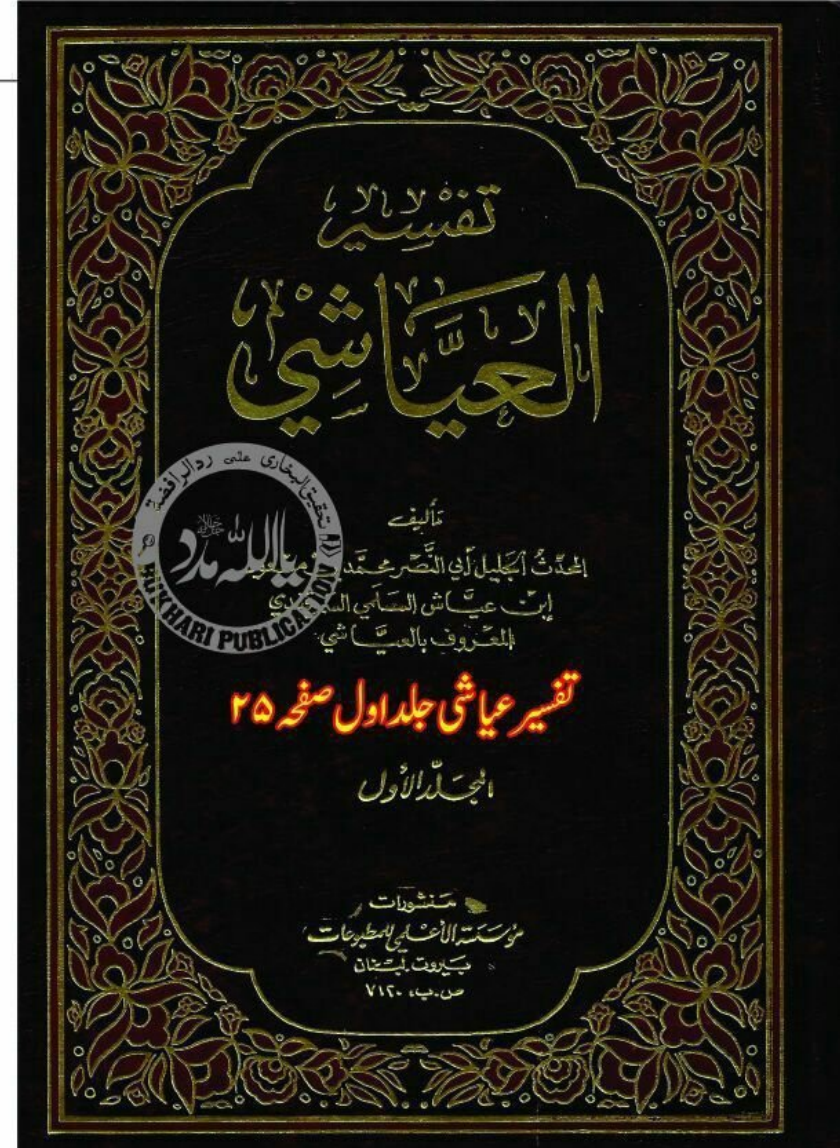
علم الأئمة بالتأویل

۱۔ عن الاصمعي بن نباتة قال: لما قدم أمير المؤمنين عليه السلام الكوفة صلى بهم أربعين صباحاً يقرأ بهم ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ قال: فقال المنافقون: لا والله ما يحسن ابن أبي طالب أن يقرأ القرآن ولو أحسن أن يقرأ

(۱-۲) البحار ج ۱۹: ۳۰ . البرهان ج ۱: ۲۲ . الصافي ج ۱: ۱۴ و ۲۵ . إثبات الهداة ج ۳: ۴۳ . والفاء: وجده .

(۳-۴) البحار ج ۱۹: ۳۰ . البرهان ج ۱: ۲۲ . إثبات الهداة ج ۳: ۴۳-۴۴-۴۵ . للمحدث الحر العاملي (ره) في هذه الأخبار بيان فراجع وسيأتي في ذيل ص ۲۴ أيضاً بيان لهذه الأحاديث .

(۵) البحار ج ۱۹: ۳۰ . البرهان ج ۱: ۲۲ . إثبات الهداة ج ۳: ۴۳-۴۴-۴۵ . للمحدث الحر العاملي (ره) في هذه الأخبار بيان فراجع وسيأتي في ذيل ص ۲۴ أيضاً بيان لهذه الأحاديث . الصافي ج ۱: ۱۴ ولمؤلفه (ره) في بيان الخبر تحقيق رشيق فراجع .



٧- ك: [إكمال الدين] محمد بن إبراهيم بن إسحاق عن الحسين بن إبراهيم بن عبد الله بن منصور عن محمد بن هارون الهاشمي عن أحمد بن عيسى عن أحمد بن سليمان الدهاوي^(١) عن معاوية بن هشام عن إبراهيم بن محمد بن حنيفة عن أبيه محمد عن أبيه أمير المؤمنين صلوات الله عليه قال قال رسول الله ﷺ: المهدي منا أهل البيت يصلح الله له أمره في ليلة وفي رواية أخرى يصلحه الله في ليلة^(٢).

٨- ك: [إكمال الدين] الطالقاني عن ابن همام^(٣) عن جعفر بن مالك عن الحسن بن محمد بن سماعة عن أحمد بن الحارث عن المفضل بن عمر عن أبي عبد الله عن أبيه أنه قال إذا قام القائم قال «فَقَرَزْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ»^(٤).

٩- ك: [إكمال الدين] أبي وابن الوليد معا عن سعد والحميري وأحمد بن إدريس عن ابن عيسى وابن أبي الخطاب ومحمد بن عبد الجبار وعبد الله بن عامر عن ابن أبي نجران عن محمد بن مسروق عن المفضل بن عمر الجعفي عن أبي عبد الله ﷺ قال سمعته يقول إياكم والتنويه أما والله ليغيبن إمامكم سنينا من دهركم ويحجبكم^(٥) حتى يقال مات أو هلك بأي واد سلك ولتدمن عليه عيون المؤمنين ولتكفون كما تكفأ السفن في أمواج البحر فلا ينجو إلا من أخذ الله ميثاقه وكتب في قلبه الإيمان وأيده بروح منه ولترفعن اثنتا عشرة راية مشتبهة لا يدرى أي من أي. قال فبكيت فقال لي ما يبكيك يا با عبد الله فقلت وكيف لا أبكي وأنت تقول ترفع^(٦) اثنتا عشر راية مشتبهة لا يدرى أي من أي فكيف نصنع قال فنظر إلى شمس داخلية في الصفة فقال يا با عبد الله ترى هذه الشمس قلت نعم قال والله لأمرنا أبين من هذه الشمس^(٧).

غبط: [الغيبة للشيخ الطوسي] أحمد بن إدريس عن ابن قتيبة عن ابن شاذان عن ابن أبي نجران مثله^(٨).
ني: [الغيبة للنعماني] محمد بن همام عن جعفر بن محمد بن مالك والحميري معا عن ابن أبي الخطاب ومحمد بن عيسى وعبد الله بن عامر جميعا عن ابن أبي نجران مثله^(٩).
ني: [الغيبة للنعماني] الكليني عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن عبد الكريم عن ابن أبي نجران مثله^(١٠).
بيان التنويه التشهير أي لا تشهروا أنفسكم أو لا تدعوا الناس إلى دينكم أو لا تشهروا ما تقول لكم من أمر القائم ﷺ وغيره مما يلزم إخفاؤه عن المخالفين.

وليمحص على بناء التفعيل المجهول من التمحيص بمعنى الابتلاء والاختبار ونسبته إليه ﷺ على المجاز أو على بناء المجرى المعلوم من محص الظبي كمنع إذا عدا ومحص مني أي هرب وفي بعض نسخ الكافي على بناء المجهول المخاطب من التفعيل مؤكدا بالنون وهو أظهر وقد مر في النعماني وليخملن.

ولعل المراد بأخذ الميثاق قبوله يوم أخذ الله ميثاق نبيه وأهله بيته مع ميثاق ربه بيته كما مر في الأخبار وكتب في قلبه الإيمان إشارة إلى قوله تعالى «وَلَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ»^(١١) والروح هو روح الإيمان كما مر.

مشتبهة أي على الخلق أو متشابهة يشبه بعضها بعضا ظاهرا ولا يدرى على بناء المجهول وأي مرفوع به أي لا يدرى أي منها حق متميزا من أي منها هو باطل فهو تفسير للاشتباه وقيل أي مبتدأ ومن أي خبره أي كل راية منها لا يعرف كونه من أي جهة من جهة الحق أو من جهة الباطل وقيل لا يدرى أي رجل من أي راية لتبدوا النظام منهم والأول أظهر.

(١) في المصدر: «الدهاوي».
(٢) من المصدر.
(٣) كمال الدين ج ١ ص ٣٢٨ باب ٣٢ حديث ١٠ والآية من سورة الشعراء: ٢١.
(٤) في المصدر: «ولتتمحصن».
(٥) في المصدر: «ترفع» ليست في المصدر.
(٦) كمال الدين ج ٢ ص ٣٤٧ باب ٣٣ حديث ٣٥.
(٧) غيبة الطوسي ص ٣٣٧ - ٣٣٨ رقم ٢٨٥.
(٨) غيبة النعماني ص ١٥٢ باب ١٠ حديث ١٠.

جَدَائِدُ الْإِسْلَامِ

الْجَامِعَةُ لِلدِّرَاسَةِ الْخَبِيرَةِ الْأَثَرِ وَالطَّهَرَةِ

تَأَلَّفَ

الْعَلَمُ الْعَلَامِيُّ الْحَجَّةُ الْكُبْرَى الْمُؤَلَّى

الْشَيْخُ مُحَمَّدُ بَاقِرُ الْمَجْلِسِيِّ

الْكِتَابُ الثَّلَاثُ عَشَرَ

الْفَيْسَةُ وَأَهْوَالُ الْحُجَّةِ الْقَائِمِ

طَبْعَةُ مَدِينَةِ مَكَّةَ وَمَرْتَبَةٌ عَلَى مَسْبَرِ رَبِّهِ الصَّفَفِ

ساتواں باب

معرفتِ امام اور اس کی طرف رجوع

((بَابُ مَعْرِفَةِ الْأَمَامِ وَالرَّجْعِ إِلَيْهِ))

۱- الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّبٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي حَسْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ (ع) : إِذَا مَا يَعْبُدُ اللَّهُ مَنْ يَعْرِفُ اللَّهَ، فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ فَأَمَّا يَعْبُدُهُ هَكَذَا فَهَذَا لَا فَلَكَ جُعِلَتْ فِدَاكَ مَعْرِفَةُ اللَّهِ؛ قَالَ: تَصَدِّقُ الشَّرْعَ وَجَلَّ وَتَصَدِّقُ

رَسُولُهُ (ص) وَمَوْلَاهُ عَلِيٌّ (ع) وَالْإِنِّمَامُ بِهِ وَبِأَمَّتِهِ الْهُدَى وَالْبِرَاءَةُ إِلَى الْوَعْدِ وَجَلَّ وَعَدُورُهُمْ، هَكَذَا يَعْرِفُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ عبادتِ خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیلئے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسول کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر ائمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہارِ برأت کرنا۔ اس طرح معرفتِ الہی باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

۲- الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّبٍ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (ع) أَنَّهُ قَالَ: لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَعْرِفَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْأُمَّةَ كَلَامُهُمْ وَإِمَامَ زَمَانِهِ وَيَرُدَّ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَعْرِفُ إِلَّا خِرًا وَهُوَ يَجْعَلُ الْأَوَّلَ

۲۔ ابنِ اُذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیلئے کہ اپنے کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام ائمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اہل سے جاہل ہے وہ آخرت کو کیا جانے گا۔

۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (ع) : أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْأَمَامِ مِنْكُمْ وَاجِبَةٍ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا (ص) إِلَى النَّاسِ أَتَجَمِعُونَ رَسُولًا وَحُجَّةً لِلَّهِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ، وَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ (ص) وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْأَمَامِ مِنْهَا وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ وَلَمْ يَصَدِّقْهُ وَيَعْرِفْ حَقَّهُمَا فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْأَمَامِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيَعْرِفُ حَقَّهُمَا (ع) قَالَ: قُلْتُ: وَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَبِمُحَمَّدٍ (ص) مَا أَنْزَلَ اللَّهُ؟ يَجِبُ عَلَى أُولَئِكَ حَقُّ مَعْرِفَتِكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ أَلَيْسَ هَؤُلَاءِ يَعْرِفُونَ فُلَانًا وَفُلَانًا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَتَرَى أَنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَوْفَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هَؤُلَاءِ؟ وَاللَّهِ مَا أَوْفَعَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ، لَا وَاللَّهِ مَا أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا إِلَّا

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی۔

پانچواں باب

زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

(بَابُ ۵)

(أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ)

۱۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْمَلَاءِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَكُونُ الْأَرْضُ لَيْسَ فِيهَا إِمَامٌ، قَالَ: لَا، قُلْتُ: يَكُونُ إِمَامَانِ؟ قَالَ: لَا إِلَّا وَاحِدُهُمَا صَاحِبٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں۔ میں نے کہا۔ دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں۔ مگر ایک ان میں سے صامت ہو سکتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَتَّوْرٍ بْنِ يُوسُفَ وَسَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو إِلَّا وَفِيهَا إِمَامٌ، كَيْفَا إِنَّ زَادَ الْمُؤْمِنُونَ شَيْئًا زَادَ هُمْ، وَإِنْ نَقَدُوا شَيْئًا أَتَتْهُ لَهُمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر مرنے میں کوئی زیادتی کریں تو وہ زود کر دے اور اگر کمی کر دیں تو اس کو ان کے لئے پورا کر دے۔

اشانی

۲۶

کتاب بحوث

۳۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُبَّابٍ الْمُسَلَّمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَامِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا زَالَتِ الْأَرْضُ إِلَّا وَفِيهَا الْحُجَّةُ، يُعْرِضُ فِيهَا الْحَادِلُ وَالْجَرَامُ وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال و حرام کی معرفت کرتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلا رہا ہے۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مَبْرَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْمَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُسْلَمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَدْعِ الْأَرْضَ بِغَيْرِ غَالِمٍ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يُعْرِضْ فِي الْحَقِّ مِنَ الْبَاطِلِ.

۵۔ فرمایا صادق آل محمد نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حق باطل سے جدا نہ ہوتا۔

۶۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْغَالِمِيِّ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حمزة، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَجَلٌ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَتْرَكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے۔

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنایا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَهِسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَتَيْنَاهُمُ مُلُكًا عَظِيمًا» قَالَ : الطَّاعَةُ الْمَعْرُوضَةُ .

۴۔ آئیے اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا ہے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَشَابِطِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعِطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَشْرَكَ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ وَالرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ .

۵۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ اوصیاء و مرسلین کی اطاعت میں میں شریک ہوں۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الْقَبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ بَيْنَ طَاعَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَاعَتِنَا ، لَنَا الْأُثْلُ وَلَنَا سَقْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّايِسُونَ فِي الْعَالَمِ مِنَ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ : « أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ »

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال و قیمت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال ہم راہنمون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَوْلَ آيَةِ الْأَوْصِيَاءِ أَنْ طَاعَتُهُمْ مَقْرُوضَةٌ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ هُمْ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : « أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ » وَ هُمْ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّمَا

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ذکر کیا اپنے اس قول کا کہ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے حضرت نے فرمایا ہاں وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں اور وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے تمہارے ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔

۸۔ وَ هَذَا الْأَمْرُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ فَارِسِيَّ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ : طَاعَتُكَ مَقْرُوضَةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . قَالَ : مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ : نَعَمْ .

۸۔ ایک ایرانی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کیا آپ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ بے شک۔ اس نے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الشیانی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبویہ، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقت الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

تصحیح

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معتمد دوسد کتب

ناشر

دفتر میم پبلیکیشنز سٹریٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

میں نے اسے اپنے آپ سے

ماخذ کمال ہو گئے۔
 اور شیخ مفید نے کتاب المسائل میں کہا ہے کہ امام کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص اہل
 میں سے کسی ایک امام کی امامت سے انکار کرے اور ان کی امامت کے فرائض میں سے کسی
 چیز سے انکار کرے جن کو خدا نے اس پر واجب کیا ہے تو وہ کافر ہے اور اگر وہ ہے اور جو ہم میں
 ہمیشہ رہنے کا حق ہے۔ اور اسے عقاب پر اور شافریا ہے کہ امام کا اس پر اتفاق ہے کہ اہل
 بدعت سب کافر ہیں اور امام پر لا کرم ہے کہ ان سے توبہ کرے جن وقت کہ وہ اہل حق میں سے
 بعد جبکہ ان کو یہ حق کی دعوت دے اور ان پر محبت تمام کرے۔ اگر وہ اپنی بدعتوں سے توبہ کریں
 اور اپنا واسطہ پر آجائیں تو قبول کرے ورنہ ان کو قتل کر دے اس لئے کہ وہ ایمان سے منہ جو گئے
 ہیں اور جو شخص اسی طرح بدعت پر جا سکے وہ اہل بدعت ہے۔ اور جدید شخص نے ثنائی میں اور شیخ
 طوسی نے جنس میں کہا ہے کہ ہم امام کے حق ایک یہ ثابت ہے کہ جو شخص جناب امیر سے
 جنگ کرے وہ کافر ہے اور اس پر فرقہ حق۔ امام کا اعلان ریل ہے اور ان کا اعلان محبت
 ہے نیز جو ہم جانتے ہیں کہ جو شخص حضرت سے جنگ کرنا ہے وہ حضرت کی امامت کا انکار کرنا
 اور ان کی امامت کا انکار کرنا ہے جس طرح انکار نبوت کرنا ہے کیونکہ اس بارہ میں دونوں حالت
 ایک طرح کی ہے لہذا بہت سی صورتوں سے استدلال اس بارہ میں کیا ہے اور شیخ زید کا لہجہ
 نے یہاں حقائق الایمان میں بھی بہت باتیں اس بارے میں کی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کا
 واقعی کفر اجماع ہوا ہے۔ اور اگرچہ اس بارے میں صورتوں سے ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ اہل حق

اردو ترجمہ
حق یقین
جلد دوم

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

— مزید —

جناب سید بشارت حسین صاحب

مجلس علمی اسلامی

انجمن

نیشنل ویاپی

فرمان امام جعفر صادقؑ

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کن مصائب اور حالات سے واسطہ پڑنے والا ہے اور وہ کدھر کا رخ اختیار کرے گا تو ایسا امام لوگوں پر اللہ کی طرف سے حجت نہیں ہے یعنی وہ امامت کے لائق نہیں ہے جس عنوان کے تحت یہ عبارت درج کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ یقیناً ائمہ کرام اپنی موت کے وقت کو جانتے ہیں اور وہ اپنے اختیار سے ہی مرتے ہیں

اصول الکافی جلد اول ص ۱۵۳

شُعْبَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نَجْوَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَمُوتَ، عَلِمَ.

ابو غلظ الأحمري، عَنْ شُعْبَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نَجْوَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَمُوتَ، عَلِمَ.

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَمْرَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَائِنِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ الْقَطَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ الْإِمَامُ أَنْ يَمُوتَ شَيْئًا أَعْلَمَهُ اللَّهُ ذَلِكَ.

۱۰۴ - بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام يَخْلُقُونَ مَنَاقِبَ يَمُوتُونَ، وَأَنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ إِلَّا بِالْخِيَارِ مِنْهُمْ

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْقَطَائِبِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَمَةَ، وَغَيْرِهِمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَمُوتَ، عَلِمَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَيْ إِنْ شَاءَ أَنْ يَمُوتَ مَنَاقِبُهُ وَإِلَى مَا يَصِيرُ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِشَيْءٍ عَلَى خَلْقِهِ.

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نَجْوَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نَجْوَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ الْإِمَامُ أَنْ يَمُوتَ، عَلِمَ.

الْحَاكِمِي

۱۰۴ - بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام يَخْلُقُونَ مَنَاقِبَ يَمُوتُونَ، وَأَنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ إِلَّا بِالْخِيَارِ مِنْهُمْ

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْقَطَائِبِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَمَةَ، وَغَيْرِهِمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَمُوتَ، عَلِمَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَيْ إِنْ شَاءَ أَنْ يَمُوتَ مَنَاقِبُهُ وَإِلَى مَا يَصِيرُ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِشَيْءٍ عَلَى خَلْقِهِ.

وَيَخْبِرُونَ فِي دِينِهِ، وَهَذَا مَعْنَاهُ وَهَذَا مَعْنَاهُ مَوْصِيٍّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرَهُ بِهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَوَاءً وَإِنَّمَا يَخْلُقُ لَهُ أَنْ يَمُوتَ مَنَاقِبُهُ وَأَمَّا مَا يَصِيرُ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ، فَسَلَمَةُ، قَالَ: وَلَيْسَ لَكَ عِلْمٌ إِلَّا النَّظَرُ إِلَى الرَّجُلِ وَإِلَى قَلْبِهِ وَنَسَبِهِ. قَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام: أَمَّا مَا يَصِيرُ مِنَ الْقَوَائِمِ وَمَا أَهْلُهَا فَهُوَ عَلَى مَا ذَكَرَ، فَخَيْرُ النَّاسِ أَهْلُهَا النَّظَرُ إِلَى لَدُنْكَ الشَّمْسُ فِي سَنَةِ ثَمَرَاتٍ وَأَنَّ لَهَا لَحْظًا وَتَنْقُذُ لَهَا أُمُوتَ. قَالَ: فَتَنْقُذُ إِلَى الشَّمْسِ فِي سَنَةِ ثَمَرَاتٍ وَتَنْقُذُ لَهَا لَحْظًا وَتَنْقُذُ لَهَا أُمُوتَ.

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي نَجْوَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ الْإِمَامُ أَنْ يَمُوتَ، عَلِمَ.

الدليل الأربعون

[ما ورد في مثالب أعداء أهل البيت عليه السلام]

مما يدلّ على امامة أئمتنا الاثني عشر ، أنّ عائشة كافرة مستحقّة للنار ، وهو مستلزم لحقيّة مذهبنا وحقيّة أئمتنا الاثني عشر ؛ لأنّ كلّ من قال بخلافة الثلاثة اعتقد ايمانها وتعظيمها وتكريمها ، وكلّ من قال بامامة الاثني عشر قال باستحقاقها

(١) شرح نهج البلاغة ١ : ١٩٦ .

616/673

٦١٦ الأربعين

اللعن والعذاب ، فاذا ثبت كونها كذلك ثبت المدعى ؛ لأنّه لا قائل بالفصل .

وأما الدليل على كونها مستحقّة للعن والعذاب ، فإنّها حاربت أمير المؤمنين عليه السلام وقد تواتر عن النبي ﷺ « حربك حربي »^(١) ولا ريب في أنّ حرب النبي ﷺ كفر .

الأربعين

في

إقامة الأئمة الطاهرين

المقام المحمود

محمداً وآله الطاهرين

الشيعة سنة ١٩٨٠ م

تأليف

السيد محمد باقر المجلسي

وَبَلَايَاهُمْ؟ قَالَ: فَأَجَابَنِي - شِبْهَ الْمُغْضَبِ -: مِمَّنْ ذَلِكَ إِلَّا مِنْهُمْ؟ فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: ذَلِكَ بَابٌ أَغْلِقُ إِلَّا أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتٌ عَلَيْهِمَا فَتَحَ مِنْهُ شَيْنًا يَسِيرًا. ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؛ إِنَّ أَوْلَيْكَ كَانَتْ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ أَوْكِيَّةٌ.

١٠٩ - باب التَّفْوِضِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي أَمْرِ الدِّينِ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّخَوِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَبَ نَبِيَّهُ عَلَى مَحَبَّتِهِ فَقَالَ: ﴿وَلَا تَكُنْ لَخَلْقٍ عَظِيمٍ﴾ [القلم: ٤]. ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرَهُ﴾ [النساء: ٨٠] قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ فَوَّضَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ وَاتَّمَنَّهُ فَسَلَّمْتُمْ وَجَحَدَ النَّاسُ، فَوَاللَّهِ لَتُجَبِّكُنَّ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا وَأَنْ تَضْمَتُوا إِذَا صَمَتْنَا وَنَحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مَا جَعَلَ اللَّهُ لِأَحَدٍ خَيْرًا فِي خِلَافٍ أَمْرِنَا.

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي شَيْمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ رَ دَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافٍ حَتَّى كَأَنَّ قَلْبِي يُشْرَحُ بِالسَّكَاكِينِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَجِئْتُ إِلَى هَذَا يُخْطِئُ هَذَا الْخَطَأَ كُلَّهُ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَّ بِخِلَافٍ مَا أَخْبَرَنِي وَأَخْبَرَ صَاحِبِي، فَسَكَنْتُ نَفْسِي، لِي: يَا ابْنَ أَشِيمٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ إِلَيَّ سُلَيْمَانَ بَر [ص: ٣٩] وَفَوَّضَ إِلَيَّ نَبِيَّهُ ﷺ فَقَالَ: مَا ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرَهُ﴾ فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا.

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرٍ وَأَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولَانِ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ إِلَيْنَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرَهُ﴾

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَدَا سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسِرٍ فَلَمَّا أَكْمَلَ لَهُ الْأَدَبَ قَالَ: ﴿وَلَا تَكُنْ لَخَلْقٍ عَظِيمٍ﴾ [

أصول الكافي

نقطة الإسلام
الشيخ محمد بن يعقوب الكليني
التنقيح سنة ٣٢٩ هـ

الجزء الأول

منشورات الفجر
بيروت - لبنان

حکومتِ اسلامی



حضرت امام غنی رضوان اللہ علیہ

ولایتِ تکوینی

امام کے لئے ولایت و حکومت کے اثبات کا لازمہ نہیں ہے کہ امام مقام معنوی نہ رکھتے ہوں۔ امام کے لئے حکومت سے قطع نظر مقام معنوی بھی ہے جس کو زبانِ ائمہ میں کبھی خلافت کلمی الہی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ امام کے لئے خلافتِ تکوینی ہے جس کی وجہ سے دنیا کا ہر ذرہ ان کا تابع فرمان ہے۔ ہمارے ضروریاتِ مذہب میں یہ

نزول کر سکتا ہے۔ یہی ولایتِ ملئ بھی ہے۔ لیکن فقہاء ہاء پر ولایت رکھتے ہوں اور نہیں ہے) یہاں رتبہ و تدریج مرتبہ پر فائز ہے۔

انفراداً سرحدوں کی حفاظت کے لئے ایسا کرنا ممکن ہو تو صورت میں ولایتِ سلاطین، زکوٰۃ، خمس، خراج و دیگر باکریا چاہتے حتیٰ کہ مدھی نہیں کر سکتے تو ہمارے اس کی عہدہ دار ہے اچھے

بات و فعل ہے کہ کوئی بھی ائمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو۔ وہ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اصولاً بنا بر روایات ضرور اکرم اور ائمہ

معصومین اس عالم سے پہلے علی عرش میں بصورتِ ائزارھے۔ یہ حضرات العقاید لطیفہ دار حیات میں بھی تمام انسانوں سے امتیاز رکھتے ہیں اور ان کے مقامات تو ایلاً ماشاء اللہ ہیں چنانچہ حدیثِ معراج میں جبرئیل کہتے ہیں لودنوت ائمتہ الابخاروت ایک انجل بھی اگر بڑھ آؤں تو حبل جاؤں۔ اور یہ فرمان تو معلوم ہی ہے کہ معصوم فرماتے ہیں ان لنا مع

اللہ حالات لا یسعھا ملک مقرب ولا نبی مرسل۔ خدا کے ساتھ ہمارے ایسے حالات ہیں کہ جہاں تک ملک مقرب اور نبی مرسل کی بھی پہنچ نہیں ہو سکتی۔ ہمارے مذاک کے اصول کا جزو ہے کہ ائمہ کے لئے حکومت و ولایت سے پہلے وہ مقامات معنوی حاصل ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ نیز یہ مقامات معنوی حضرت اہل کے لئے بھی ہیں حالانکہ وہ معصوم نہ قاضی ہیں نہ حاکم نہ خلیفہ۔ یہ مقامات حکومت سے علیحدہ چیزیں ہیں۔ اسی لئے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت زہرا قاضی و خلیفہ نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارے اور آپ کی طرح ہیں یا یہ کہ ہمارا ادھر معنوی برتری نہیں رکھتیں۔ اسی طرح اگر کوئی کہے النبئی اوطا بالمؤمنین من النفس ہم تو اس نے حضرت کبیلے ایک ایسی بات کہی جو یومنین پر حکومت و ولایت سے بالاتر ہے۔ سرودست ہم اس موضوع پر بحث نہیں کر رہے ہیں کیونکہ یہ دوسرے علم کا فریضہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ رسول اور ائمہ کی جنس و فصل انسان کی جنس و فصل سے الگ ہے۔ مترجم

بلند مقاصد حصول کیلئے حکومتِ رعیہ و وسیلہ ہے

حکومت میں عہدہ دار ہونا ذاتی طور پر کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ بلکہ اجرائے

★ امامت

امامت! یہی وہ امتیازی مسئلہ ہے جس کی بنا پر شیعہ فرقہ عام فرقوں سے الگ تھلگ نظر آتا ہے۔ اور یہی وہ اساسی اور بنیادی فرق ہے جو اس مکتب خیال کو عام مکاتب سے علیحدہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ جو اختلافات ہیں ان کی حیثیت اصولی نہیں بلکہ فروعی ہے۔ اس قسم کے ذیلی اور ضمنی اختلافات خود سوادِ اعظم کے آئمہ اجتہاد میں بھی پائے جاتے ہیں مثلاً حنفیوں کے بہت سے مسائل شافعیوں سے میل نہیں کھاتے۔ اور ان کے اُن سے امامیہ فرقے کے نزدیک امامت وہ منصب الہی ہے جو نبوت کی طرح پروردگارِ عالم کی جانب سے ہدایتِ خلق کے لئے عطا ہوتا ہے۔ اور ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جناب باری عزّو اسمہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ وہ علیّ ابن ابی طالب کو اپنا جانشین کریں۔ تاکہ ختمِ نبوت کے بعد کارِ تبلیغ جاری رہے۔

رسولِ اکرمؐ کو معلوم تھا کہ یہ عہدہ لوگوں کو کھٹکے گا

☆ رشحاتِ قلم☆
آیت اللہ شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء

اصل و اصول شیعہ

☆ ترجمہ تفہیم اور حاشیہ☆
ترجمہ الاسلام والمسلمین علامہ سید ابن حسن نجفی



ادارہ تمدن اسلام

پوسٹ بکس ۱۳۹۸ کراچی (۳۸) فون: ۶۷۰۳۳۳۳

شیعوں کا عقیدہ امامت

امام انبیاء کی طرح معصوم ہوتے ہیں

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں امام صادقؑ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ انبیاء و اوصیاء پر گناہ نہیں ہوتے کیونکہ وہ معصوم اور پاک ہیں

بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۱۹۳

بیان: علی هذا التأويل يكون المعنى بيوتهم خاوية من الخلافة والإمامة بسبب ظلمهم فالظلم ينافي الخلافة وكل فسق ظلم ويحتمل أن يكون المعنى أنهم لما ظلموا وغضبوا الخلافة وحاربوا إمامهم أخرجها الله من ذريتهم ظاهرا وباطنا إلى يوم القيامة.

۸- ل: [الخصال] في خبر الأعمش عن الصادقؑ: الأنبياء وأوصياؤهم لا ذنوب لهم لأنهم معصومون مطهرون. (۱)

۹- ن: [عيون أخبار الرضاؑ] فيما كتب الرضاؑ للمأمون لا يفرض الله تعالى طاعة من يعلم أنه يضلهم بغويهم ولا يختار لرسالته ولا يصطفي من عباده من يعلم أنه يكفر به وعبادته ويعبد الشيطان دونه. (۲)

۱۰- ل: [الخصال] قوله عز وجل ﴿لَا تَقُولُوا لِلَّذِينَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كُفْرُهُمْ وَلَئِنْ آمَنُوا لَنُؤْتِيَنَّهُمْ خَيْرًا مِّنْهُم﴾ على أنه أن الإمامة لا تصلح لمن قد عبد صنما أو وثنا أو أشرك بالله طرفة عين وإن أسلم بعد ذلك والظلم وضع الشيء في غير موضعه، وأعظم الظلم الشرك قال الله عز وجل ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (۳) وكذلك لا تصلح الإمامة لمن قد ارتكب من المحارم شيئا صغيرا أو كبيرا إن تاب منه بعد ذلك وكذلك لا يقيم الحد من في جنبه حد.

فإذا لا يكون الإمام إلا معصوما ولا تعلم عصمته إلا بنص الله عز وجل عليه على لسان نبيه ﷺ لأن العصمة ليست في ظاهر الخلقة فترى كالسواد والبياض وما أشبه ذلك وهي مغيبة لا تعرف إلا بتعريف علام الغيوب عز وجل. (۴)

۱۱- ع: [علل الشرائع] ابن المتوكل عن السعد آبادي عن البرقي عن أبيه عن حماد بن عيسى عن ابن أذينة عن أبان بن أسعاش عن سلم بن قيس قال سمعت أمير المؤمنينؑ يقول إنما الطاعة لله عز وجل ولا سواه ولا لآل الأئمة إنما

بَحَارُ الْاَنْوَارِ

الجامع للدرر الخيرة في الامتداد والظهور



تأليف
العلامة العبد المذنب المذنب المذنب المذنب
الشيخ محمد باقر المجلسي

الكتاب السابع

الامامة وفيه مباحث اهل البيت عليهم السلام

آئمہ کا مقام حضورؐ کے ہم مرتبہ ہیں

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آئمہ رسولؐ کے ہم مرتبہ ہیں مگر نبی نہیں جتنی عورتیں رسولؐ کے لئے حلال تھیں ان کے لئے حلال نہیں اس کے سوا باقی تمام باتوں میں وہ حضورؐ کے ہم مرتبہ ہیں علامہ مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار جلد ۲ میں امام جعفرؑ کے اس قول کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں "بیان يدل ظاهر اعلیٰ اشتر اکھم مع النبی فی سائر الخصائص سوی ما ذکر" جس کا ترجمہ یہ ہے کہ امام کا یہ قول ظاہر دلالت کرتا ہے کہ آئمہ نبی کریمؐ کی تمام خصوصیتوں میں آپؐ کے ساتھ شریک ہیں الا یہ کہ ان چار سے زیادہ بیویاں حلال نہیں

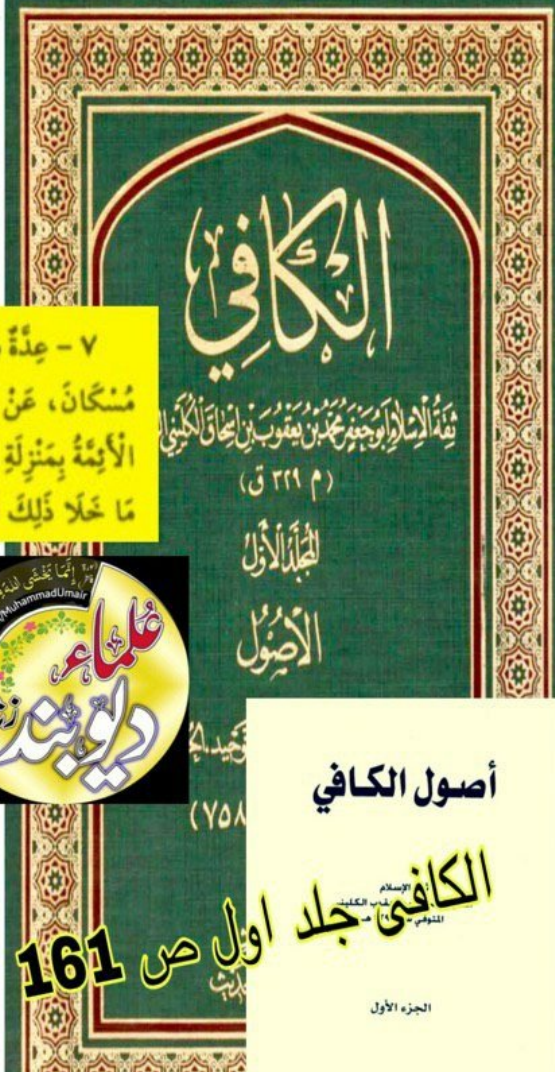
فَقُلْتُ: فَتَقُولُ: نَبِيٌّ؟ قَالَ: فَحَرَكْتُ يَدِي مَكْذِبًا، ثُمَّ قَالَ: أَوْ كَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسَى أَوْ كَعِزِّي الْقُرْنَيْنِ أَوْ مَا يَلْعَنُكُمْ اللَّهُ قَالَ: وَفِيكُمْ مِثْلُهُ.

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَذِينَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا مَنَرُكُمْ؟ وَمَنْ تُشَبِّهُونَ وَمَنْ مَضَى؟ قَالَ: صَاحِبِ مُوسَى وَدَاوُدَ

۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَخْرِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: الْأَئِمَّةُ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا يَجِلُّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَا يَجِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَّا مَا خَلَا ذَلِكَ فَهُمْ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ثُمَّ قَالَ: قُلْتُ: وَعِنْدَنَا قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ رُسُلٌ يَقْرَأُونَ عَلَيْنَا بِذَلِكَ قُرْآنًا يَا مَعْشَرَ الرُّسُلِ كُلُّوا مِنْ شَيْءٍ وَأَعْبَدُوا سِوَايَ إِنْ يَسَاءَ تَعْمَلُونَ عَلَيْهِمُ [المومنون: ۵۱]. فَقَالَ: يَا سَلِيمُ سَمِعِي وَبَصُرِي وَشَعْرِي وَنَحْسِي وَدَمِي مِنْ هَؤُلَاءِ بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ مِنْهُمْ وَرَسُولُهُ، مَا هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِي وَلَا عَلَى دِينِ آبَائِي لَا يَجْمَعُنِي اللَّهُ وَلِيَانَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَمَنْ سَاحِدٌ عَلَيْهِمْ. قَالَ: قُلْتُ: فَمَا أَنْتُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ خُرَّانُ اللَّهِ، نَحْنُ تَرَاجِمَةُ أَمْرِ اللَّهِ، نَحْنُ قَوْمٌ مَغْضُومُونَ، أَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِطَاعَتِنَا وَنَهَى عَنْ مَعْصِيَتِنَا، الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ دُونَ السَّمَاءِ وَفَوْقَ الْأَرْضِ.

۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَخْرِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: الْأَئِمَّةُ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا يَجِلُّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَا يَجِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَّا مَا خَلَا ذَلِكَ فَهُمْ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.



آئمہ کا مرتبہ حضور کے برابر اور دیگر انبیاء کے بالاتر ہے

سعید اعرج سے روایت ہے کہ میں اور سلیمان بن خالد ابو عبد اللہ کی خدمت میں آئے ہمارے پوچھے بغیر فرمایا اے سلیمان! جو امیر المؤمنین کی وساطت سے ملا ہے اسے تھامے رکھو اور جس سے آپ نے منع فرمایا رک جاؤ آپ کی وہی فضیلت ہے جو رسول کو حاصل ہوئی اور رسول کو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق پر فضیلت عطا ہوئی جو شخص کسی بھی حکم میں امیر المؤمنین کے بارے میں عیب جوئی کا مرتکب ہو اوہ گویا اللہ اور اس کے رسول کا عیب جو ہے اور کسی بھی چھوٹے بڑے معاملے میں امیر المؤمنین کی حکم عدولی شرک باللہ کے مترادف ہے امیر المؤمنین اللہ کا وہ دروازہ ہے کہ اسی سے دین آسکا اور آپ کی راہ سے جس نے اعراض کیا وہ ہلاک ہوا اور یہی معاملہ یکے بعد دیگر ہر امام میں جاری ہوا

اصول الکافی جلد اول ص ۱۱۶

۷۱ - باب أَنَّ الْأَئِمَّةَ هُمْ أَرْكَانُ الْأَرْضِ

۱ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا جَاءَهُ مِنْ عِلْمٍ عليه السلام أَخَذَهُ، وَمَا

۲ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرِفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْأَعْرَجِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَسُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَأَبْتَدَأَنَا فَقَالَ: يَا سُلَيْمَانُ: مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُؤْخَذُ بِهِ، وَمَا نَهَى عَنْهُ يُنْتَهَى عَنْهُ. جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَى لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، وَلِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ الْمُعْتَبِ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُعْتَبِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله، وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى خَدِّ الشَّرِّكَ بِاللَّهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَابَ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا بِهِ، وَسَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ، وَبِذَلِكَ جَرَتْ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَاجِدٌ بَعْدَ وَاجِدٍ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ أَرْكَانَ

فَأَحْسَى، وَاسْتَنْقَلَى وَأَسْتَنْقَلَى فَلَانْطَلَقَ عَلَى خَدِّ مَنْطِقِهِ، وَلَقَدْ أَغْطَيْتُ خِصَالًا مَا سَبَّغَنِي إِلَيْهَا أَحَدٌ قَبْلِي، عَلِمْتُ أَنَّهَا وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَرْكَانُ وَالْأَئِمَّةُ وَالْأَئِمَّةُ، فَلَمْ يَنْقُصْ مَا سَبَّغَنِي، وَلَمْ يَغْرُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي، أَبْتَرُ بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُفِي عَنِّي كُلَّ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ مَعْتَبِي بِهِ بِجُلُودِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُودٍ عليه السلام، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ.

۲ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرِفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْأَعْرَجِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَسُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَأَبْتَدَأَنَا فَقَالَ: يَا سُلَيْمَانُ: مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُؤْخَذُ بِهِ، وَمَا نَهَى عَنْهُ يُنْتَهَى عَنْهُ. جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَى لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، وَلِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ الْمُعْتَبِ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُعْتَبِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله، وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى خَدِّ الشَّرِّكَ بِاللَّهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَابَ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا بِهِ، وَسَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ، وَبِذَلِكَ جَرَتْ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَاجِدٌ بَعْدَ وَاجِدٍ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تُبِيدَ بِهِمْ، وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ فَرَّقَ الْأَرْضَ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرَى.

وَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَنَا قَسِيمُ اللَّهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَأَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَأَنَا صَاحِبُ الْمَقْصَدِ وَالْبَيْسَمِ، وَلَقَدْ أَقْرَأْتُ لِي جَمِيعَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ بِمِثْلِ مَا أَقْرَأْتُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَقَدْ حُولَتْ عَلَى

الْكَافِي

بِقَوْلِ الْأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ بْنُ الْحَقِّ الْكَلْبِيِّ (م ۳۱ ق)

لِجَلَدِ الْأَوَّلِ
الْأَصُول



أصول الكافي

لغة الإسلام
الشيخ محمد بن يعقوب الكليني
الطبعة سنة ۲۲۹ هـ

الجزء الأول

آئمہ کی غیر مشروط اطاعت بھی رسولؐ کی طرح فرض ہے

امام جعفرؑ فرماتے ہیں کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو ہماری معرفت کے بغیر چارہ نہیں اور ہم کونہ جاننے کے بارے میں میں لوگ معذور نہیں جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن اور جو ہم سے منکر ہو وہ کافر اور جس نے ہمارا حق نہ پہچانا اور منکر بھی نہ ہو وہ گمراہ یہاں تک کہ اس ہدایت کی طرف لوٹ آئے جو اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے یعنی ہماری اطاعت جو واجب ہے اگر وہ اپنی گمراہی پر موقوف ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے معاملہ چاہے کرے

اصول الکافی جلد اول ص ۱۰۹، ۱۱۰

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ الْأَمْرِ الْوَاجِبِ فِي الْأَمْرِ وَالطَّاعَةِ مَجْرَى وَاجِبٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. ۱۰ - وَهَذَا الْإِسْنَادُ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْقَطَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى رَأْسِ عليه السلام بِحُرَّاسَانَ وَجِئْتُهِ جَدَّةً مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَفِيهِمْ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْعَبَّاسِيُّ فَقَالَ: يَا بَلْعَنِي أَنْ النَّاسَ يَقُولُونَ: إِنَّا نَرَاهُمْ أَنَّ النَّاسَ عِبْدُكَ، لَا وَفَرَانِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَا قُلْتُ: سَمِعْتُهُ مِنْ آبَائِي قَالَهُ، وَلَا بَلْعَنِي عَنْ أَخِي مِنْ آبَائِي قَالَهُ، وَلَكِنِّي أَقُولُ: النَّاسُ عِبْدُكَ فِي مَوَالِيكَ فِي الدِّينِ، فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الشَّيْبِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا، لَا يَسُخُّ النَّاسُ إِلَّا مَعْرِفَتَنَا وَلَا يَغْلِبُنَا إِلَّا بِجَهَالَتِنَا، مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِنًا، وَمَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِرًا، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا كَانَ ضَالًّا حَتَّى يَرْجِعَ

F.C/M Umair

اصول الکافی ج ۱

۱۱۰

إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَفْعَلِ اللَّهُ بِهِ مَا يَشَاءُ. ۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَنْتَظَرُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: أَفْضَلُ مَا يَنْتَظَرُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: حُبُّنَا إِيْمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ.

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ قُصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَخْبِرْ عَنِ خَلْقِكَ وَبَيْنِي وَالَّذِي أُوَدِّعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ الْأَمْرَ بِنَا خَلَعَ بِهِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَّ عَلِيًّا كَانَ نَصِيْرًا لِلَّهِ طَاعَتُهُ قُبُلٌ يَنْتَظَرُ النَّاسُ



أصول الکافی

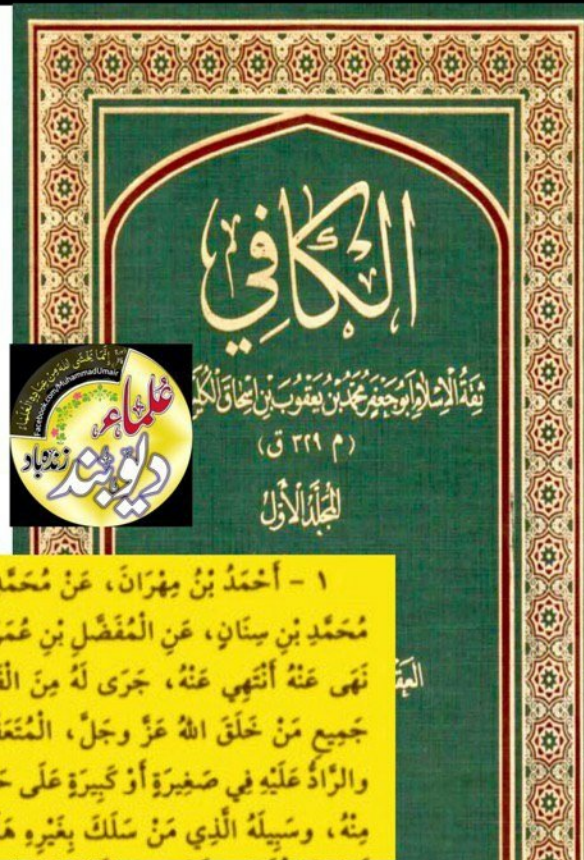
لغة الإمام
الشيخ محمد بن يعقوب الكليني
الطبعة سنة ۱۲۹ هـ

الجزء الأول

مطبوعات الطهر

اصول الکافی جلد اول ص ۱۱۶

١ - أَحْمَدُ بْنُ يَهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا جَاءَ بِهِ عَلِيُّ عليه السلام أَخَذَ بِهِ، وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى عَنْهُ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِثْلُ مَا جَرَى لِمُحَمَّدٍ عليه السلام، وَلِمُحَمَّدٍ عليه السلام الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعٍ مَنِ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، الْمُتَعَقِّبُ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ. وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَذِّ الشَّرِكِ بِاللَّهِ، كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَابُ اللَّهِ الَّذِي لَا يُرْأَى إِلَّا مِنْهُ، وَسَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ، وَكَذَلِكَ يَجْرِي الْأَيُّمَةُ الْهَدَى وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ



آئمہ کا مرتبہ حضورؐ کے برابر اور دیگر انبیاء سے بالاتر ہے

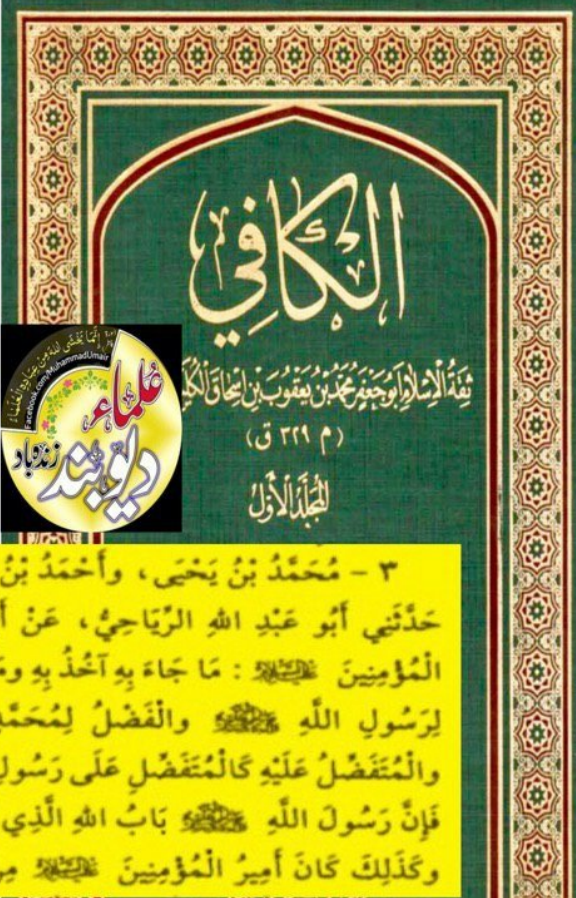
ابو الصامت حلوانی سے روایت ہے کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا علیؑ کی فضیلت: جو کچھ انہوں نے دیا میں لے لیتا ہوں جس سے منع کر دیا منع ہو جاتا ہوں رسولؐ کے بعد علیؑ کی اطاعت اسی طرح لازم ہے جیسے حضورؐ کی اطاعت لازم تھی اور رسولؐ کی طرح آپؐ کی فضیلت ہے علیؑ سے اطاعت میں متقدم ایسا ہی ہے جیسا اللہ اور اس کے رسولؐ کے مقابلے میں اپنی اطاعت کا مدعی متقدم اور آپؐ پر فضیلت کے مدعی کا حکم وہی ہے جو حضورؐ پر اپنی فضیلت کے مدعی کا ہونا چاہئے اور کسی بھی چھوٹے بڑے حکم میں امیر المؤمنینؑ کی مخالفت شرک باللہ کا حکم رکھتی ہے رسولؐ اللہ کا وہ دروازہ ہے کہ دین اس کے سوا آہی نہیں سکتا تھا اور آپؐ کا راستہ ہی وصل الی اللہ کا واحد راستہ ہے اور آپؐ کے بعد یہی مقام امیر المؤمنینؑ اور یکے بعد دیگر آئمہ کو حاصل ہوا

اصول الکافی جلد اول ص ۱۱۷

وَالْبَلَاءُ، وَالْأَنْسَابَ وَقُضِلَ الْخُطَابُ، فَلَمْ يَفْتَنِي مَا سَبَقَنِي، وَلَمْ يَغْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي، أَبَشُرْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَأَوْدِي عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، كُلُّ ذَلِكَ مَكْتَنِي اللَّهُ فِيهِ بِإِذْنِهِ.

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَخْبَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الرَّيَّانِيُّ، عَنْ أَبِي الصَّامِتِ الْخُلَوَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: فَضَّلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ: مَا جَاءَ بِهِ أَخَذَ بِهِ وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى عَنْهُ، جَرَى لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْفَضْلُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ، الْمُتَقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْمُتَقَدِّمِ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَالْمُتَفَضِّلُ عَلَيْهِ كَالْمُتَفَضِّلِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى خَذِ الشَّرْكِ بِاللَّهِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَابُ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ، وَسَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَهُ وَصَلَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَذَلِكَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ مِنْ بَعْدِهِ، وَجَرَى لِلْأَئِمَّةِ وَاجِدًا بَعْدَ وَاجِدٍ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا، وَعُمَدَ الْإِسْلَامِ، وَرَاقِلَةً عَلَى سَبِيلِ هَذَا، لَا يَهْتَدِي مَادٍ إِلَّا بِهَذَا هُمْ، وَلَا يَحِيلُ غَايِبٌ مِنَ الْهَدْيِ إِلَّا بِتَفْصِيلٍ عَنْ حَقِّهِمْ، أَشَاءَ اللَّهُ عَلَى مَا أَفْضَلَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عُدْرٍ أَوْ نَذْرٍ، وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ هِيَ الْأَرْضُ، تَجْرِي لِأَحْوَالِهِمْ مِنَ اللَّهِ وَبِئْسَ الَّذِي جَرَى لِأَوَّلِهِمْ، وَلَا يَحِيلُ أَحَدٌ إِلَّا ذَلِكَ إِلَّا بِعَدَنِ اللَّهِ.

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَخْبَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الرَّيَّانِيُّ، عَنْ أَبِي الصَّامِتِ الْخُلَوَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: فَضَّلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ: مَا جَاءَ بِهِ أَخَذَ بِهِ وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى عَنْهُ، جَرَى لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْفَضْلُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ، الْمُتَقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْمُتَقَدِّمِ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَالْمُتَفَضِّلُ عَلَيْهِ كَالْمُتَفَضِّلِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى خَذِ الشَّرْكِ بِاللَّهِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَابُ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ، وَسَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَهُ وَصَلَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَذَلِكَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ مِنْ بَعْدِهِ، وَجَرَى لِلْأَئِمَّةِ وَاجِدًا بَعْدَ وَاجِدٍ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا، وَعُمَدَ الْإِسْلَامِ، وَرَاقِلَةً عَلَى سَبِيلِ هَذَا، لَا يَهْتَدِي مَادٍ إِلَّا بِهَذَا هُمْ، وَلَا يَحِيلُ غَايِبٌ مِنَ الْهَدْيِ إِلَّا بِتَفْصِيلٍ عَنْ حَقِّهِمْ، أَشَاءَ اللَّهُ عَلَى مَا أَفْضَلَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عُدْرٍ أَوْ نَذْرٍ، وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ هِيَ الْأَرْضُ، تَجْرِي لِأَحْوَالِهِمْ مِنَ اللَّهِ وَبِئْسَ الَّذِي جَرَى لِأَوَّلِهِمْ، وَلَا يَحِيلُ أَحَدٌ إِلَّا ذَلِكَ إِلَّا بِعَدَنِ اللَّهِ.



امام احمدیؑ کی طرح معصوم من اللہ ہوتے ہیں

ملا باقر مجلسی بحار الانوار میں لکھتا ہے کہ ہم بتا چکے ہیں کہ صرف معصوم ہی امام ہو سکتا ہے اور جب امام کے لئے عصمت ضروری ہوئی تو یہ لازم ہوا کہ نبی کریمؐ اس پر نص فرمائیں کیونکہ عصمت کوئی ظاہری اور محسوس چیز تو نہیں کہ مخلوق اس کو مشاہدے سے پہچان لے پس واجب ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کی زبان سے اس پر نص فرمائیں یہی وجہ ہے کہ امام کا منصوص من اللہ ہونا ضروری ہے اور جو دلائل اور اخبار صحیحہ ہم بیان کر چکے ہیں ان کے ذریعے ہمارے لئے نص صحیح طور پر ثابت ہو چکی ہے

بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۱۹۸

فإن قال إنه كان يجوز أن يكون في أول الإسلام كذلك وإن ذلك حكمة من الله وعدل فيهم ركب خطأ عظيما وما لا أرى أحدا من الخلق يقدم عليه فيقال له عند ذلك فحدثنا إذا تهيأ للعرب الفصحاء أهل اللغة أن يتأولوا القرآن يعمل كل واحد منهم بما يتأوله على اللغة العربية فكيف يصنع من لا يعرف اللغة من الناس وكيف يصنع العجم من شيء يرجعون في علم ما فرض الله عليهم في كتابه ومن أي الفرق يقبلون مع اختلاف الفرق كل فرقة أن تعمل بتأويلها.

يجري العجم ومن لا يفهم اللغة مجرى أصحاب اللغة من أن لهم أن يتبعوا أي الفرق شاءوا وإلا لم اللغة اتباع بعض الفرق دون بعض لزمك أن تجعل الحق كله في تلك الفرقة^(۱) دون غيرها فإن دون فرقة نقضت ما بنيت عليه كلامك واحتجت إلى أن يكون مع تلك الفرقة علم وحجة تبين بها من غيرها وليس هذا من قولك.



بحار الانوار

الجامعة الإسلامية الخيرية الإسلامية لظهور

F.C.I.M Umair

و إذا وجب أن يكون معصوما بطل أن يكون هو الأمة لما بينا من اختلافها في تأويل القرآن والأخبار وتنازعها في ذلك ومن إكفار بعضها بعضا وإذا ثبت ذلك وجب أن يكون المعصوم هو الواحد الذي ذكرناه وهو الإمام وقد دللنا على أن الإمام لا يكون إلا معصوما وأدبنا أنه إذا وجبت العصمة في الإمام لم يكن بد من أن ينص النبي ﷺ عليه لأن العصمة ليست في ظاهر الخلقة فيعرفها الخلق بالمشاهدة فواجب^(۲) أن ينص عليها علام الغيوب تبارك تعالیٰ على لسان نبيه ﷺ وذلك لأن الإمام لا يكون إلا منصوصا عليه وقد صرح لنا النص بما بيناه من الحجج ما رويناه من الأخبار الصحيحة^(۳).

أولئك أيضا لزمه أن يبيحنا في هذا العصر وإذا أباحنا ذلك في الكتاب لزمه أن يبيحنا ذلك في أصول الحلال والحرام ومقاييس العقول وذلك خروج من الدين كله.

و إذا وجب بما قدمنا ذكره أنه لا بد من مترجم عن القرآن وأخبار النبي ﷺ وجب أن يكون معصوما ليجب القبول منه. وإذا وجب أن يكون معصوما بطل أن يكون هو الأمة لما بينا من اختلافها في تأويل القرآن والأخبار وتنازعها في ذلك ومن إكفار بعضها بعضا وإذا ثبت ذلك وجب أن يكون المعصوم هو الواحد الذي ذكرناه وهو الإمام وقد دللنا على أن الإمام لا يكون إلا معصوما وأدبنا أنه إذا وجبت العصمة في الإمام لم يكن بد من أن ينص النبي ﷺ عليه لأن العصمة ليست في ظاهر الخلقة فيعرفها الخلق بالمشاهدة فواجب^(۴) أن ينص عليها علام الغيوب تبارك تعالیٰ على لسان نبيه ﷺ وذلك لأن الإمام لا يكون إلا منصوصا عليه وقد صرح لنا النص بما بيناه من الحجج ما رويناه من الأخبار الصحيحة^(۵).

۷-فس: تفسير التقي: فَنَلِكُ يُؤْتِيهِمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا^(۶) قال لا تكون الخلافة في آل فلان ولا آل فلان ولا

تأليف
العلامة العارفة بالحجج والبراهين
الشيخ محمد باقر المجلسي
الكتاب السابع
الأئمة وقيودهم وأصولهم عليهم السلام

The image is a composite. The background is a book cover with a dark brown, textured background. At the top, the title 'بحار الأنوار' (Bahār al-Anwār) is written in large, elegant white calligraphic script. Below it, in a smaller script, is 'الجامعة الإسلامية في لبنان' (The Islamic University in Lebanon). On the left side, there is a circular emblem with a yellow background and red and green calligraphic elements. Below the title, there is a decorative border with a blue and gold pattern. In the bottom right corner, there is a white rectangular box containing Arabic text and a circular seal.

بحار الأنوار
الجامعة الإسلامية في لبنان

بعد استقرار الشريعة عليه
الله تعالى يسمع الحجج
لما قدمناه من إجماع
على أنه لا وحي لاحق
إطلاق الكلام أحيانا ويحب
على ما قدمناه. (٤)

بحار الأنوار
الجامعة الإسلامية في لبنان
الشيخ محمد باقر المجلسي
القدس سره
الطبعة الثانية
الطبعة الأولى: ١٣٨٤ هـ / ١٩٦٤ م
الطبعة الثانية: ١٣٨٤ هـ / ١٩٦٤ م

علیؑ دوسرے انبیاء سے افضل

یا علی ان الله تبارک وتعالیٰ فضل الہیاء والمرسلین علی ملائکته المقربین و فضلنی علی جمیع النبین والمرسلین والفضل بعدی لک یا علی والائمة من بعدک وان الملائکة لخدمنا وخدام محبینا

”یا علی! خدا نے اپنے رسولوں کو اپنے مقرب فرشتوں پر فضیلت دی ہے اور مجھے سب نبیوں اور رسولوں پر فضیلت بخشی ہے، میرے بعد فضیلت یا علیؑ تیرے لئے اور تیرے بعد اسے اماموں کے لئے ہے، بے شک فرشتے ہمارے اور ہمارے خیمین کے خدمت گزار ہیں“

یا علیؑ! وہ فرشتے جو خدا کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ فرشتے جو عرش کے اطراف میں خدا کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں جو ہماری ولایت پر ایمان رکھتے ہیں۔

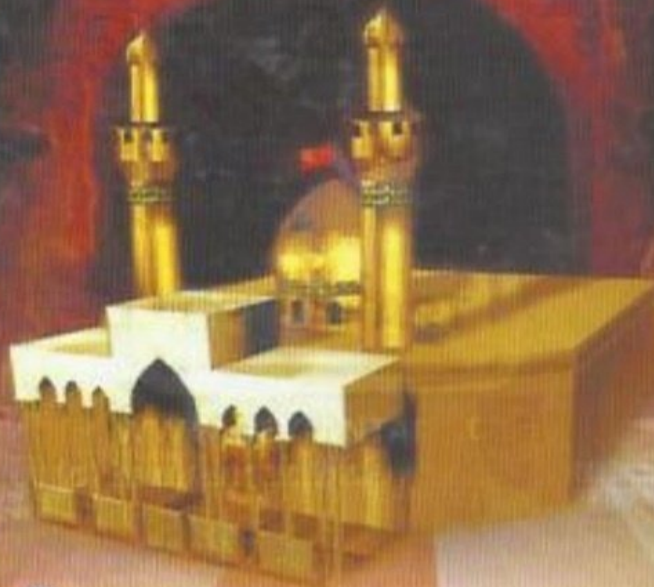
اگر آل محمدؐ نہ ہوتے

یا علی لولا نحن ما خلق الله آدم، ولا حواء، ولا الجنة ولا النار، ولا السماء ولا الارض.

”یا علی! اگر ہم نہ ہوتے تو خدا آدم، حواء، جنت، آسمان اور زمین پیدا نہ کرتا کس طرح ہم فرشتوں سے افضل نہ ہوں۔ حالانکہ ہم نے فرشتوں سے پہلے خدا کی تسبیح، تحلیل اور تقدیس بیان کی ہے کیونکہ خدا نے سب سے پہلے ہماری روحوں کو پیدا کیا۔ ہمیں اپنی توحید اور تعریف کرنے والی زبان عطا فرمائی۔ پھر فرشتوں کو پیدا کیا۔ جب فرشتوں نے ہمارے بے نظیر نور کو دیکھا تو ہمیں عظیم شہر کیا۔ ہم نے حق تعالیٰ کی تسبیح کی تاکہ فرشتے جان لیں کہ ہم اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق ہیں اور وہ ہماری صفات سے پاک ہے۔ ہماری تسبیح

مناقب اہل بیت القطرۃ

مِنْ بَحَارِ مَنَاقِبِ النَّبِيِّ وَالْعَشْرَةِ كَاتِرَجْمِهِ



حصہ اول

آیت اللہ سید احمد مستبظ قدس سرہ

قال موسى رب اني ظلمت نفسي فاغفر لي، فهل موسى امام؟

٣٨

الزهراء... من الوجه الآخر

المعنيين بالسيرة والرجال والرواية وأئمة الحديث أن أحداً منهم تجاوز الشريعة لحظة زمنية واحدة، وهذا هو مفهوم العصمة المتمثل بالإمام المفترض الطاعة، والذي له الولاية الإلهية في نظر القرآن.. ورشحات أهل البيت بما استحقوا من ذلك تبعاً لأبيهم أمير المؤمنين، وبالنص المتواتر عليهم أجمعين.

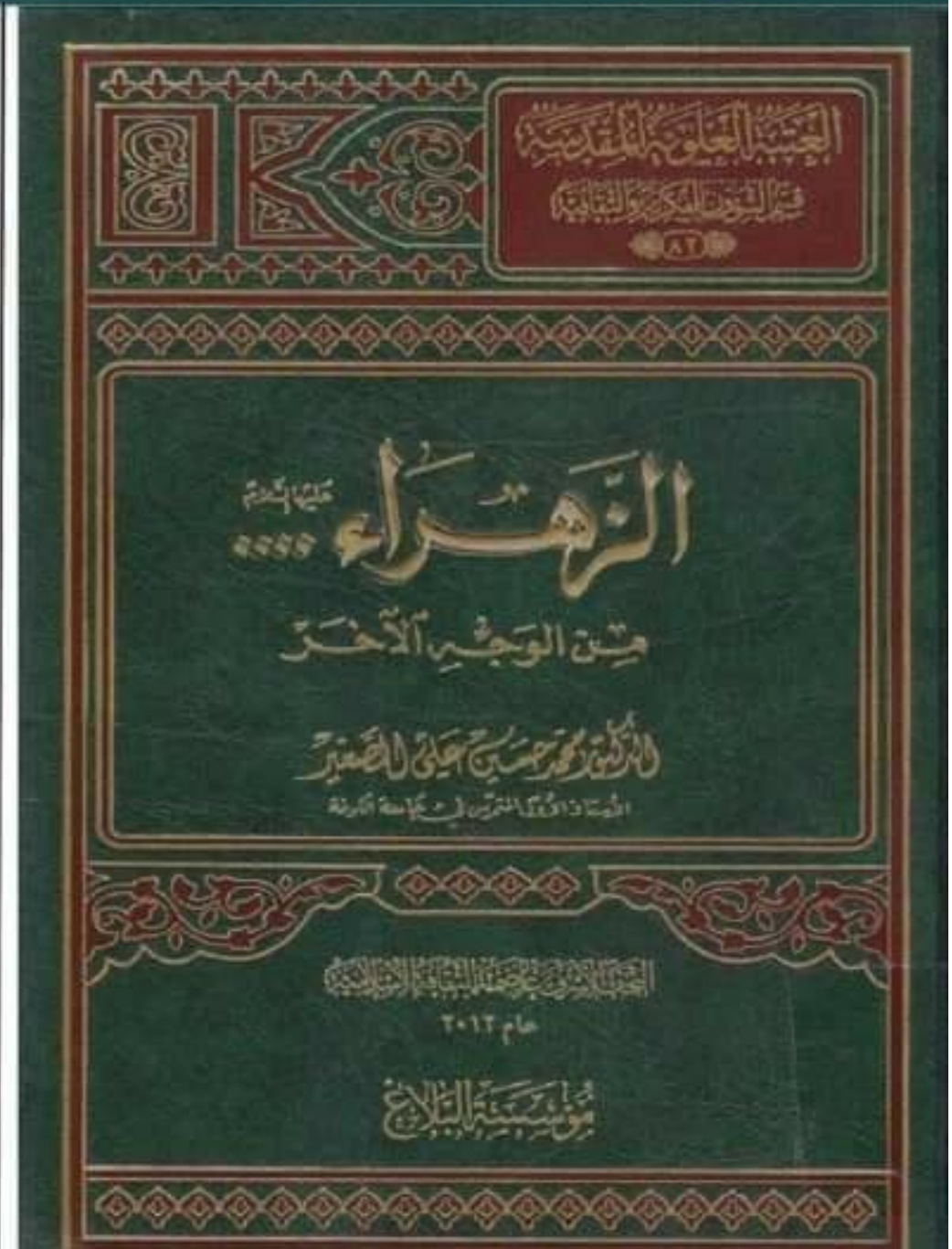
وقد أجمع المسلمون أن قوله تعالى: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُعْطُونَ مَسْأَلَتَهُمْ وَالزَّكَاةَ وَهُمْ ذَكَرُونَ ۝ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝﴾.

قد نزل في شأن أمير المؤمنين الإمام علي عليه السلام، حينما تصدق بخاتمه الشريف على السائل، وهو في الصلاة، وأسباب النزول تشير إلى ذلك بصدق وأمانة ونواتر القول بذلك يؤكد هذه الحقيقة؛ ليتحقق الوعد الإلهي لأبيهم إبراهيم عليه السلام في جعل الإمامة في ذريته، قال تعالى حاكياً ذلك: ﴿وَإِذْ أَخَذَ إِبْرَاهِيمُ رِيبَهُ وَقَالَ لِي يَا بَنِيَّ إِنَّنِي خَافُ أَن يَمُرَّ بِكُمْ آلُ مِثْقَالٍ فَأَخَذُ لَكُمْ بَرَاقِيقًا ۖ فَاسْتَشِيرُوا اللَّهَ ۖ وَاللَّهُ يَقْدِرُ بِكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝﴾.

إذن الإمامة عهد الله، وعهد الله لا يعطى لظالم قط، أي كانت أبعاد ذلك الظلم، والإمامة على هذا منصب إلهي ينص الذكور الحكيم، وهذا المنصب بولايته الكونية لا ينال الظالمين لأنفسهم ولغيرهم، وهكذا قرأ القرآن:

(١) سورة المائدة: ٥٥-٥٦.

(٢) سورة البقرة: ١٢٤.



غلو الرافضة : أعمال العباد تعرض على الأئمة يوم الخميس !!

عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قَالَ إِنَّهُمْ شَهِدُوا اللَّهَ فِي أَرْضِهِ.

٣٥- يو: [بصائر الدرجات] عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن محمد بن الفضيل عن صاحبه (١) قال إن أعمال هذه الأمة تعرض على رسول الله ﷺ في كل خميس أبرارها وفجارها (٢).

٣٦- يو: [بصائر الدرجات] أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن داود بن النعمان عن أبي أيوب عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ﷺ قال إن أعمال العباد تعرض على نبيكم كل عشية الخميس فليستحي أحدكم أن يعرض على نبيه العمل القبيح (٣).

٣٧- يو: [بصائر الدرجات] أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن منصور بن رزق عن سليمان بن خالد عن أبي عبد الله ﷺ قال سمعته يقول إن أعمال العباد تعرض كل خميس على رسول الله ﷺ فإذا كان يوم عرفة هبط الرب تبارك وتعالى وهو قول الله تبارك وتعالى ﴿وَقَدْ نَزَّلْنَا إِلَى مَا خَلَقُوا مِنْ غَلٍّ فَجَعَلْنَا هَبَاءً مُنَّوَرًا﴾ (٤) فقلت جعلت فداك أعمال من هذه قال أعمال ميقطينا وميقضي شيعتنا (٥).

بيان: هبوط الرب تعالى كناية عن تعرضه لأعمال العباد أو إهباط الملائكة لذلك.

٣٨- يو: [بصائر الدرجات] أحمد بن موسى عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن حفص بن البختري عنه ﷺ قال تعرض الأعمال يوم الخميس على رسول الله ﷺ وعلى الأئمة ﷺ (٦).

٣٩- يو: [بصائر الدرجات] أحمد بن محمد عن الأهوازي عن النضر بن سريد عن يحيى الحلبي عن أديم بن الحر عن معلى بن خنيس عن أبي عبد الله ﷺ في قول الله تبارك وتعالى ﴿اعْمَلُوا فَنَسْتَرَىٰ لَكُمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾ قال هو رسول الله ﷺ والأئمة ﷺ تعرض عليهم أعمال العباد كل خميس (٧).

٤٠- يو: [بصائر الدرجات] أحمد بن محمد عن الأهوازي عن الميثمي قال سألت أبا عبد الله ﷺ عن قول الله تعالى ﴿اعْمَلُوا فَنَسْتَرَىٰ لَكُمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾ قال هم الأئمة ﷺ (٨).

يو: [بصائر الدرجات] أحمد بن محمد عن الأهوازي عن النضر بن يحيى الحلبي عن عبد الحميد الطناني عن يعقوب بن شعيب الميثمي عنه ﷺ مثله (٩).

٤١- يو: [بصائر الدرجات] أحمد بن محمد (١٠) عن الغشاب عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن أبي عبد الله ﷺ مثله وزاد في آخره تعرض عليهم أعمال العباد كل يوم إلى يوم القيامة (١١).

٤٢- يو: [بصائر الدرجات] أحمد بن محمد عن الأهوازي عن محمد بن الفضيل عن أبي الحسن ﷺ في هذه الآية ﴿وَلِئَلَّا تَعْلَمُوا فَنَسْتَرَىٰ لَكُمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾ قال نحن هم (١٢).

٤٣- يو: [بصائر الدرجات] أحمد بن محمد عن الأهوازي عن الحسين بن بشار عن أبي الحسن ﷺ مثله (١٣).

٤٤- يو: [بصائر الدرجات] أحمد بن محمد عن الأهوازي عن القاسم بن محمد عن علي بن بصير عن أبي عبد الله ﷺ قال تعرض على رسول الله أعمال العباد كل صباح أبرارها وفجارها فأحذروا وهو قول الله ﴿اعْمَلُوا فَنَسْتَرَىٰ لَكُمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾ فسكت (١٤).

بيان: الضمير في قوله أبرارها وفجارها إما راجع إلى الأعمال فأطلق الأبرار والفجار عليها مجازاً أو إلى العباد وقوله فسكت أي عن تفسير المؤمنين نية وفي الكافي ليس قوله ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ﴾

- | | |
|---|---|
| (١) أغلب الظن أن المقصود بالإمام أبي الحسن ﷺ. | (٢) بصائر الدرجات: ٤٤٦ ج ٩ ص ٤ ح ١٣. |
| (٣) بصائر الدرجات: ٤٤٦ ج ٩ ص ٤ ح ١٤. | (٤) الفرقان: ٢٣. |
| (٥) بصائر الدرجات: ٤٤٦ ج ٩ ص ٤ ح ١٥. | (٦) بصائر الدرجات: ٤٤٦ ج ٩ ص ٤ ح ١٦. |
| (٧) بصائر الدرجات: ٤٤٧ ج ٩ ص ٢ ح ٢. | (٨) بصائر الدرجات: ٤٤٧ ج ٩ ص ٣ ح ٣. |
| (٩) بصائر الدرجات: ٤٤٨ ج ٩ ص ١١ ح ١١. | (١٠) في المصدر: أحمد بن موسى. |
| (١١) بصائر الدرجات: ٤٤٧ ج ٩ ص ٤ ح ٤. | (١٢) بصائر الدرجات: ٤٤٧ ج ٩ ص ٥ ح ٥. |
| (١٣) بصائر الدرجات: ٤٤٧ ج ٩ ص ٦ ح ٦. | (١٤) بصائر الدرجات: ٤٤٨ ج ٩ ص ٧ ح ٧. وفيه سقطت كلمة فسكت. |

جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ حَكْمًا

الجامع للدرر الخبيزة لأئمة الطهارة

تأليف

العلامة العلامة المحقق في الأئمة المعول
الشيخ محمد باقر المجلسي

الكتاب السابع

الأمانة وفيه جوامع أهل البيت

تأليف العلامة محمد باقر المجلسي